ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:— نصیر احمد قمر

جلد ۴ جمعۃ المبارک ۱۴ر نومبر ۱۹۹۷ء شمارہ ۴۶

۱۳ر رجب ۱۴۱۸ ہجری ☆ ۱۴ر نبوت ۱۳۷۶ ہجری شمسی

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

حقیقی مکرمت اور عظمت کا باعث فقط تقویٰ ہے

میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں

"اہل تقویٰ کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔ بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کے لئے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔ عُجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے اور ایسا ہی کبھی خود غضب عُجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے کیونکہ غضب اس وقت ہوگا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے۔ جس کے اندر حقارت ہے ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جائے۔ بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے، اس کی دلجوئی کرے، اس کی بات کی عزت کرے، کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے " ولاتنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعدا لایمان و من لم یتب فاولٓئک هم الظلمون"(الحجرات : ۱۲) تم ایک دوسرے کا چڑ کے نام نہ لو۔ یہ فعل فساق وفجار کا ہے۔ جو شخص کسی کو چڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہوگا۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمہ سے کل پانی پیتے ہو تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔ مکرم و معظم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔ "انّ اکرمکم عنداللہ اتقکم. انّ اللہ علیم خبیر"(الحجرات : ۱۴)۔ یہ جو مختلف ذاتیں ہیں یہ کوئی وجہ شرافت نہیں۔ خدا تعالیٰ نے محض عرف کے لئے یہ ذاتیں بنائیں اور آج کل تو صرف بعد چار پشتوں کے حقیقی پتہ لگانا ہی مشکل ہے۔ متقی کی شان نہیں کہ ذاتوں کے جھگڑے میں پڑے۔ جب اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ میرے نزدیک ذات کی کوئی سند نہیں۔ حقیقی مکرمت اور عظمت کا باعث فقط تقویٰ ہے"۔ (ملفوظات جلد اول طبع جدید، صفحہ ۲۲، ۲۳)

خدا کی راہ میں خرچ کرنا سوائے اپنی ذات کے کسی پر احسان نہیں

جتنا تمہیں تقویٰ بڑھانے کی توفیق ملے گی اتنا ہی انفاق فی سبیل اللہ تمہارے لئے بہتر ہوتا چلا جائے گا

تحریک جدید کے نئے مالی سال کا اعلان

گزشتہ سال کے مقابل پر وصولی میں نمایاں اضافہ۔ مالی قربانی میں امریکہ اول رہا

پاکستان سے ایک اور شہادت کی اطلاع

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۳۱ / اکتوبر ۱۹۹۷ء)

لندن (۳۱ر اکتوبر) : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے سورہ التغابن کی آیات ۱۷ تا ۱۹ کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ آج چونکہ تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز ہو رہا ہے اس لئے میں نے یہ آیات جو مالی قربانی سے تعلق رکھتی ہیں آپ کے سامنے پڑھ کر سنائی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے ان آیات کریمہ کا ترجمہ اور ان میں پنہاں معانی و مطالب کی تفصیل سے وضاحت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں جتنی بھی تقوی اختیار کرنے کی توفیق ہے تقویٰ اختیار کرو۔ اس میں یہ مضمون بھی شامل ہے کہ جب تم جہاں تک توفیق ہے تقویٰ اختیار کرو گے تو تمہارا تقویٰ تمہاری توفیق بڑھاتا رہے گا۔ حضور نے فرمایا کہ ہمیشہ نیکی نیکیوں کی توفیق بڑھاتی ہے۔ ﴿ما استطعتم ﴾ کہہ کر (یعنی جتنی توفیق تمہیں حاصل ہے) جو نسبتاً کمزور تقویٰ والے ہیں ان کی بھی حوصلہ افزائی فرما دی۔ پھر فرمایا ﴿واسمعوا و اطیعوا﴾ یعنی تقویٰ کا آغاز سمع اور اطاعت سے ہوتا ہے۔ جو کچھ سنتے ہو اس کی اطاعت کرتے رہو۔ ﴿وانفقوا خیراً لانفسکم ﴾ اور خدا

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی اور روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی دوست اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔ کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔

ہفتہ، ۲۵ر اکتوبر ۱۹۹۷ء:

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر محترم عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن نے بچوں کے ساتھ ملاقات کا پروگرام لیا۔ نماز کی اہمیت کے پیش نظر مکرم امام صاحب نے بچوں کو نماز کے سلسلے میں قیمتی ہدایات دیں اور بتایا کہ ایم ٹی اے کا انتظام ہر گھر میں ہونا چاہئے اور خاص طور پر خطبات جمعہ کا التزام از حد ضروری ہے کیونکہ ان میں حضور انور وہ نصائح فرماتے ہیں جن کی ہمیں ضرورت ہوتی ہے۔ جس طرح ڈاکٹر ہماری صحت کے لئے مناسب نسخہ تجویز کرتے ہیں اسی طرح حضور کی طرف سے روحانی صحت کی خوراک ہمارے لئے بہت ضروری ہے۔ خطبات ہماری روح کے لئے ٹانک ہیں۔ ان نصائح کے بعد مکرم امام صاحب نے لڑکوں اور لڑکیوں سے نماز کے بارہ میں مختلف سوالات کئے اور ٹھیک جواب دینے والے بچوں میں چاکلیٹ تقسیم کئے۔

اتوار، ۲۶ر اکتوبر ۱۹۹۷ء :

آج انگریزی بولنے والے زائرین کے ساتھ ۳۰ر اپریل ۱۹۹۴ء کو ریکارڈ کی گئی "ملاقات" کا پروگرام نشر کیا گیا۔ حضور انور نے سٹوڈیو میں تشریف لاتے ہی علیک سلیک کے بعد فرمایا کہ مکرم امام صاحب نے یاد دلایا ہے کہ ٹھیک آج سے دس سال قبل ۳۰ر اپریل ۱۹۸۴ء کو میرا ہوائی جہاز برطانیہ میں اترا تھا۔ مجھے پاکستان کے تمام نمائندگان نے مشورہ دیا تھا کہ میں پاکستان میں رہ کر اپنے فرائض کو ادا نہیں کر سکوں گا۔ ان دس سالوں نے ثابت کر دیا ہے کہ خدا کے فضل سے وہ فیصلہ درست اور مفید تھا۔ جماعت نے بہت ترقی کی ہے۔ ایم ٹی اے کا حسین خواب جو حقیقت بن کر افق احمدیت پر جگمگا رہا ہے کہاں ہمارے بس کی بات تھی۔ اور آج ہم گیارھویں سال میں داخل ہو رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پیشگوئی ہے "بعد گیارہ انشاء اللہ" اس کی بہت سی تعبیریں ہو سکتی ہیں۔ میرا اپنا خیال ہے کہ ۱۱ سال کے بعد نہ صرف میری خلافت کے ۱۱ سال بلکہ ہر خلیفہ کے گیارہ سال بعد اہم واقعات ہونگے۔ حضور انور نے مکرمہ صالحہ صفی صاحبہ کا خواب اور قدرے تفصیل کے ساتھ اپنے پاکستان سے لندن تک کے سفر کے حالات جو اپنے اندر معجزانہ رنگ رکھتے ہیں بیان فرمائے۔

مکرم بشیر آرچرڈ صاحب نے اپنی قبول احمدیت اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات کا ذکر کیا۔ اس مجلس کے چند اہم سوال یہ تھے : ☆...... ہمارا یوم آخرت پر ایمان ہے اس دن حساب کتاب کی کیا کیفیت ہوگی ؟ ☆...... قرآن مجید میں کئی سوشل برائیوں مثلاً جاسوسی، چغلی اور افترا پردازی وغیرہ کا ذکر ہے لیکن Illegitimate Children کے بارے میں کوئی ذکر نہیں۔

حضور انور نے آخر میں پھر فرمایا کہ آج کا دن مبارک اور خوشی کا دن ہے۔ ٹھیک دس سال قبل ۳۰ر اپریل ۱۹۸۴ء کو میں یہاں آیا تھا اور خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت کے سینکڑوں باب ہم پر وا کئے اور کرتا چلا جا رہا ہے۔

سوموار، ۲۷ر اکتوبر ۱۹۹۷ء :

آج ہومیو پیتھی کلاس نمبر ۶۹ جو ۱۳ر مارچ ۱۹۹۵ء کو ریکارڈ کی گئی تھی براڈکاسٹ کی گئی۔ اس میں بیلاڈونا اور رسٹاکس کی دوائیں تفصیل کے ساتھ بیان کی گئیں۔

منگل، ۲۸ر اکتوبر ۱۹۹۷ء :

آج ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۵۷ جو حضور انور نے ۱۸ر مئی ۱۹۹۵ء کو لی تھی اور جس میں سورہ النساء کی آیات ۶۱ تا ۷۷ کا ترجمہ اور تفسیر بیان فرمائی تھی دوبارہ براڈکاسٹ کی گئی۔ اس سبق میں آیت نمبر ۷۰ جو سورہ فاتحہ کی آیت ﴿صراط الذین انعمت علیهم﴾ کی تشریح ہے زیر بحث آئی اور حضور انور نے اس کی خوب وضاحت فرمائی اور نعمت اور فضل اور رحم کے معانی میں جو فرق ہے اسے بیان کیا۔

بدھ، ۲۹ر اکتوبر ۱۹۹۷ء :

آج ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۵۸ جو ۱۹ر مئی ۱۹۹۵ء کو ریکارڈ ہوئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔ اس کلاس میں سورہ النساء کی آیات ۷۸ تا ۸۶ کا ترجمہ اور مختصر تشریح بیان کی گئی۔

جمعرات، ۳۰ر اکتوبر ۱۹۹۷ء:

آج ہومیو پیتھی کلاس نمبر ۷۰ جو ۱۴ر مارچ ۱۹۹۵ء کو ریکارڈ کی گئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔

باقی مختصرات اگلے صفحہ پر

بقیہ: مختصرات از صفحہ اول

برانیاکارب کے بہت سے اوصاف بیان ہوئے۔ مرگی، موٹاپا اور گلینڈز (Glands) کے سوج جانے میں اور بوڑھوں کی زبان کے فالج میں بھی مفید ہے۔ لیوکیمیا میں فاسفورس بہت اچھی دوا ہے۔ اسی طرح کولیسٹریم اور زنکم میٹ اور کلکیریافلور کے خواص کا تذکرہ بھی ہوا۔

جمعۃ المبارک، ۳۱ر اکتوبر ۱۹۹۷ء :

آج اردو بولنے والے احباب کے ساتھ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی "ملاقات" کا پروگرام نشر کیا گیا جو ۶ر جنوری ۱۹۹۵ء کو پہلی بار ریکارڈ کیا گیا تھا۔ ان ملاقاتیوں میں مکرم اکرم احمدی صاحب کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کیونکہ حضور انور نے ان کا تعارف کروایا کہ انہوں نے پاپوا نیوگنی (Papua New Guinea) میں اپنی کوششوں سے احمدیت کا پودا لگایا۔ مشن ہاؤس اور مسجد بھی اب بن گئے ہیں۔ اگرچہ لوگوں نے اور حکومت نے بھی سازشیں کیں لیکن ان کے اچھے اثر ورسوخ کی وجہ سے اور وہاں کے پرائم منسٹر کے منصف ہونے کی وجہ سے مخالفت، صداقت کو دبا نہ سکی۔ چند سوالات یہ تھے :

☆......ایک صاحب نے سورہ آل عمران کی آیت ﴿و اذ اخذنا میثاق النبیین......الخ﴾ پڑھی اور سوال یہ تھا کہ نبیوں سے عہد کیوں لیا حالانکہ وہ تو خدا کا حکم مانتے ہیں اور عہد کے پکے ہوتے ہیں؟ حضور نے فرمایا کہ اصولاً عہد کی پختگی کے لئے گواہ مقرر ہوتے ہیں۔ ایک طرف نبیوں نے گواہی دی اور آخر خدا تعالیٰ نے مہر شہادت ثبت کر دی۔ اسی سلسلے میں سورہ احزاب کی آیت نمبر ۸ بھی تلاوت کی گئی جس کے ساتھ ملکر یہ عہد مکمل ہوا۔ حضور انور نے مزید روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ ہر آنے والا نبی اپنے بعد آنے والے نبی پر ایمان لانے کے لئے لوگوں کو تیار کرتا ہے کیونکہ مذاہب کی تاریخ کا مطالعہ بتاتا ہے کہ لوگ پہلے مخالفت کرتے ہیں اور جب ہر قدم پر خدا کی نصرت دیکھتے ہیں تو پھر ایسے جھکتے ہیں کہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ اب ایسے تائید یافتہ نبی کے بعد کوئی اور نبی نہیں آنا چاہئے۔ اس طرح سے لوگوں کی نفسیاتی بیماری کا علاج میثاق النبیین ہے۔

☆......ایم ٹی اے پر اردو پروگرام کب شروع کئے جائیں گے؟ حضور انور نے اپنے زبانیں سکھانے کے پروگرام کا بہت تفصیل سے ذکر فرمایا اور اس دوران میں رواں ترجمہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے تراجم کے سلسلے میں ذاتی تجربات اور مشاہدات پر روشنی ڈالی۔

☆......اسلام میں ورثہ کے متعلق احکامات کے متعلق سوال کیا گیا۔ حضور انور نے مدلل جواب ارشاد فرمایا جس کا بنیادی نکتہ یہ تھا کہ خدا تعالیٰ ہر چیز کا اصل وارث ہے۔ اس کے بعد مذکر اور مؤنث کے حصص میں فرق کی فلاسفی بیان فرمائی۔

(ا - م - چ)

جلسہ سالانہ برطانیہ ۹۷ء کے موقعہ پر افریقہ سے تشریف لائے ہوئے بعض مہمان حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ہمراہ

جلسہ سالانہ برطانیہ ۹۷ء کی شوریٰ کے موقع پر افریقن نمائندگان کے اپنے مخصوص انداز میں 'لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ' کے پاکیزہ نغمات گانے کا ایک منظر (تصاویر: بشیر احمد ناصر، کینیڈا)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

کی راہ میں خرچ کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ یعنی خدا کی راہ میں خرچ کرنا سوائے اپنی ذات کے کسی پر احسان نہیں ہے۔ جتنا تمہیں تقویٰ بڑھانے کی توفیق ملے گی اتنا ہی انفاق فی سبیل اللہ تمہارے لئے بہتر ہوتا چلا جائے گا۔

حضور نے فرمایا کہ ﴿من یوق شح نفسہ﴾ میں تقویٰ کا ایک پھل بتایا گیا کہ تم اپنے نفس کی خساستوں سے بچائے جاؤ گے۔ جب بھی خدا کی راہ میں خرچ کے لئے ہاتھ کھولو گے تو تمہیں خرچ کا سلیقہ آئے گا۔ حضور نے فرمایا کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے والے خدا ہی سے اپنے لئے خرچ کرنے کے طریقے بھی معلوم کرتے ہیں اور خدا کی تعلیم سے ہی یہ علم حاصل کرتے ہیں کہ انہیں کس کس جگہ، کس کس طریق پر خرچ کرنا چاہئے۔ یہ فلاح پانے والے لوگ ہیں۔ اور جو فلاح پانے والے لوگ ہیں ان کا ہر خرچ بہترین ہوگا۔ حضور انور نے ﴿ان تقرضوا اللہ قرضاً حسناً......﴾ کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کا ایک مفہوم وہی ہے جو پہلے بھی بیان کر چکا ہوں۔ قرضہ حسنہ جب انسان دیتا ہے اگر اس کے مقابل پر زیادہ کی توقع نہ ہو تو پھر وہ قرضہ حسنہ بنتا ہے۔ جہاں زیادہ کی توقع ہوئی وہاں قرضہ حسنہ ختم ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم جو کچھ تمہیں بڑھا کر دیں گے وہ اپنی طرف سے دیں گے اگر تمہارے نفسوں میں حرص نہ ہو۔

حضور نے فرمایا (حسن) اچھی چیز کو کہتے ہیں یعنی اپنے مال میں سے جو اچھا حصہ ہے وہ کاٹ کر دو۔ اس صورت میں محض روپیہ پیش نظر نہیں رہنا چاہئے بلکہ خدا تعالیٰ نے جو کچھ تمہیں دیا ہے اس میں سے بہترین حصہ اس کے حضور پیش کر دو۔ جب آپ یہ کریں گے تو پھر اس کا بڑھانا اللہ کی مرضی پر ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿یغفر لکم﴾ حضور نے فرمایا کہ مغفرت ایک ایسی لالچ ہے جو رکھی جا سکتی ہے۔ مغفرت کی توقع رکھنا نامناسب اور ناجائز نہیں۔ مغفرت ترقی کا پہلا قدم ہے۔ اگر مغفرت عطا ہو جائے تو دنیا میں آپ نے جتنی بھی کوتاہیاں کیں ان سب پر خدا کی مغفرت کی چادر پڑ جائے گی۔ مغفرت کی خواہش کے ساتھ اللہ کو قرض دینا یہ قرضہ حسنہ کو کسی رنگ میں میلا نہیں کرتا اور اس کو قرضہ حسنہ کی تعریف سے باہر نہیں نکالتا۔ پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے ﴿واللہ شکور حلیم﴾ مغفرت عطا کرنے کے بعد اس کے جتنے انعامات کا سلسلہ شروع ہوتا ہے وہ اس کے شکور و حلیم ہونے سے تعلق رکھتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ شکریہ کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ انسان کو قرضہ حسنہ دینے کی توفیق ملی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے شکور ہونے کا اظہار ہے ورنہ ہو سکتا ہے کہ اس پیش کرنے والے کے تحفے میں بہت سے نقص رہ گئے ہوں۔ اگر خدا شکور نہ ہوتا تو اسے ایک کوڑی کی بھی پروا نہیں تھی۔ مگر جب وہ بندے کی پیشکش قبول کر لیتا ہے تو پھر شکور کے دوسرے معنے کا آغاز ہوتا ہے۔ پھر جو قربانی اس نے قبول فرمائی تھی اس کی جزا کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ وہ (حلیم) ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ آئندہ بھی تم سے غفلتیں ہوا کریں گی اور یہ اللہ کا حلم ہے جو اسے برداشت کرے گا۔ تمہاری مالی قربانی کی جزا اتنی بڑی مل رہی ہے کہ وہ شکور اسے بہت بڑھا چڑھا کر واپس کر رہا ہے اور مغفرت کا جو سلوک فرمایا تھا اسے جاری رکھنے کا وعدہ فرماتا ہے۔ یہ لامتناہی مغفرت ہے جو حلیم ذات کے سوا کسی اور سے جاری ہو ہی نہیں سکتی۔ پھر فرمایا کہ وہ غیب کا علم رکھنے والا ہے اور شہادۃ کو بھی جانتا ہے۔ اس سے کوئی دھوکہ نہیں ہو سکتا۔ وہ ان ارادوں سے باخبر ہے جن ارادوں کے ساتھ وہ قربانیاں پیش کی جاتی ہیں۔ جب نیک ارادے خوبصورت تحفوں میں بدلتے ہیں اس وقت وہ اپنے ارادوں کی صداقت کی شہادت دیتے ہیں۔ (العزیز الحکیم) وہ بہت غالب، عزت والا طاقتور اور حکیم ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے ان آیات کی نہایت پر معارف تشریح بیان کرنے کے بعد آنحضرت ﷺ کی بعض احادیث مبارکہ پڑھ کر سنائیں جن میں صدقہ و خیرات اور سخاوت کے فضائل کا بیان ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ان احادیث کے مضامین کو بھی خوب اچھی طرح وضاحت سے سمجھایا اور پھر تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا۔

حضور انور نے بتایا کہ گزشتہ سال ۷۰ ممالک کی طرف سے رپورٹیں ملی تھیں اس دفعہ ۸۲ ممالک کی طرف سے ملنے والی رپورٹوں کے مطابق تحریک جدید کی وصولی ۱۶ لاکھ ۶۴ ہزار ۳۴۰ پونڈ ہے۔ اور گزشتہ سال کی نسبت ایک لاکھ ۵۶ ہزار پونڈ کا وصولی میں اضافہ ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اس اضافے کا سب سے بڑا سہرا امریکہ کے سر پر سجتا ہے۔ امریکہ نے وقف جدید میں آگے بڑھنے کا وعدہ کیا تھا اور اسے پورا کر دیا۔ پھر جب تحریک جدید میں سنتے تھے کہ جرمنی آگے ہے تو تحریک جدید میں بڑھنے کا انداز یہ ہے کہ ساری دنیا میں سب کو اتنا پیچھے چھوڑ گئے ہیں کہ دو سال پہلے ان کی کل وصولی دو لاکھ ستر ہزار تھی اور اب چھ لاکھ ۸۴ ہزار ہو چکی ہے۔ اللہ ان کو نیک جزا دے۔ حضور نے بتایا کہ پاکستان نے بھی بہت ترقی کی ہے اور جرمنی کو پیچھے کر دیا ہے مگر جرمنی سے اس کا شکوہ نہیں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اس جماعت کے اور بہت سے اخراجات ہیں۔ وہ متوازن قدم آگے بڑھا رہے ہیں۔

حضور نے بتایا کہ جہاں تک فی کس قربانی کا تعلق ہے اس میں سویٹزرلینڈ نے حسب سابق ابھی بھی اولیت کا جھنڈا اٹھایا ہوا ہے۔ حضور نے بتایا کہ برطانیہ اس دفعہ ماشاء اللہ آگے آیا ہے۔ حضور نے برطانیہ کے سیکرٹری تحریک جدید عبدالخالق صاحب بنگالی کے کام کا تحسین سے ذکر فرمایا۔ حضور نے پاکستان کے اضلاع کا بھی ایک جائزہ پیش کیا اور سب کو دعا سے نوازا۔

خطبہ کے آخر پر حضور نے غم اور خوشی کی ملی جلی خبر سنائی اور فرمایا کہ پاکستان سے ایک اور شہادت کی اطلاع ملی ہے۔ مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب آف ڈھوئیکی ضلع گوجرانوالہ کو نہایت بے دردی سے شہید کیا گیا۔ مگر اللہ نے جس طرح شہادت کی توفیق بخشی ہے وہ بڑا انعام و مرتبہ ہے۔ قاتلوں کی گرفتاری کے سلسلہ میں علاقہ کے تھانیدار صاحب نے بڑی جرأت دکھائی ہے۔ حضور نے شہید مرحوم کے پسماندگان کے لئے بھی دعا کی اور فرمایا کہ قاتل کو جو سزا اس دنیا میں ملے گی وہ تو ملے گی ہی لیکن مجھے اس میں ذرہ بھی شک نہیں کہ آخرت کی سزا اس سے بھی سخت ہو گی۔

حضور نے مکرم بریگیڈیر وقیع الزمان صاحب کی وفات کا بھی ذکر فرمایا جو چند روز قبل حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے ان کا مختصر ذکر خیر فرمایا۔ مرحوم کی دوسری شادی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے ہوئی۔ حضور نے ان کی زوجہ اول سے مرحومہ بیٹی ساجدہ حمید صاحبہ کا بھی ذکر فرمایا جنہیں ہارٹلے پول میں جماعت کی خدمت کی خاص سعادت حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے۔ نماز جمعہ و عصر کے بعد حضور نے ہر دو مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆......☆......☆......☆

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

یہی اک فخر شان اولیاء ہے — بجز تقویٰ زیادت ان میں کیا ہے
مجھے تقویٰ سے اس نے یہ جزا دی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

(حیدر علی ظفر، مبلغ سلسلہ ،جرمنی)

قرآن مجید اور احادیث میں بار بار ارشاد ہوتا ہے کہ تقویٰ اختیار کیا جائے۔ دراصل تقویٰ ایک ایسی سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر انسان اپنے معبود حقیقی کے قرب کو پالیتا ہے اور اپنی پیدائش کے مقصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے تقویٰ پر بہت زور دیا ہے اور خدا تعالیٰ کے ہاں متقی کو سب سے زیادہ معزز اور مکرم قرار دیا ہے۔ ﴿ان اکرمکم عنداللہ اتقٰکم﴾ (الحجرات : ۱۴) کی آیت اسی مضمون پر دلالت کرتی ہے اور ﴿ھدیً للمتقین﴾ کے الفاظ اس کی ضرورت بیان کرتے ہیں۔

تقویٰ پر ہی ساری زندگی کا دارومدار ہے۔ تقویٰ اختیار کرنے سے انسان اللہ تعالیٰ کو ڈھال بنالیتا ہے۔ ہر قسم کے خطرات، ہر قسم کے ظاہری و باطنی شر اور فساد اور نقصان سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجاتا ہے۔ کیونکہ صرف اللہ ہی کی ذات ہے جو کہ ہر قسم کے نقصانات سے بچا سکتی ہے اور وہی ہے جس کی امان میں آکر انسان ہر قسم کی راحت اور سرور حاصل کر سکتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ﴿ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِینَ اتَّقَوا﴾ (النحل : ۱۲۹) یعنی خدا ان کے ساتھ ہے جو متقی ہیں۔ اور جن کو اللہ کی معیت حاصل ہو جائے وہ دنیا کی ہر چیز سے بے نیاز ہو جاتے ہیں۔

☆...... تقویٰ اختیار کرنے سے خدا اپنے قرب کے نشانات انسان پر ظاہر کرتا ہے جیسا کہ آیت کریمہ ﴿لھم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا و فی الآخرۃ﴾ (سورہ یونس : ۶۵) کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

"جو متقی ہوتے ہیں ان کو اسی دنیا میں بشارتیں سچے خوابوں کے ذریعہ ملتی ہیں بلکہ اس سے بڑھ کر وہ صاحب مکاشفات ہو جاتے ہیں ۔ مکالمۃ اللہ کا شرف حاصل کرتے ہیں۔ وہ بشریت کے لباس میں ہی ملائکہ کو دیکھ لیتے ہیں"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۵)

☆...... اسی موضوع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں :

"ہماری جماعت کو چاہئے کہ تقویٰ کی راہوں پر قدم ماریں اور اپنے دشمنوں کی ہلاکت سے بے جا خوش نہ ہوں۔ تورات میں لکھا ہے بنی اسرائیل کے دشمنوں کے بارے میں کہ میں نے ان کو اس لئے ہلاک کیا کہ وہ بد ہیں، نہ اس لئے کہ تم نیک ہو۔ پس نیک بننے کی کوشش کرو۔ میرا ایک شعر ہے۔

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

ہمارے مخالف جو ہیں وہ بھی متقی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر ہر چیز اپنی تاثیرات سے پہچانی جاتی ہے ۔ نرا زبانی دعویٰ ٹھیک نہیں۔ اگر یہ لوگ متقی ہیں تو پھر متقی ہونے کے جو نتائج ہیں وہ ان میں کیوں نہیں ؟ نہ مکالمہ الٰہی سے مشرف ہیں، نہ عذاب سے حفاظت کا وعدہ ہے۔ تقویٰ ایک تریاق ہے جو اس کو استعمال کرتا ہے وہ تمام زہروں سے نجات پاتا ہے۔ مگر تقویٰ کامل ہونا چاہئے ...... کسی ایک شاخ پر عمل موجب ناز نہیں۔ پس تقویٰ وہی ہے جس کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿انّ اللّٰہ مع الّذین اتّقوا﴾ (النّحل : ۲۹) خدا تعالیٰ کی معیت بتادیتی ہے کہ یہ متقی ہے"۔

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۶۱،۲۶۲)

☆...... تقویٰ کی یہ علامت ہے کہ اس سے انسان خدا تعالیٰ کی حفاظت میں آجاتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا :

"لوگ بہت سی مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں لیکن متقی بچائے جاتے ہیں۔ بلکہ ان کے پاس جو آتا ہے وہ بھی بچایا جاتا ہے۔ مصائب کی کوئی حد نہیں۔ انسان کا اپنا اندر اس قدر مصائب سے بھرا ہوا ہے کہ اس کا کوئی اندازہ نہیں۔ امراض کو ہی دیکھ لیا جاوے کہ ہزارہا مصائب کے پیدا کرنے کو کافی ہیں۔ لیکن جو تقویٰ کے قلعے میں ہوتا ہے وہ ان سے محفوظ ہے اور جو اس سے باہر ہے وہ ایک جنگل میں ہے جو درندہ جانوروں سے بھرا ہوا ہے"۔ (ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۱۵)

☆...... تقویٰ سے انسان اللہ تعالیٰ کی کفالت میں چلا جاتا ہے جہاں اللہ تعالیٰ اس کا خود کفیل و ذمہ دار بن جاتا ہے چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام آیات قرآنیہ کے حوالے سے فرماتے ہیں : "﴿مَن یتقِ اللّٰہ یَجعَل لَہٗ مُخرِجا﴾ (الطلاق : ۳)۔ جو خدا کے آگے تقویٰ اختیار کرتا ہے خدا اس کے لئے ہر ایک تنگی اور تکلیف سے نکلنے کی راہ بنادیتا ہے۔ اور فرمایا ﴿و یرزقہ من حیث لا یحتسب﴾ (الطلاق : ۴)۔ وہ متقی کو ایسی راہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے رزق آنے کا خیال و گمان بھی نہیں ہوتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں۔ وعدوں کے سچا کرنے میں خدا سے بڑھ کر کون ہے۔ پس خدا پر ایمان لاؤ۔ خدا سے ڈرنے والے ضائع نہیں ہوتے۔ 'یجعل لہ مخرجا' یہ ایک وسیع بشارت ہے۔ تم تقویٰ اختیار کرو خدا تمہارا کفیل ہوگا"۔

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۹۲)

مزید فرمایا : " اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے ...... جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر ایک بلا اور اَلم سے نکال لیتا ہے اور اس کے رزق کا خود کفیل ہو جاتا ہے۔ اور ایسے طریق سے دیتا ہے کہ جو وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا"۔ (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۵۴)

☆...... متقی کا ایک اہم وصف استقامت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس نکتہ پر یوں روشنی ڈالی ہے کہ :

"حقیقی متقی وہ شخص ہے کہ جس کی خواہ آبرو جائے، ہزار ذلت آتی ہو، جان جانے کا خطرہ ہو، فقر و فاقہ کی نوبت آئی ہو تو وہ محض اللہ تعالیٰ سے ڈر کر ان سب نقصانوں کو گوارا کرے لیکن حق کو ہرگز نہ چھپائے ...... تقویٰ کے بھی مراتب ہوتے ہیں اور جب تک یہ کامل نہ ہوں تب تک انسان پورا متقی نہیں ہوتا ...... جب تک انسان خدا تعالیٰ کو مقدم نہیں رکھتا اور ہر ایک لحاظ کو خواہ برادری کا ہو، خواہ قوم کا، خواہ دوستوں اور شہر کے رؤسا کا خدا تعالیٰ سے ڈر کر نہیں توڑتا اور خدا تعالیٰ کے لئے ہر ایک ذلت برداشت کرنے کو تیار نہیں ہوتا تب تک وہ متقی نہیں ہے ...... اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اس کو راضی کرنے کے لئے جو شخص ہر ایک بدی سے بچتا ہے اس کو متقی کہتے ہیں"۔ (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۷۴،۷۵)

"متقی وہی ہیں کہ خدا تعالیٰ سے ڈر کر ایسی باتوں کو ترک کر دیتے ہیں جو منشاء الٰہی کے خلاف ہیں۔ نفس اور خواہشات نفسانی کو اور دنیا و مافیہا کو اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں ہیچ سمجھیں"۔ (ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۷)

☆...... انسان کی بڑی سے بڑی خواہش دنیا میں یہی ہے کہ اس کو سکھ اور آرام ملے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی راہ مقرر کی ہے جو تقویٰ کی راہ کہلاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہات زمانہ سے بچاتا اور ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے نجات کا راستہ نکال دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا بلکہ متقی کو آئندہ زندگی یہیں دکھلا دی جاتی ہے۔ انہیں اس دنیا میں خدا ملتا ہے، نظر آتا ہے، اور ان سے باتیں کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ ان کے شامل حال ہوتا ہے۔ ان کو جو مصائب و تکالیف آتی ہیں وہ ان کی ترقی کا باعث بنتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے وہ نزدیک سے نزدیک تر ہوتے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ متقی کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتا ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : ﴿ انّما یتقبّل اللّٰہ مِنَ المُتّقِین﴾ (المائدہ : ۲۸) یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور ان کی دعائیں قبولیت کے مرتبہ تک پہنچتی ہیں۔ پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ باتیں یہاں تک محدود نہیں رہتیں بلکہ ان کی عاقبت بھی سنواری جاتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : ﴿ العاقبۃ للمتقین﴾ (الاعراف : ۱۲۹) وہ اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہونگے اور جنت میں ان کا قیام ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا :

"حضرت داؤد زبور میں فرماتے ہیں کہ میں بچہ تھا، جوان ہوا، جوانی سے اب بڑھاپا آیا مگر میں نے کبھی کسی متقی اور خدا ترس کو بھیک مانگتے نہیں دیکھا اور نہ اس کی اولاد کو دربدر دھکے کھاتے اور ٹکڑے مانگتے دیکھا۔

یہ بالکل سچ اور راست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا اور ان کو دوسروں کے آگے ہاتھ پسارنے سے محفوظ رکھتا ہے ...... میرا تو اعتقاد ہے کہ اگر ایک آدمی باخدا اور سچا متقی ہو تو اس کی سات پشت تک بھی خدا رحمت اور برکت کا ہاتھ رکھتا اور ان کی خود حفاظت فرماتا ہے"۔ (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۴۴،۲۴۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تقویٰ کے مختلف پہلوؤں کو بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔ مثلاً آپ فرماتے ہیں :

☆...... " تقویٰ کے دو درجے ہیں بدیوں سے بچنا اور نیکیوں میں سرگرم ہونا"۔ (ملفوظات جلد ٦ صفحہ ۲۵۱)

☆...... " تقویٰ اس کا نام نہیں کہ موٹی موٹی بدیوں سے پرہیز کرے بلکہ باریک در باریک بدیوں سے بچتا رہے"۔

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۲۷۷)

☆...... " تقویٰ تو یہ ہے کہ باریک در باریک پلیدگی سے بچے اور اس کے حصول کا یہ طریق ہے کہ انسان ایسی کامل تدبیر کرے کہ گناہ کے کنارے تک نہ پہنچے"۔

(ملفوظات جلد ٦ صفحہ ۳۳۷،۳۳۸)

☆...... "عجب، خودپسندی، مال حرام سے پرہیز اور بداخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے"۔ (ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۸۱)

☆...... " تقویٰ اس بات کا نام ہے کہ جب دیکھے کہ میں گناہ میں پڑتا ہوں تو دعا اور تدبیر سے کام لیوے"۔

(ملفوظات جلد ٦ صفحہ ۲۱۸)

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ متقی کس طرح بنا جا سکتا ہے ؟ اللہ تعالیٰ نے بے شمار ذرائع تقویٰ کے حصول کے بتائے ہیں۔ ان ذرائع میں سے ایک ذریعہ روزے رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ یآ یھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون﴾ (سورہ البقرہ : ۱۸۴) اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر بھی روزوں کا رکھنا (اسی طرح) فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تاکہ تم (روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو۔

☆...... عبادات انسان میں تقویٰ کی روح کو پیدا کرتی ہیں اور اسے جلا بخشتی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿یاایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون﴾ (سورہ البقرہ : ۲۲) اے لوگو اپنے (اس) رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں بھی اور انہیں بھی جو تم سے پہلے گزرے ہیں پیدا کیا ہے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

☆...... تقویٰ کے حصول کے ذرائع میں یہ بھی ہے کہ حدود اللہ کا خیال رکھا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿تِلکَ حُدودُ اللّٰہِ فلا تَقرَبُوھا ۔ کذٰلک یُبیّن اللّٰہ ایٰتہ للنّاس لعلّھُم یتقون﴾ (سورہ البقرہ : ۱۸۸) یہ اللہ (تعالیٰ) کی (مقرر کردہ) حدود ہیں اس لئے تم ان کے قریب (بھی) مت جاؤ اللہ اسی طرح لوگوں کے لئے اپنے احکامات بیان کرتا ہے تاکہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔

حضرت خاتم الانبیاء، فخر موجودات، سرور کائنات ﷺ نے جو کہ خدائی احکامات کی عملی تصویر تھے، ایک دفعہ صحابہ کو اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ دیکھو حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی لیکن ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ امور بھی ہیں جنہیں اکثر لوگ نہیں جانتے۔ پس جو شخص ان مشتبہ امور سے بچا اس نے اپنے دین اور اپنی آبرو کو بچانے کے لئے بڑی احتیاط سے کام لیا۔ لیکن جو شخص مشتبہ امور میں جا پڑا وہ اس چرواہے کی مانند ہے جو رکھ کے آر پار اپنا ریوڑ چرا رہا ہے اور قریب ہے کہ اس کا ریوڑ رکھ کے اندر چلا جائے پھر آپ نے فرمایا ! کان کھول کر سنو! ہر بادشاہ کی ایک رکھ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی زمین میں اس کی رکھ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔

(بخاری کتاب الایمان باب من استبرا لدینہ)

☆...... پھر نکاح بھی تقویٰ کا ایک ذریعہ ہے ۔ قرآن کریم میں شادی شدہ مرد کو محصن اور عورت کو محصنہ کہا گیا ہے جس کے معنی قلعہ بند ہو جانے کے ہیں۔ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ نکاح کا مقصد مرد اور عورت کو شیطانی وساوس اور شہوانی حملوں سے محفوظ رکھنا ہے گویا تحفظ عفت اور تقویٰ شعار زندگی کا حصول نکاح کے اہم مقاصد میں سے ہے۔

☆ ...... تقویٰ کا حصول شعائر اللہ کی عظمت بجالانے سے بھی ہوتا ہے۔ ﴿ و من یعظم شعآئر اللہ فانھا من تقوی القلوب﴾ (سورہ الحج : ۳۳) کی آیت اس طرف اشارہ کر رہی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر چلنا، اس کے شعائر کی عظمت بجالانا اور اس کی مقرر کردہ عزت والی جگہوں کی تعظیم کرنا اور اس کے نشانات کی حرمت کو قائم رکھنا تقویٰ القلوب میں داخل ہے۔ یعنی متقی ہونے

محترم بریگیڈیئر (ر) وقیع الزمان خان صاحب وفات پاگئے

(انا لله و انا اليه راجعون)

محترم بریگیڈیئر (ر) وقیع الزمان خان صاحب مورخہ ۲۸؍اکتوبر ۱۹۹۷ء کو دن کے قریباً پونے ایک بجے اپنے گھر واقع لاہور (پاکستان) میں وفات پاگئے۔ انالله وانا اليه راجعون۔ آپ کی عمر ۷۵ سال نو ماہ تھی۔ آپ معمول کے مطابق اپنے مطالعہ کے کمرے میں کرسی پر بیٹھے کام کر رہے تھے کہ دل کی حرکت اچانک رُک جانے سے آپ کی وفات ہو گئی۔ اس وقت آپ کا سر میز پر ٹکا ہوا تھا۔ گھر والوں نے آواز دی مگر آپ اس دنیا سے رخصت ہو چکے تھے۔ آپ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم۔اے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے داماد تھے۔

محترم بریگیڈیئر صاحب کو یہ خصوصی اعزاز حاصل تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ جب ۱۹۸۴ء میں ربوہ سے لندن تشریف لائے تو آپ بھی حضور انور کے ہمراہ کراچی سے لندن تک ساتھ تھے۔ آپ کو اہم جماعتی خدمات کی توفیق ملتی رہی۔ ۸۳۔۱۹۸۲ء اور ۸۴۔۱۹۸۳ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر افسر خدمت خلق رہے۔ لاہور میں حلقہ شالی چھاؤنی میں قیام کے دوران صدر حلقہ رہے۔ ماڈل ٹاؤن کے احمدیہ قبرستان کے لئے جگہ کے حصول میں آپ کو اہم خدمات کا موقع ملا۔

آپ ۲؍جنوری ۱۹۲۲ء کو قائم گنج ضلع فرخ آباد (یوپی) میں پیدا ہوئے۔ مدرسہ احمدیہ قادیان میں بطور واقف زندگی تعلیم حاصل کر رہے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تحریک پر فوج میں بطور سپاہی بھرتی ہو گئے۔ ۱۹۴۴ء میں آپ کو کمیشن ملا اور ۳۰ سال فوج کی سروس کے بعد ۱۹۷۴ء میں ریٹائر ہوئے۔ اس دوران ملک کے مختلف شہروں لاہور، سیالکوٹ، کوئٹہ، پنڈی، آزاد کشمیر وغیرہ میں تعینات رہے۔

آپ کی پہلی شادی حضرت مولانا عبدالمغنی خان صاحب سابق ناظر دعوۃ و تبلیغ و وکیل التبشیر کی صاحبزادی محترمہ قانتہ صاحبہ سے ہوئی جو ایک خورد سال بچی ساجدہ (بعد ازاں ساجدہ حمید اہلیہ ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب آف ہارٹلے پول، برطانیہ) کو چھوڑ کر وفات پا گئیں۔ اس کے بعد آپ کی دوسری شادی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی محترمہ امتہ المجید صاحبہ سے ہوئی جن سے آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹا کیپٹن (ر) ماجد احمد خان اور دو صاحبزادیاں محترمہ امتہ الکبیر لبنیٰ صاحبہ بیگم مکرم سید میر قمر سلیمان احمد صاحب نائب وکیل وقف نو، محترمہ امتہ النصیر صاحبہ بیگم مکرم سید طاہر احمد صاحب نائب ناظر تعلیم عطا فرمائیں۔

محترم بریگیڈیئر صاحب نہایت سلجھے ہوئے اور گہرے علمی ذوق کے مالک تھے۔ نہایت رواں دواں مقرر تھے۔ آپ ایک خوش طبع شاعر تھے مگر کم کہتے تھے اور کم چھپتے تھے۔ آپ ایک فدائی، خدا رسیدہ اور مخلص وجود تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

ادارہ الفضل مکرم بریگیڈیئر صاحب مرحوم کی اہلیہ محترمہ، بچوں اور تمام لواحقین سے دلی تعزیت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔

بقیہ: ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

کے لئے اللہ تعالیٰ کے شعائر کی عزت و توقیر کرنا ضروری ہے۔

☆...... حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقعہ پر احباب جماعت کو تلقین کرتے ہوئے فرمایا:

"تقویٰ کا مضمون باریک ہے۔ اس کو حاصل کرو۔ خدا کی عظمت دل میں بٹھاؤ۔ متقی ہونا مشکل ہے۔ جس کے اعمال میں کچھ بھی ریاکاری ہو خدا اس کے عمل کو واپس الٹا کر اس کے منہ پر مارتا ہے...... جب تک واقعی طور پر انسان پر بہت سی موتیں نہ آجائیں وہ متقی نہیں بنتا"۔

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۰۱، ۲۰۲)

☆...... پھر فرمایا: "تقویٰ ایک ایسی دولت ہے کہ اس کے حاصل ہونے سے انسان خدا تعالیٰ کی محبت میں فنا ہو کر نقش وجود مٹا سکتا ہے۔ کمال تقویٰ کا یہی ہے کہ اس کا اپنا وجود ہی نہ رہے۔ (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۴۷)

☆...... تقویٰ کی حقیقت پر مشتمل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اشعار پیش ہیں۔ فرمایا ؎

وہ دور ہیں خدا سے جو تقویٰ سے دور ہیں
ہر دم اسیر نخوت و کبر و غرور ہیں
تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو
اِس بے ثبات گھر کی محبت کو چھوڑ دو
اُس یار کے لئے رہ عشرت کو چھوڑ دو
چھوڑو غرور و کبر کہ تقویٰ اسی میں ہے
ہو جاؤ خاک ۔ مرضی مولیٰ اسی میں ہے
تقویٰ کی جڑ خدا کے لئے خاکساری ہے
عفت جو شرط دیں ہے وہ تقویٰ میں ساری ہے
جو لوگ بدگمانی کو شیوہ بناتے ہیں
تقویٰ کی راہ سے وہ بہت دور جاتے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تقویٰ کو نیکیوں کی جڑ قرار دیا ہے اور فرمایا ہے:

"یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہو۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا"۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۷)

اسی طرح فرمایا: "نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ سب اسی وقت قبول ہوتا ہے جب انسان متقی ہو"۔

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۲۵۲)

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم پاکیزہ کلام پر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ فرمایا ؎

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ
مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ
سنو! ہے حاصلِ اسلام تقویٰ
خدا کا عشق، مے اور جام تقویٰ
مسلمانو! بناؤ تام تقویٰ
کہاں ایماں اگر ہے خام تقویٰ
یہ دولت تو نے مجھ کو اے خدا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

☆......☆......☆

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر)

❀❀❀❀❀❀

آہ! دنیا پہ کیا پڑی افتاد — دین و ایمان ہو گئے برباد
مہرِ اسلام ہو گیا مخفی — سارے عالم پہ چھا گیا ہے سواد
آج مسلم ہیں رنج و غم سے چور — اور کافر ہیں خندہ زن دلشاد
روحِ اسلام ہو گئی محصور — کفر کا دیو ہو گیا آزاد
جو بھی ہے دشمنِ صداقت ہے — دینِ حق سے ہے اس کو بغض و عناد
جھوٹ نے خوب سر نکالا ہے — ہے صداقت کی ہل گئی بنیاد
دشمنانِ شریعتِ حقہ — چاہتے ہیں تغلب و افساد
اس ارادے پہ گھر سے نکلے ہیں — دینِ اسلام کو کریں برباد
ہے ہمارے علاج کا دعویٰ — کہتے ہیں اپنے آپ کو فصّاد
مگر اس قصد کے بہانے سے — کر رہے ہیں وہ کار صد جلّاد
ستم و جور بڑھ گیا حد سے — انتہا سے نکل گئی بیداد
ہے غضب، ہیں وہ شائق بیداد — پھر ستم یہ کہ ہیں ستم ایجاد
پھر یہ ہے قہر ظلم کر کے وہ — خود ہمیں سے ہیں ہوتے طالب داد

(انتخاب از کلام محمود)

بقیہ: اہل حدیث عالم کی خطابت کے نمونے

ہوتا، مسلمانوں کے محلوں میں قرآن پڑھنے پڑھانے سے ہوتا۔ آج کون حق بیان کرے؟

حق بیان کریں گے لوگ کہیں گے مولوی بڑا تنگ دل ہے۔ مولوی کا دل کتنا کھلا ہونا چاہئے کہ جس میں ساری جہنم اندر آجائے۔ وہ مولوی کھلے دل کا ہے جو لوگوں کی رضا اور منشاء کے مطابق مسئلے بتلائے۔ اگر کسی شخص نے دین اس لئے پڑھا کہ لوگوں کی رضا کے مطابق چلے، رب کی رضا کو چھوڑ دے تو سمجھ لے کہ اس کے بارے میں عرش والے نے قرآن میں کہا ہے: "کمثل الحمار یحمل اسفارا" وہ گدھا ہے جس پہ کتابوں کی چھت لگی ہوئی ہے لیکن اس پر ان کتابوں کا کوئی اثر نہیں ہے۔ حق کہنے کا کوئی جذبہ ہی نہیں"۔

(صفحہ ۳۹۱، ۳۹۲)

جناب پیر کرم شاہ صاحب بھیروی
جج شریعت کورٹ کی نسبت
ایک "جلالی" خطبہ

"لاہور کے اندر ایک کانفرنس کا انعقاد کیا گیا اور اخبارات میں اتنا غلیظ اشتہار چھپا ہے، اتنا گندا، خبیث، نجس، ذلیل ہر قسم کی گالی دی گئی اور بے حیاؤں کی بے حیائی کا عالم یہ ہے کہ روٹی بھی ان کی دی ہوئی کھاتے ہیں، گالی بھی ان کو دیتے ہیں۔ حالت یہ ہے کہ پہلے یہ جلوس نکالتے تھے کہ وہاں سے ہمارے بندے کیوں نکالے گئے ہیں۔ بندے تمہارے وہاں رہتے ہیں گالی ہم کو دیتے ہیں نجدی کہہ کے۔ پھر لاہور میں جلوس نکالے گئے، اشتہار لگائے گئے۔ حکومت دم سادھے خاموش بیٹھی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے حکومت بہری ہو گئی ہے، اندھی ہو گئی ہے، نظر نہیں آتا۔ غلیظ اشتہار چھپ رہے ہیں اور گوجرانوالہ کے لوگو یاد رکھنا! اشتہاروں کو وہ چھاپ رہے ہیں جو حکومت کے ٹاؤٹ ہیں۔ میں برملا کہتا ہوں سی آئی ڈی والے لکھیں، مجھ پر مقدمہ چلائیں۔ اس سازش میں بھیرہ کا ایک نام نہاد پیر جس کو اس دور کی...... ہائے ہائے کیا کہوں؟ الفاظ زیبا نہیں دیتے ہیں۔ اس زمانے نے کیا کیا کروٹیں بدلیں اور کن کن لوگوں کو شاہ نشین بنایا ہے۔ ایک جاہل پیر جس کو الف ب نہیں آتی ہے اس کو سپریم کورٹ کا، شریعت کورٹ کا جج بنایا گیا ہے۔ اس سپریم کورٹ کے، شریعت کورٹ کے جج نے اپنی ججی کی بھی شرم نہ رکھتے ہوئے اتنا غلیظ، اتنا گندہ اپنے پرچے کے اندر یہ اداریہ لکھا ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں ایسا گندہ اداریہ کبھی نہیں لکھا گیا۔

اس نے کہا یہ وہابی ابوجہل کی اولاد ہیں، ابولہب کی اولاد ہیں۔ وہ اپنے آپ کو شریعت کورٹ کا جج کہتا ہے اور یہ الفاظ ہیں ابوجہل کی اولاد، ابولہب کی اولاد۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابوجہل اور ابولہب کی دایہ یہی بنی ہوئی تھی۔ یہ دایہ کا فریضہ سرانجام دیتا رہا ہے۔ ابوجہل کا، ابولہب کا سارا شجرہ نسب اس کے پاس ہے۔ حیا نہیں آتی اور دوسرا ایک نیم کا اندھا جس کو رویت ہلال کمیٹی کا چیئرمین بنایا ہوا ہے۔ جس کو بندہ نظر نہیں آتا اس کو چاند دیکھنے کے لئے بٹھایا ہوا ہے۔ اس ساری تحریک میں پیش پیش یہ دو سرکاری ٹاؤٹ ہیں۔ ایک شریعت کورٹ کا جج اور دوسرا رویت ہلال کمیٹی کا چیئرمین۔ یہ دونوں اس تحریک کو چلا رہے ہیں۔ تم سمجھتے ہو ہم بیوقوف ہیں۔ ہمیں پتہ نہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں تھانیدار جن کو آنکھ دکھادے تو دس دس دن گھر سے نہیں نکلتے۔ سرکاری ملازم ہم ان کو جانتے ہیں۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

کیا ہم بیوقوف ہیں؟ ہم نہیں سمجھتے یہ کون کروا رہا ہے؟

شریعت کورٹ کا جج، رویت ہلال کمیٹی کا چیئرمین، اخبارات میں اشتہار؟ یہ سارا کچھ ہو رہا ہے، ہم کو پتہ ہے سبب کیا ہے؟ گورنمنٹ یہ چاہتی ہے کہ مسلمانوں کو آپس میں لڑایا جائے"۔

(صفحہ ۲۹۷، ۲۹۹)

☆......☆......☆......☆

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Domestic Violance, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact: Anas Ahmad Khan
204 Merton Road London SW18 5SW
Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک بالغ باشعور قیادت بخشی ہے

الاسکا کے سفر کے تجربات اور ہومیو پیتھی کتاب سے متعلق بعض اہم امور کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۲۶/ ستمبر ۱۹۹۷ء بمطابق ۲۶/ تبوک ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام وائٹ ہارس (کینیڈا)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

یہ خطبہ جو سفر کے دوران آیا ہے یہ White Horse جگہ ہے جہاں سے ان کی لائبریری سے میں یہ خطبہ دے رہا ہوں- یہ لائبریری جو آپ دیکھ رہے ہیں یہ دیوار پر پینٹ ہوئی ہوئی لائبریری ہے- اس کا اس لائبریری سے کوئی تعلق نہیں جو آپ کے ذہن میں ہے اور یہ بھی ان عجیب باتوں میں سے ہے جو ہم نے اس سفر میں دیکھیں- ایک ایسا کمرہ جس کا نام لائبریری ہے اس میں ساری لائبریری دیواروں پہ پینٹ ہوئی ہوئی ہے-

بہر حال اس مختصر تمہید کے بعد میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگرچہ میں نے وعدہ کیا تھا کہ انشاء اللہ ہم الاسکا کے سب سے اوپر کے مقام یعنی اس مقام سے احباب کو مخاطب ہوں گے یعنی جمعہ وہیں پڑھیں گے، جو نارتھ پول کے قریب ترین ہے- جیسا کہ ناروے میں ایک نارتھ کیپ ہے اسی طرح الاسکا میں بھی ایک ایسی جگہ ہے جو اگرچہ ساٹھ ستر میل ناروے والی نارتھ کیپ سے نیچے ہے یعنی اس کا فاصلہ تھوڑا سا زیادہ ہے مگر اس کے باوجود یہ امریکہ کا سب سے اوپر کا آخری مقام ہے جو نارتھ پول کے قریب تر ہے- تھوڑا سا اگرچہ میلوں میں فرق ہو جائے گا اس زبانی بیان میں لیکن ان تفاصیل کو ہم بعد میں انشاء اللہ تعالیٰ کسی مجلس میں یا الفضل کے ذریعے جماعت تک پہنچا سکیں گے- اس وقت تفصیل میں جانے کا موقع نہیں مگر جماعت کے عمومی علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ وہ نارتھ کیپ جہاں سے ہم نے ایک خطبہ دیا تھا اس کا تاریخی لحاظ سے اہم ہونا ایک ایسا معاملہ ہے جو اب بھی دنیا کے لئے ایک چیلنج ہے اور میرا خیال ہے کہ ہمیشہ ایسا ہی رہے گا- وہ خطبہ ایک ایسی جگہ سے دیا گیا جہاں یا مسلسل دن رہتا ہے یا مسلسل رات اور جہاں غالباً اس سے پہلے کبھی کوئی نماز نہیں پڑھی گئی- اور وہ خطبہ ایک ایسا واقعہ ہے جس کا تعلق میں نے بیان کیا تھا کہ بعض پیشگوئیوں سے بھی ہے- اور آئندہ بھی میں نہیں سمجھتا کبھی کچھ لوگ مشقت کر کے، محنت کر کے تاریخ بدلنے کی کوشش کریں گے اور وہاں جا کر وہ ساری دنیا سے مخاطب ہو کر ایک خطبہ دیں گے یا جمعہ پڑھیں گے- بہر حال یہ تو مستقبل کی باتیں ہیں- جو سابقہ تاریخ ہے اس میں وہ واقعہ ایک بے مثل واقعہ کے طور پر ہمیشہ کے لئے لکھا جائے گا-

اب یہ خواہش تھی کہ امریکہ کے بھی اس آخری مقام سے خطبہ دوں جو امریکہ کے لحاظ سے نارتھ پول کے قریب ترین ہے- لیکن جو الاسکا کا نقشہ ہم نے یہاں آکر دیکھا ہے وہ ہمارے تصور سے بالکل مختلف نکلا ہے- اس وقت یعنی اس مہینے میں تمام ایسے رابطے جو Northern Most یعنی انتہائی شمالی مقام سے ممکن ہو سکتے تھے وہ یہاں کی زندگی کے اطوار کے مطابق بند ہو چکے ہیں اور قطع ہو چکے ہیں زیادہ سے زیادہ ایک بس مسافروں کو اس مقام تک لے کے جاتی ہے جہاں سے ناردرن سرکل یعنی ARCTIC سرکل کا آغاز ہوتا ہے- اس سے آگے سب سفر بند ہیں- سفر بند اس لئے نہیں ہیں کہ وہاں برف بہت پڑی ہوئی ہے اور جیسا کہ ہم نے ناروے میں دیکھا تھا ہر طرف برف ہی برف تھی اور سڑکوں کو بھی باقاعدہ برفوں سے صاف رکھنا پڑتا تھا، یہ صورت نہیں تھی جس کی وجہ سے یہ سب شمالی سفر بند ہو گئے ہیں- الاسکا میں اکثر Visitor جو سیر سپاٹے کے لئے آتے ہیں ان کے لئے امریکہ نے بہت اشتہار بازی کر رکھی ہے- بہت سی ایسی پارکس (Parks) ہیں، بہت سے ایسے دلکش اور خوبصورت مناظر ہیں جو مسافروں کو الاسکا کی طرف کھینچتے ہیں اور جب تک مسافر اتنی تعداد میں آرہے ہوں کہ ان کے دیکھ بھال کے اخراجات نکال کر منافع ہو سکیں اس وقت تک یہ لوگ اس کام کو جاری رکھتے ہیں- جب زیادہ ٹھنڈ ہو جاتی ہے اور واقعۃً ان کے لئے مستقلاً ہوٹلوں وغیرہ کا انتظام ممکن نہیں رہتا اس وقت یہ ان رابطوں کو ختم کر دیتے ہیں جو ان کے شمالی مقام سے ممکن ہیں- چنانچہ یہاں آکر ہمیں معلوم ہوا کہ ایک بس ہے جو زیادہ سے زیادہ Arctic Circle کے کنارے جاتی ہے- اس سے باہر کی طرف یعنی اس کے پرلی طرف جانے کے لئے لطف الرحمٰن صاحب نے جو ہمارے سارے سفر کا انتظام کر رہے ہیں انہوں نے ہر ممکن کوشش کی کہ کوئی جہاز مل جائے جسے ہم چارٹر کر کے شمالی حصے کی طرف جا سکیں لیکن سب کوششوں کے ناکام ہونے کے بعد بعض ایسے جہازوں کا انتظام انہوں نے کر لیا جن میں زیادہ مسافر نہیں بٹھائے جا سکتے تھے- دس پندرہ مسافر بٹھائے جا سکتے تھے مگر اس کے لئے بھی اتنے لمبے فاصلے کے لئے ان کو Spare یعنی زائد پٹرول کا انتظام کرنا پڑتا تھا- اگر وہ پٹرول کے ٹینک ساتھ اٹھا لیں تو پھر مسافروں کی تعداد پانچ دس رہ جائے گی اور ہمارے قافلے کے لئے اس قسم کے انتظامات کے ذریعے نارتھ پول کی طرف جانا ممکن نہیں تھا- یہ محض ایک لغو کوشش ہوتی اور خطرناک بھی- کیونکہ ایسا جہاز جس نے اپنا پٹرول اٹھایا ہو تاکہ رستے میں بھرے اور شمالی جو تیز ہوائیں ہیں ان کے لئے بھی اس کا پوری طرح دفاع کا انتظام نہ ہو، بعض دفعہ شمالی جھکڑ اتنا تیز چلتے ہیں کہ چھوٹے جہازوں کی حیثیت نہیں رہتی کہ وہ ان جھکڑوں کا مقابلہ کر سکیں، اس لئے میں نے یہی فیصلہ کیا کہ اس پروگرام کو ختم سمجھا جائے-

جہاں تک الاسکا کا تعلق ہے یہاں آنا بے کار نہیں رہا- میں جماعت کو پوری طرح مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سفر بہت معلوماتی رہا ہے- ہمارے ہاں عموماً الاسکا کا جو تصور ہے وہ بالکل مختلف ہے یا کم سے کم مجھے تو الاسکا کے متعلق وہ معلومات حاصل نہیں تھیں جو یہاں آنے کے بعد حاصل ہوئیں- جہاں تک لطف الرحمٰن صاحب کا تعلق ہے انہوں نے بھی یہ معلومات اس اشتہاری لٹریچر سے حاصل کی تھیں جو حیرت انگیز طور پر الاسکا کو بڑا اور عظیم دکھاتا ہے اور دور دور سے مسافروں کو کھینچتا ہے- یہ کاروبار وہ ہے جس میں امریکن اشتہار باز دنیا کی چوٹی پر ہیں، خواہ الاسکا کا شمالی حصہ دنیا کی چوٹی پر ہو یا نہ ہو مگر ان کی اشتہار بازی دنیا کی چوٹی پر ہے- جو نقشے کھینچے گئے تھے وہ بالکل مختلف نکلے- حیرت انگیز طور پر ایک اور دنیا ہم نے دیکھی ہے-

الاسکا کا شمالی حصہ جہاں ہم پہنچے جہاں ایک لاکھ کی آبادی کا ایک بہت بڑا شہر آباد ہے وہاں اتنی گرمی تھی کہ سیر کے دوران ہمیں کوٹ اور سویٹر اتار دینے پڑے اور کمروں کے اندر بھی کولر، ایئر کنڈیشنر چل رہے تھے- باہر کی دنیا سوچ بھی نہیں سکتی کہ الاسکا کے سب سے شمالی شہر میں اس قدر گرمی پڑتی ہو گی اور انتہائی شمال میں بھی اگرچہ سردیوں میں ساٹھ درجے Minus تک ٹمپریچر پہنچ جاتا ہے مگر گرمیوں میں وہاں بھی گرمی ہی ہے- اور زیادہ گرمی نہ سہی کم گرمی ہو گی مگر یہ سارا علاقہ الاسکا کا ایک خشک علاقہ ہے- اس کا ناروے کے شمال سے کوئی مقابلہ نہیں کیا جا سکتا- ناروے کا شمال ایک انتہائی خوبصورت علاقہ ہے جو جھیلوں سے مرصع ہے، جہاں کثرت سے بارشیں ہوتی ہیں، جہاں ہر موڑ پر نئے چشمے دکھائی دیتے ہیں- وہ ایک ایسا علاقہ ہے جس کا بیان بھی یہاں ممکن نہیں مگر خدا تعالیٰ کی صناعی کی ایک حیرت انگیز مثال پیش کرتا ہے- وہی تصور لئے ہوئے ہم الاسکا آئے تھے- اگرچہ وہ تصور تو منہدم ہو گیا مگر معلومات میں اضافے کا جہاں تک تعلق ہے وہ اپنی جگہ اسی طرح قائم ہے- بہت سی نئی معلومات یہاں کی زندگی کے متعلق، یہاں کے حالات کے متعلق، یہاں کے جانوروں کے متعلق ایسی حاصل ہوئی ہیں کہ جن کا پہلے سے کتابی علم کے نتیجے میں ہمیں کچھ علم نہیں تھا- پس احباب جماعت کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ یہ سفر بیکار گزرا- وہاں بھی بعض بہت خوبصورت علاقے تھے اس میں کوئی شک نہیں- بہت سی جھیلیں بھی تھیں- بہت سے پانی کے بہتے ہوئے دریا، یا دریا نما

شکل کے کچھ نالے بھی تھے۔ مگر ان کا تعلق اس برف سے ہے جو بہت تھوڑی پڑتی ہے مگر سردی زیادہ ہونے کی وجہ سے اسی طرح رہ جاتی ہے۔ اور گرمی کے مہینوں میں وہی برف آہستہ آہستہ پگھل کر یہ جاری رہنے والے دریا بنا دیتی ہے اور درختوں کی زندگی کا سامان مہیا کرتی ہے۔ بہر حال یہ وہ تفصیل ہے جس میں میں اس وقت جانا نہیں چاہتا صرف مختصراً آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ الاسکا ایک الگ دنیا ہے اور جب تک انسان یہاں خود آئے نہ، اسے کتابوں میں پڑھ کر اس دنیا کا پورا تصور نہیں ہو سکتا۔ خشک علاقہ، خشک ترین علاقہ جو شمال تک جاتا ہے یہ الاسکا ہے۔ اسے غالباً ۱۸۴۰ء یا اس کے لگ بھگ روس نے امریکہ کے پاس بیچ دیا تھا لیکن روس کا اپنا علاقہ جو الاسکا سے ملا ہوا ہے وہ بہت زیادہ شمال تک بلکہ قطب شمالی کے قریب تک پہنچتا ہے اور اس پر روس کا مکمل قبضہ ہے۔ اس کے مقابل پر کینیڈا کا جو شمالی حصہ ہے وہ ناروے کے نارتھ کیپ سے بھی بہت آگے بڑھا ہوا ہے اور اس کا ایک شمالی علاقہ ایسا ہے جو ہمیشہ منجمد برف کے اوپر واقع ہے اس کا نام الرٹ (Alert) ہے غالباً۔ اور یہ دراصل الرٹ ان معنوں میں ہے کہ دفاعی ضروریات کے لئے اور بعض سائنسی تحقیقات کے لئے وہاں کینیڈا نے اپنے دائمی سٹیشن بنا رکھے ہیں۔ اس سٹیشن پر ہمارے ایک احمدی دوست حمید اللہ شاہ صاحب بھی متعین رہے ہیں اور وہ اس علاقے کے متعلق پہلے بھی مجھے لکھا کرتے تھے کہ گرمیوں میں بھی اور سردیوں میں بھی اکثر درجہ حرارت منفی ساٹھ دکھائی دیتا ہے۔ وہ علاقہ وہ ہے جہاں گرمیوں میں Poler Bear دکھائی دیتے ہیں اور یہ پولر بیئر کی سرزمین ہے۔ لیکن آج کل جو سردیاں شروع ہو چکی ہیں آج کل آپ کو کسی علاقے میں وہاں پولر بیئر دکھائی نہیں دے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سردیوں میں پولر بیئر Hibernate کرتا ہے یعنی دم روک کر ایسی نیند میں ڈوب جاتا ہے جس میں سانس کی رفتار نا معلوم ہونے کے برابر ہے۔ بہت ہی آہستگی کے ساتھ سانس چلتا ہے تاکہ جسم کی توانائی ضائع نہ ہو۔ دل کی دھڑکن کم ہوتے ہوتے معدوم سی ہو جاتی ہے اور یہ چند مہینے پولر بیئر اسی نیند کی حالت میں گزارتا ہے۔ اس کی ساری چربی اس وقت پگھل پگھل کر اس کو توانائی دیتی ہے اور جب یہ توانائی ختم ہو رہی ہو اس وقت باہر نکلنے کا وقت آتا ہے۔ پھر یہ مختلف قسم کے شکار کرتا ہے جس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ لیکن اتنا آپ کو علم ہونا چاہئے کہ پولر بیئر ایک بہت طاقتور جانور ہے، اتنا طاقتور جانور کہ دوسرے ریچھ کی طاقت اس کے مقابل پر کچھ بھی نہیں ہے۔ نہایت تیز رفتار جانور ہے جو برف پر اتنا تیز دوڑتا ہے کہ خشکی پر گھوڑے اتنا تیز نہیں دوڑ سکتے۔ بہر حال پولر بیئر کے متعلق وہی دلچسپ باتیں ہیں جو اتفاقاً میں نے اپنی اس کتاب میں جو شائع ہونے کے قریب پہنچ گئی ہے اس میں پہلے ہی درج کر رکھی تھیں۔ مگر یہاں پہنچ کر جو یہ خیال تھا کہ دائیں بائیں ہر طرف پولر بیئر دکھائی دیں گے یہ محض ایک کہانی تھی اور پراپیگنڈے سے متاثر ہو کر ہم بھی سمجھ رہے تھے کہ الاسکا بھی اس برفانی علاقے تک محیط ہے جس میں ہر طرف بیرونی جو سردی کے جانور یا برفوں کے جانور لومڑیاں، بھیڑیے اور پولر بیئر اور بعض عجیب قسم کے پرندے ہیں یہ ساری چیزیں دیکھنے کا تصور لئے ہوئے ہم یہاں پہنچے تھے۔ مگر جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے واقعاتی طور پر الاسکا ایک اور چیز ہے اور اشتہاری پراپیگنڈے کے لحاظ سے ایک اور چیز دکھائی دیتا ہے۔ تو میں جماعت کو یہ خوشخبری تو نہیں دے سکتا کہ ہم نے ایک اور نارتھ کیپ دریافت کر لی، جو دریافت کی بھی ہے اگر ہوائی جہاز کے ذریعے وہاں پہنچے بھی تو وہاں بھی برفیں کوئی نہیں تھیں۔ سارا علاقہ خشک پڑا ہے۔ وہاں کی آبادی بھی اسی خشکی میں رہتی ہے۔ ہاں سردیوں کے زمانے میں آہستہ آہستہ برف پڑتے پڑتے کچھ منظر شمال کا پیدا ہو جاتا ہے مگر وہ سارا سال باقی نہیں رہتا۔ یہ ایک وجہ بنی کہ اس کے نتیجے میں میں نے پھر بعض ایسے دوستوں کو جو اٹلسز (Atlases) پڑھنے اور اس کے نتیجے نکالنے کے ماہر ہیں یہ کام دیا تھا کہ یہ سارا کام منظم کریں تاکہ آئندہ جماعت کو اگر کوئی غلط معلومات پہنچی ہوں تو درست بھی ہو جائے اور جماعت کا جغرافیائی علم پہلے سے بڑھ جائے۔ اور خطبات کا ایک یہ بھی مقصد ہوا کرتا ہے جو براہ راست دینی تو نہیں مگر چونکہ آنحضرت ﷺ نے علم کے متعلق فرمایا کہ "العلم علمان۔ علم الادیان و علم الابدان"۔ تو اس لئے میں اپنے خطبات میں بعض مادی دنیا کی معلومات بھی جماعت کو مہیا کرتا رہتا ہوں جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا جو علمی معیار ہے وہ دینی طور پر ہی اونچا نہیں بلکہ دنیاوی طور پر بھی اونچا ہے اور اونچا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ پس انشاء اللہ یہ شمالی حصوں کے متعلق جب بھی معلومات مکمل ہو جائیں گی میں احباب کے سامنے ان کو پیش کر سکوں گا۔

ایک اور چیز، ایک اور فائدہ جو اس دوران مجھے حاصل ہوا وہ فائدہ بھی تھا اور ذہنی تکلیف کا موجب بھی تھا لیکن بعد میں شاید مجھے اس کا ذکر کرنے کا تفصیل سے موقع نہ ملے میں اب آپ کو سمجھا رہا ہوں۔ میری ایک کتاب ہے ہومیوپیتھی کے متعلق جس کو میں نے جلسے میں احباب جماعت کے سامنے پیش کیا تھا۔ یہ کتاب ہے، بہت خوبصورت سرورق ہے اور اس کی بعض تعریفیں میں نے خود کی تھیں جو بالکل غلط تھیں اس لئے میں معذرت بھی پیش کر رہا ہوں اور یہ وعدہ بھی کر رہا ہوں کہ انشاء اللہ اس کتاب کی تصحیح کی جائے گی۔ وہ معلومات میں نے غلط اس لئے پیش کیں کہ مجھے غلط معلومات دی گئی تھیں اور اس لحاظ سے میرا تصور نہیں تھا مگر یہ قصور ضرور تھا کہ مجھے خود دیکھ کر کتاب سے معلوم کر لینا چاہئے تھا کہ یہ معلومات درست نہیں ہیں۔ جن احباب کی یا خواتین کی ڈیوٹی لگائی گئی کہ وہ ریپرٹری (Repertory) تیار کریں اس کے متعلق جلسے میں بھی میں نے بیان کر دیا تھا کہ میں بار بار سمجھا چکا ہوں، سمجھا چکا تھا ان کو کہ اس کو Repertory نہیں کہتے، Repertory اس طرح تیار کی جاتی ہے۔ لیکن بالآخر بہت کچھ سمجھانے کے بعد انہوں نے صحیح Repertory میرے سامنے پیش کر دی، میں ضمناً بتا دوں کہ Repertory سے مراد وہ آخری باب ہے جو ہومیوپیتھی کتابوں کا جس میں علامتوں کے ذریعے ہر شخص آسانی سے متعلقہ دوا کی طرف منتقل ہو سکتا ہے اور اس صفحے کی نشاندہی کر سکتا ہے جس پر متعلقہ دوا کا ذکر ہو یہ Repertory ہے۔ عام طور پر ایسے لیکچرز میں جہاں باقاعدہ جسم کے حصوں کا الگ الگ ذکر نہ ہو ان میں Repertory بہت ضروری ہوا کرتی ہے مثلاً کینٹ ہے اس کا ہومیوپیتھک فلسفے پر ایک لیکچروں کا سلسلہ ہے۔ کینٹ نے یہ طریق اختیار نہیں کیا کہ پہلے سر پھر ناک، کان، مونہہ، چہرہ، گردن، جسم کا باہر کا حصہ، جسم کا اندر کا حصہ ان سب کی تفاصیل الگ الگ عنوانات بنا کر دے۔ اس نے اپنے تجربے سے ہومیوپیتھی کے فلسفے پر روشنی ڈالی اور مختلف ذکر مختلف جگہ پھیلے پڑے ہیں۔ سر کا ذکر اس کے لیکچرز کے آخر پر بھی آ سکتا ہے۔ مختلف دواؤں کا جو رابطہ ہے اس کو بھی وہ بیان کرتا چلا جاتا ہے۔ میرے پاس اتنا وقت تو نہیں تھا کہ جو آجکل مروجہ کتابیں ہیں مثلاً بورک کی کتاب ہے اس کے مطابق تفصیل سے تیاری کر کے ہر جسم کے حصے پر الگ الگ بات کرتا۔ اس کے باوجود میری خواہش تھی کہ جماعت کو ہومیوپیتھی کا کچھ علم ہو جائے اور اپنا علاج کرنے میں وہ خود کفیل ہو سکے۔ اس خواہش کی وجہ سے میں نے لیکچرز کا یعنی ان تقاریر کا آغاز کیا جو ہومیوپیتھی کے سلسلے میں میں ایک کلاس میں دیتا رہا۔ آخر پر پہنچ کر مجھے یہ احساس پیدا ہوا کہ یہ ناممکن ہے کہ احباب جماعت جن کو ہومیوپیتھی کے آغاز کا بھی پورا علم نہیں اگر وہ میری کتاب کو پوری طرح سمجھ بھی جائیں تو پھر وہ بیماریوں سے واپسی کا سفر اختیار کر سکیں اور دواؤں کی صحیح نشاندہی کر سکیں، اس صفحے تک پہنچ سکیں جن صفحوں پر ان دواؤں کا ذکر ہے۔ اس وجہ سے میں Repertory پر زور دیتا رہا۔ اس کو Repertory کہتے ہیں۔ اور میں نے بہت دفعہ اس ٹیم کو اور اس ٹیم کے سربراہ کو سمجھایا کہ دیکھو یہ مقصد ہے۔ ہر انسان جس کا بیماری سے رابطہ ہو وہ اس بیماری کی الگ شناخت رکھتا ہے اور ضروری نہیں کہ اس بیماری کو آپ نے جس جگہ بیان کیا ہے وہ اس بیماری کو وہیں جا کے تلاش کرے۔ ایک بیماری کی مختلف علامتیں ہو سکتی ہیں اور ہو سکتا ہے کہ دیکھنے والا اپنے تجربے کے لحاظ سے ان علامتوں کو کسی اور جگہ تلاش کر رہا ہو۔ اور آپ نے جو Repertory بیان کی ہے اس کو کسی اور جگہ دیکھنا چاہئے جس کا ہو سکتا ہے اس کو بالکل علم نہ ہو۔ یہ Repertory سے متعلق امور تھے جو میں نے اپنی دانست میں تفصیل سے سمجھا دیئے۔

اس الاسکا والے سفر کا ایک بڑا فائدہ مجھے یہ پہنچا ہے کہ عام طور پر میں بیماریوں کے لئے بورک کا میٹیریا میڈیکا استعمال کرتا ہوں وہ مہیا نہیں تھا تو میں نے اپنے عملے سے کہا کہ لاؤ، (سلیم صاحب ہمارے یہ کام کر رہے ہیں)، کہ اچھا میرے والی کتاب ہی لے آؤ میں اسی میں دیکھ لوں۔ وہاں جو میں نے Repertory دیکھی اس سے تو میرے ہوش اڑ گئے۔ یہ Repertory میرے تصور کے قریب تک نہیں پہنچتی۔ باوجود اس کے کہ ہمارے دفتر کے ایک عملے میں ایک ایسے تجربہ کار ہومیوپیتھ موجود ہیں، جلسے کا دباؤ غیر معمولی تھا Repertory کو میں آخری دفعہ اپنی آنکھوں سے خود نہیں دیکھ سکتا تھا۔ مجھے یقین دلایا گیا پیش کرنے والوں کی طرف سے کہ اب ہم آپ کے مقصد کو سمجھ گئے ہیں، اب سو فیصدی بعینہ وہی چیز ہم بنا کے لے آئے ہیں اب اس سے زیادہ کچھ نہیں ہو سکتا۔ اب جلسے کا دباؤ آپ جانتے ہیں اس دفعہ غیر معمولی تھا اور یہ اس وقت میرے سامنے پیش کیا گیا جب کہ یہ کتاب چھپتی جیسا کہ وعدہ کیا گیا تھا یا نہ چھپتی۔ تو میں نے کتاب کے چھپنے کو ترجیح دے دی اور کہا کہ اچھا فلاں فلاں صاحب، جو ہمارے تجربہ کار پرانے ہومیوپیتھ سمجھے جاتے ہیں، ان سے کہا کہ یہ میں نے سمجھایا تھا آپ دیکھ لیں کہ جو کچھ انہوں نے کیا ہے واقعتہً وہی ہے یا کچھ اور ہی کیا ہوا ہے۔ ان صاحب نے اپنی لاعلمی کی وجہ سے بالآخر مجھے یہ تسلی دلائی کہ آپ نے جو کچھ سمجھایا تھا انہوں نے وہ سمجھ لیا ہے اور اب یہ Repertory اسی طرح تیار ہے۔

جو تیار ہے اس کا حال میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ کوئی مریض جس کو معین طور پر بیماریوں کا کوئی نام یاد نہ ہو ہرگز ان کی Repertory کے ذریعے اپنی بیماری تک نہیں پہنچ سکتا۔ بہت سی مثالیں ہیں جو میں نے آپ کے سامنے رکھنے کے لئے تیار کی تھیں مگر میں اس وقت چند مثالیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ مثلاً پیاس کا بیماریوں سے بہت تعلق ہے۔ پیاس کم ہو، زیادہ ہو، نہ ختم ہونے والی بھڑکی لگی ہو یا تھوڑے تھوڑے پانی کی ہو ہر بیماری کی شناخت میں پیاس ایک اہم کردار ادا کرتی ہے اور Repertory میں پیاس کا کوئی خانہ ہی نہیں ہے۔ آپ Repertory تلاش کریں، جیسا کہ میں نے کی تھی، میں حیران رہ گیا پیاس نام کی کوئی چیز ہی نہیں۔ پھر میں نے کہا مونہہ خشک ہونے کے اندر ہوگا تو مونہہ دیکھا تو مونہہ کے اندر کوئی دیکھنے کی

چیز نہیں تھی سوائے اس کے کہ مونہہ کے چھالے اور ناسور اور آگے دوائیوں کے نام لکھے ہیں اور کچھ بتایا نہیں کہ یہ چھالے کس قسم کے ہیں- تھوک والے مونہہ کے چھالے ہیں، خشک مونہہ کے چھالے ہیں، زبان کے کناروں پر ہیں یا زبان کے بیچ میں ہیں- یہ ساری چیزیں میں اپنے لیکچرز میں سمجھا چکا ہوں-

Repertory اس کو کہتے ہیں کہ اگر انہوں نے مونہہ کو لینا تھا تو مونہہ کے اندر زبان کی بات کرتے، مونہہ کے اندر اس کے پہلوؤں کے کلّوں کی بات کرتے، کلّوں کے چھالے اور ہیں، زبان کے چھالے اور ہیں، زبان کی نوک کی بیماری اور ہے، زبان کے مرکز پر جو علامتیں ظاہر ہوتی ہیں وہ ایک اور چیز ہیں- تو اگر کسی کی مدد کرنی ہو کہ وہ صحیح بیماری کو شناخت کر سکے تو اول مثلاً مونہہ کے نیچے یہ چاہئے تھا کہ خشک مونہہ سے تعلق رکھنے والی دوائیں- خشک مونہہ سے تعلق رکھنے والی ایسی دوائیں جن میں جتنا بھی پانی پیا جائے مونہہ پھر بھی خشک رہے گا- مونہہ خشک، وہ دوائیں دی جاتیں، صفحے دیئے جاتے، مونہہ خشک، وہ بیماریاں مونہہ خشک ہونے کی جو اعصابی بے چینی سے تعلق رکھتی ہوں جیسا کہ آرسنک اور بار بار گھونٹ گھونٹ پینے کو جی چاہتا ہو تو مونہہ خشک اور پیاس کا بھی ذکر ساتھ ہی چل پڑتا- کلّوں کے زخم اور ہیں، زبان کے پہلوؤں کے زخم اور ہیں، زبان کے پچھلے حصے کے زخم اور ہیں، زبان کی نوک کے زخم اور ہیں، یہ ساری چیزیں الگ الگ ہیڈنگ کے نیچے، اسی ہیڈنگ کے نیچے الگ الگ صفحوں کے سامنے لکھی ہوتیں پھر سطروں کا نمبر ہمارے کام آسکتا تھا- پھر کسی مریض کو اپنے مونہہ کی بیماری میں جب ضرورت پیش آتی وہ کسی معین صفحے تک پہنچ سکتا تھا- مگر اب تو اس کے نیچے جو فہرست دی ہوئی ہے چھالوں کی اس میں چالیس پچاس دوائیں ہوں گی اور پڑھنے والے کو بالکل پتہ نہیں چل سکتا کہ یہاں کون سے چھالوں کا ذکر ہے، کون سے ناسوروں کا ذکر ہے میں کہاں تلاش کروں- وہ صفحے نمبر اور سطر نمبر سے ایک جگہ پہنچ تو سکتا ہے مگر بعض دفعہ چالیس، پچاس پچاس دوائیں ایک عنوان کے نیچے اسی طرح دی ہوئی ہیں اور ان میں سے کسی دوائی کے متعلق نہیں لکھا کہ اس دوائی کا اس بیماری سے تعلق ہو تو فلاں صفحے کو دیکھو، اس دوا کا فلاں بیماری سے تعلق ہو یا اس بیماری کا فلاں جسم کے حصے سے تعلق ہو تو فلاں جگہ دیکھو یہ کوئی ذکر نہیں-

اب میں نے جس چیز کو تلاش کرنا تھا میں نے پھر اپنی یادداشت سے کیا کیونکہ پچاس یا ساٹھ صفحوں کا مطالعہ ایک ایک کر کے دیکھنا ایک ایسا کاروِدار ہے جو خود مجھے اپنی ذات میں ایک مصیبت دکھائی دے رہا تھا کہ بے چارے احمدیوں کو میں نے کس مصیبت میں ڈال دیا- وہ بھولے بھالے محض اس لئے مجھے تکلیف نہیں دیتے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ چلو کتاب تو لکھ دی کوئی فائدہ تو ہو گیا باقی ہم خود تلاش کر لیں گے- محض مجھے تکلیف سے بچانے کے لئے انہوں نے خاموشی برداشت کی ہے ورنہ کوئی ہومیوپیتھی کا علم رکھنے والا اس Repertory کو جو ہمارے سامنے ہے اس کو پھاڑ کے پھینک دے- کسی کام کی نہیں ہے، کوئی بھی فائدہ نہیں سوائے اس کے کہ بعض بیماریاں آپ کو کہیں گی فلاں صفحہ دیکھو- وہاں ایک لفظ کالا کیا ہو گا- اس کا مونہہ کالا ہے اس سے زیادہ اس Repertory میں کوئی بھی فائدہ نہیں کہ آپ اسے دیکھ سکیں- عجیب و غریب حرکتیں ہیں مثلاً ایک جگہ لکھا ہوا ہے "جھٹکا"- اب جھٹکا کیا چیز ہے- کون پاگل ہے جو جھٹکے میں اپنے اعصاب کے پھڑکنے کو تلاش کرے گا- کون پاگل ہے جو جھٹکے کے نیچے کلّوں کے پھڑکنے کو تلاش کرے گا یا آنکھ کے پھڑکنے کو تلاش کرے گا- کون ہے جو جھٹکے کے نیچے یہ دیکھے گا کہ اگر کسی کو فلاں بیماری ہو تو اس کے جسم کے دائیں حصے کے اعصاب کو جھٹکا لگتا ہے یا بجلی کے کوندے ایک جگہ سے دوسری طرف دوڑتے ہیں اور ان کوندوں کی وجہ سے جھٹکے کا احساس ہوتا ہے- ان سب باتوں میں سے کسی کا بھی کوئی ذکر نہیں اور عنوان دیا ہوا ہے "جھٹکا"- اب یہ جھٹکا، مضمون سے جھٹکا کیا گیا ہے ورنہ حقیقت میں جھٹکے کے نیچے یہ ساری بیماریاں جو آپ کو بتا رہا ہوں یہ کوئی شخص تلاش نہیں کر سکتا- بجلی کا جھٹکا لگتا ہے وہ 'ب' کے نیچے بھی آنا چاہئے "بجلی" اور جھٹکے کے نیچے بھی آنا چاہئے- وہ جھٹکا جو بجلی کا جھٹکا ہو اس فہرست میں بیماریوں کے جھٹکے کے نیچے آنا چاہئے تھا کہ فلاں بیماری کا اعصابی جھٹکوں سے تعلق ہے یہ جھٹکے مختلف نوعیت کے ہیں اور جس شخص نے معلوم کرنا ہو کہ وہ دوا کون سی ہے وہ اپنے تجربے کو پیش نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کرے کہ میں نے آنکھ کے پھڑکنے کو تلاش کرنا ہے جھٹکے کے نیچے یا کلّے کے پھڑکنے کو یا اندرونی طور پر اعصاب کے دھڑکنے کو جھٹکوں کے نیچے تلاش کرنا ہے یا سوتے میں نیند سے پہلے جھٹکے کی بات ہو رہی ہے یا سونے کے بعد نیند کی حالت میں جو جھٹکا لگتا ہے اس کی مجھے ضرورت ہے- اب ان باتوں میں سے ایک کا بھی ذکر نہیں صرف جھٹکا لکھا ہے- پیاس کا کوئی ذکر نہیں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے پیاس کے ذریعے مرض شناخت کئے جاتے ہیں- مونہہ کی خشکی کا کوئی ایسا ذکر نہیں جس کے ذریعے آپ امراض کی تلاش کر سکیں-

یہ دیکھتے دیکھتے جب میں نے اور مطالعہ کیا تو مجھے پتہ چلا کہ یہ ساری Repertory بالکل بیکار اور نکمی چیز ہے- اس کا ایک ذرے کا بھی فائدہ نہیں اور میں نے مفت میں جماعت کو مصیبت ڈال دی ہے یہ تعریف کر کے جلسے پر کہ بڑی اچھی Repertory تیار ہوئی ہے آپ کو فوراً دوائیں مل جائیں گی- اس لئے معذرت ہے جماعت سے اور ایک وعدہ ہے کہ انشاء اللہ آئندہ ان باتوں کو اس گروہ کے ذریعے نہیں جنہوں نے بہت محنت کی ہے مگر بنیادی طور پر Repertory کے علم سے ناواقف تھے، اس گروہ کو میں دوبارہ مقرر نہیں کروں گا بلکہ میرے اندازے کے مطابق اس کام کو جب میں پوری طرح سمجھاؤں گا، صحیح طریق پر ادا کرنے کے قابل سید عبدالحی صاحب ہیں جو ناظر تالیف و تصنیف ہیں- سید عبدالحی صاحب میں میں نے یہ خوبی دیکھی ہے کہ جب بھی ان کو کوئی بات معین سمجھا دی جائے خواہ وہ ذاتی علم نہ بھی رکھتے ہوں، ذاتی علم والوں کی تلاش کرتے ہیں اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ان کو میں نے کسی کتاب کے متعلق ہدایت کی ہو اور بعینہ وہی چیز انہوں نے تیار نہ کی ہو، اللہ تعالیٰ کے فضل سے گہری فراست حاصل ہے، بہت باریک بینی سے چیزوں کا مطالعہ کرتے ہیں-

اس لیکچر میں نمونے کے طور میں نے چند باتوں کا ذکر کیا ہے- تفصیلی ہدایت میں انشاء اللہ تعالیٰ سید عبدالحی صاحب کو بعد میں بھجوا دوں گا- اس لئے اب آئندہ Repertory کا انتظام ربوہ میں ہو گا وہ ماہر ہومیوپیتھ کو ساتھ شامل کر لیں- جو میں نے تبصرہ کیا ہے یہ ان کو بھی سنا دیں- جو باتیں مزید لکھ کے بھیجوں گا ان کو پیش نظر رکھیں تاکہ دنیا کے سامنے ایک ایسی Repertory ہو جس کی کوئی نظیر اور نہ ملتی ہو-

دوسرا حصہ تھا زبان کے متعلق- میں نے بہت اصرار کیا، میں نے کہا دیکھیں بولنے کی زبان اور ہوتی ہے اور لکھنے کی زبان اور ہوتی ہے اور بسا اوقات میرے مونہہ سے ایک ایسا لفظ بھی نکل رہا ہوتا ہے جو ادا کرنا مقصود نہیں ہے- ایک ملتے جلتے لفظ یا ایک ملتی جلتی چیز کے تعلق میں وہ بیان کرتا ہوں "لیکن" دیکھنے والے جو مجھے دیکھ بھی رہے ہیں اور سن بھی رہے ہیں وہ سمجھ جاتے ہیں- "لیکن" پہلا غلط تھا اب دیکھیں میں نے "لیکن" پہلے کہہ دیا جو درست نہیں ہے، جو لوگ مجھے دیکھ رہے ہیں اور سن رہے ہیں وہ میری بات اور میرے مضمون کو بالکل صاف سمجھ رہے ہوتے ہیں- یعنی اگر اس کو ہم کتاب میں بعینہ اسی طرح درج کر دیں تو پڑھنے والے اس سے کوئی اندازہ نہیں لگا سکیں گے- اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے آپ روزمرہ آپس میں باتیں کرتے ہیں- کئی لوگ ایک لفظ بولیں گے وہاں سے ہٹ کے ایک اور پہ چلے گئے، وہاں سے ہٹ کے کسی اور کی طرف چلے گئے- کئی دفعہ غلطی سے کچھ اور لفظ بھی بول رہے ہیں- لوگ ہنس تو پڑتے ہیں مگر بات سمجھ جاتے ہیں- اگر اپنے گھر کے کھانے کی میز کی باتوں کو آپ کتابی شکل میں اسی طرح شائع کر دیں تو دنیا میں کسی کے پلے کچھ نہیں پڑے گا کہ لطف الرحمٰن صاحب نے کیا کہا تھا، ان کے بچے نے کیا سمجھا اور آپس میں وہ کس بات پر ہنسے ہیں- تو یہ ایک دنیا کا دستور ہے اور اس دستور کے تعلق میں میں بارہا یہ اعتراف کر چکا ہوں کہ بعض دفعہ میرے ذہن میں ایک اور لفظ ہوتا ہے، جلدی میں وہ لفظ نہیں نکلتا کچھ اور لفظ جو ملتا جلتا ہے وہ مونہہ سے نکل جاتا ہے- اب میں اس سلسلے میں ایک دو مثالیں غالباً آپ کے سامنے رکھ سکتا ہوں- مثلاً سلیشیا کے تعلق میں یہ لکھا ہوا ہے کہ جانور اور انسان ایک وقت میں ایک ہی جگہ سے پانی پیتے تھے- یہ درست ہے کہ ایک ہی وقت میں پیا کرتے تھے لیکن اب بھی پیتے ہیں- بہت سے پانی ایسے ہیں جن کا گند دکھائی نہیں دیتا اس میں جراثیم ہوتے ہیں اور جانور اور انسان ایک ہی گھاٹ سے پانی پیتے ہیں جو گندا اور خطرناک ہوتا تھا- اب 'تھا' کا لفظ ایک تاریخی پس منظر کی وجہ سے میرے مونہہ سے نکلا ہے- ہومیوپیتھی کے تعلق میں 'تھا' کا لفظ غلط ہے- مجھے یہ بھی کہنا چاہئے تھا کہ جانور اور انسان بسا اوقات ایک ہی گھاٹ سے پانی پیتے ہیں جو انسانوں کے لئے گندا اور خطرناک ہوتا ہے مگر جانوروں پر کوئی اثر نہیں رکھتا- اس کے آگے لکھا ہوا ہے "جراثیم تو ہیں لیکن چونکہ جانوروں نے لمبا عرصہ خود دفاع کی صلاحیت حاصل کی ہے" یہ بالکل غلط بات ہے جانوروں نے خود صلاحیت کہاں سے حاصل کر لی- کہنا یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جو دفاع کی صلاحیت جانوروں کو بخشی ہے، اور اس کی بعد میں ایک جگہ وضاحت بھی کی ہوئی ہے کہ اس صلاحیت کو استعمال کرنے پر وہ اس لئے مجبور ہیں کہ ان

SATELLITE WAREHOUSE

Muslim TV AHMADIYYA

CNN

Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:

SKY

Signal Master Satellite Limited
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740

ZEE TV

کے پاس کوئی ڈاکٹر، کوئی دواساز نہیں- جب وہ اس خداداد صلاحیت کو ہر بیماری کے دفاع میں استعمال کرنے پر مجبور ہوتے ہیں تو ان کی وہ صلاحیت بیدار رہتی ہے اور اتنی طاقتور ہو جاتی ہے کہ اکثر بیماریوں کا خود مقابلہ کر سکتی ہے- اس کے بعد لکھا ہے "جو کہ جانوروں نے لمبا عرصہ خود دفاع کی صلاحیت حاصل کی ہے اس لئے ان کا دفاع مضبوط ہے"- "دفاع مضبوط ہے" والی بات درست ہے- پہلے فقرے کو درست ہونا چاہئے تھا- جس نے بھی اس کو صحیح کتابی اردو میں ڈھالا تھا اس کو مطلب سمجھ آگیا تھا وہ ساتھ بتاتا کہ یہ وجہ ہے کہ انسان کے جسمانی اندرونی دفاع اور جانور کے جسمانی اندرونی دفاع میں فرق ہے "جب سے انسان نے اپنا علاج خود کرنا چاہا ہے اس کے بعد سے جسم خاموش ہو گیا ہے"- یہ بھی بالکل غلط ہے- "علاج کرنا چاہا" جانور بھی اپنا علاج خود کرتے ہیں، وہ بھی بُوٹیاں کھاتے ہیں مگر انسانی کوششیں جو اپنے علاج کے سلسلے میں ہیں انہوں نے بہت حد تک بیماریاں پیدا کرنے والے جراثیم کو مارنے کی کوشش کی ہے- اکثر علاج کے ذریعے ان جراثیم کو مارا گیا ہے جو بیماریاں پیدا کرتے ہیں اس لئے اندرونی نظام جو ان جراثیم کو مارنے کے لئے کافی تھا اس نے رفتہ رفتہ کام چھوڑ دیا اور رفتہ رفتہ وہ کمزور پڑتا چلا گیا-

اب اگر اینٹی بائیوٹکس بار بار دی جائیں تو آپ کے جسم کے اندر جو بھی خدا تعالیٰ نے دفاع بنا رکھا ہے اس دفاع کو عملی طور پر آپ ناکارہ کر دیں گے- یعنی اینٹی بائیوٹکس وہ کام کریں گی جس کے بغیر بھی ایک صحتمند انسان کا جسم وہ کام کر سکتا تھا- اس قسم کی مثالیں میں نے دی ہوئی ہیں ساری کتاب میں بھری پڑی ہیں، پڑھنے والے کو صاف سمجھ آجانا چاہئے تھا یا جس نے زبان درست کی ہے اسے سمجھ آجانا چاہئے تھا کہ یہاں ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کو درست کریں- اب سلیشیا کے متعلق اس میں لکھا ہوا ہے کہ سلیشیا اس احساس کو دوبارہ زندہ کرتی ہے اور اس کے سوا ایک ایسی عبارت ہے کہ گویا 'ہر بیرونی چیز کو پگھلا دیتی ہے' اب یہ بالکل غلط بات ہے- میں نے مضمون سمجھایا تھا، کیڑوں کو اور بعض جانوروں کو جن کو یہ باہر نہیں پھینک سکتی ان کو پگھلاتی ہے- جن کو باہر پھینک سکتی ہے وہاں پیپ بنا کر ان کو باہر پھینک دیتی ہے تو کتاب کے اندر یہ لکھا گیا ہے کہ یہ چیزوں کو پگھلا دیتی ہے- چیزوں میں تو پتھر بھی ہے کنکر بھی ہے، بندوق کی گولیاں، چھرے بھی شامل ہیں- یہ ہرگز ان کو نہیں پگھلاتی- جن کو باہر پھینکنے کی صلاحیت نہیں رکھتی یا پھینکنا چاہے تو وہ پھینکے نہیں جا سکتے اس لئے ان کو اندر ہی پگھلا دیتی ہے- مثلاً پاؤں کے اندر بعض کیڑے ہیں Filariasis کے کیڑے کہلاتے ہیں جن میں پاؤں سوج جاتا ہے اور ان کو پورے کے پورے کیڑوں کو باہر نکالنا نہ کسی جراح کے بس کی بات ہے نہ سلیشیا کے بس کی بات ہے- سلیشیا یہ کام ضرور دکھاتی ہے کہ ان کیڑوں کو اندر ہی پگھلا دیتی ہے، وہ پانی بن کے بہہ جاتے ہیں، ان کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا-

اب یہ وہ چیزیں ہیں جو میں اپنی تقریروں کے درمیان کھول چکا ہوں اور اگر بیان کرنے میں غلطی ہو گئی ہے تو ہر شخص جس نے اردو درست کرنی تھی اس کا فرض تھا کہ اس کو درست کر کے پیش کرتا- اب مثلاً انتڑیوں کے متعلق یہ لکھا ہوا ہے کہ انتڑیاں بیرونی جلد تک اثر دکھاتی ہیں، ناک کی جلد خشک ہو جاتی ہے- حالانکہ کہنا یہ تھا، جو شاید میں نے کہا بھی ہو مجھے یاد نہیں، کہ انتڑیاں جو خود اندرونی جھلیاں ہیں، بعض دفعہ انتڑیوں کی بیماریاں اگر ٹھیک نہ ہوں بلکہ انتڑیوں سے صرف ان کو دھکیلا جائے تو وہ بیرونی جلد یعنی ناک کے کنارے پر اپنا اثر دکھاتی ہیں- اسی طرح انتڑیوں کی بیماریاں بعض اوقات منہ پر اپنا اثر دکھاتی ہیں- منہ کے اندر جو نقشہ بنتا ہے اس سے آپ انتڑیوں کی بیماریاں پہچان سکتے ہیں- اسی طرح رحم کی بیماریاں ہیں- کہنا یہ تھا اور یہ دوبارہ میں سمجھا رہا ہوں کیونکہ عبدالحی صاحب نے اس پہ کام بھی کرنا ہے- مقصد یہ تھا کہ دو قسم کی سطحیں ہیں جو بدن کو عطا ہوئی ہیں- بیرونی سطح کو ہم جلد کہتے ہیں اندرونی سطح کو جھلی کہتے ہیں- تو بعض بیماریاں ایسی ہیں جن کا جلد سے بھی تعلق ہے اور اندرونی سطح یعنی جھلیوں سے بھی تعلق ہے اور بعض دفعہ یہ دونوں جگہ ظاہر ہو رہی ہوتی ہیں- اگر ایک جگہ ٹھیک کرنے کی بجائے دبا دیا جائے تو دوسری جگہ وہ زیادہ زور دکھائیں گی- مثلاً بعض بیماریاں ہیں جن کا انتڑیوں سے بھی تعلق ہے اور جلد سے بھی- جلد میں وہ سورائسز کہلاتی ہیں یعنی سورا کا اثر- اگر زبردستی جلد پر سے ان کو ٹھیک کیا جائے تو وہ لازماً اندرونی جھلیوں یعنی انتڑیوں کو ایسا بیمار کر دیں گی کہ بعض دفعہ ان کا علاج پھر ممکن نہیں رہتا- یہ مقصد ہے جو میں نے اپنی کتاب میں جگہ جگہ مختصر لفظوں میں بیان بھی کیا ہے- بعض جگہ صحیح، بعض جگہ زبان نے ٹھوکر کھائی اور غلط لفظ بولا گیا- جنہوں نے مجھے یقین دلایا کہ اس کی اردو بالکل ٹھیک ہو گئی ہے ان کو اگر میں باقی مثالیں دوں تو ان کو بھی پسینے آجائیں گے- بعض جگہ ایسے لفظ لکھے ہوئے ہیں اردو کے جن کا کوئی وجود ہی نہیں ہے مثلاً اگر "پیارا" کہنا ہو، آپ "پیافا" کہہ دیں یا "بیافا" کہہ دیں تو یہ کون سی اردو ہے- وہ اب میں نہیں بیان کرتا کیونکہ جن لوگوں نے بھی یہ کام کیا ہے کتابی اردو بنانے میں یا Repertory تیار کرنے میں انہوں نے محنت ضرور کی ہے- ان بے چاروں کا اختیار نہیں تھا کہ بعینہ جو میں سمجھ رہا ہوں وہ عملاً اس میری خواہش کو ایک تحریر میں ڈھال سکیں- لیکن اس میں کوئی بھی شک نہیں کہ ان لوگوں نے بے انتہا محنت کی ہے- اگر خود انہوں نے اپنے آپ کو پیش نہ کیا ہوتا تو آج یہ کتاب جماعت کے سامنے نہ ہوتی- پس Repertory والے حصے کو آپ سردست بھول جائیں اور زبان کی درستی والے حصے کو بھی اگر آپ کو کہیں پسینے چھٹیں تو برداشت کریں کیونکہ اس پر میرا کوئی بس نہیں- میں نے اتفاقاً کھول کے دیکھا تو ایک صفحے پر ہی ایسی خوفناک غلطیاں نکلی ہیں کہ وہ لطیفوں کے طور پر تو بیان کی جا سکتی ہیں، کسی معقول کتاب کا حصہ نہیں بن سکتیں-

پس اس تمہید کے ساتھ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ جو نئی نعمت ملے گی یہ بھی الاسکا کے سفر کا ایک احسان ہے جو میری ذات پر بھی ہے اور جماعت پر بھی ہوگا- پس لطف الرحمٰن صاحب ایسے تبصروں سے بددل نہ ہوں جن میں ان کو بتایا گیا کہ ہم تو کچھ اور سمجھ رہے تھے، کچھ اور ہی نکلا- ان کا یہاں لانا اور ہمارے جغرافیائی علم میں اضافہ کروانا اور پھر ہومیوپیتھی کے متعلق ایک مستقل ضروری کام کروا دینا جو ان کے ذہن میں نہیں تھا، یہ تقدیر الٰہی تھی جس نے ایک بہت بڑا کام دکھایا ہے- پس اللہ تعالیٰ ان کو جزاء دے اور نئی کتاب کے سلسلے میں بھی انشاء اللہ آپ لوگوں کی دعائیں جہاں مجھے بھی پہنچیں گی، پہلے کام کرنے والوں کو بھی پہنچیں گی ان دعاؤں میں لطف الرحمٰن صاحب کو بھی یاد رکھ لیں کہ غیر ارادی طور پر انہوں نے ایسا کام کروا دیا جو میرے لئے ویسے ممکن نہیں تھا- میرے پاس اتنا وقت ہی نہیں ہے کہ میں اپنی کتابوں کو خود پڑھ سکوں خاص طور پر اس کتاب کو- مجھے اپنا پتہ ہے کہ میں نے لکھوائی ہے تو مجھے پتہ ہے کہ کوئی چیز کہاں ملنی چاہئے- لیکن کبھی ضرورت پڑ جاتی ہے تو میں بورک کو استعمال کرتا ہوں اس کا میٹریا میڈیکا بہت اچھا ہے مگر انگریزی دانوں کے لئے ہے اور صاحب علم لوگوں کے لئے ہے- تھوڑا علم رکھنے والوں کے لئے اور عام سادہ لوگ جو جماعت احمدیہ میں کثرت سے موجود ہیں جن کی تعلیم بھی تھوڑی ہے وہ اس کتاب سے استفادہ کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے وہ کافی نہیں- ان کے لئے نئی Repertory کا لکھنا اور اس کتاب کی زبان درست کرنا لازم ہے- پس امید ہے انشاء اللہ بہتر صورت میں یہ کتاب آپ کی خدمت میں آئندہ چند مہینوں میں (سید عبدالحی صاحب کے اوپر ہے وہ کب تک یہ تیار کر دیتے ہیں) پیش کر دی جائے گی-

جہاں تک استفادے کا تعلق ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کتاب سے احباب جماعت نے اور خواتین نے بہت استفادہ کیا ہے- جن کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ کبھی گھر بیٹھے اپنا علاج یا اپنے بچوں کا علاج کر سکیں گے یہ کتاب پڑھنے کے بعد Repertory کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کتاب کے مضمون کی وجہ سے آہستہ آہستہ ان کے ذہن میں ہومیوپیتھی کا بنیادی تصور جم گیا ہے اور اس کے فائدے کے قائل ہو چکے ہیں، اس سے استفادہ کرنے کے قائل ہو چکے ہیں- اور جو خط مجھے مل رہے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشرق سے مغرب تک کثرت سے احمدی گھر ایسے ہیں جن کے لئے یہ کتاب مفید

خدمت میں عظمت

بیس سالہ خدمت کا اعلیٰ معیار

MAYFAIR REISEN 1977- 1997

جرمنی میں اولین پاکستانی اور واحد ٹریول ایجنسی
جو ایک ہی نام سے اور ایک ہی دفتر سے گزشتہ بیس سال
سے اپنے ہم وطنوں کی خدمت میں مصروف ہے
ہم دوسری ایر لائنوں اور قومی ایرلائن PIA کے ٹکٹ اپنے
آفس سے جاری کرتے ہیں-
ہمیں PIA کے ٹکٹ ہولڈر ایجنٹ ہونے کا اعزاز حاصل ہے

IQBAL KHAN & IRFAN KHAN

MAYFAIR REISEN

MUNCHNER STR. 11

FRANKFURT. MAIN

Tel: 069-232241 FAX: 069-237060

ثابت ہوئی ہے پڑھنے کے نتیجے میں، نہ کہ Repertory کے نتیجے میں-

اس ضمن میں میں ایک مختصر ذکر حفیظ بھٹی صاحب کا اور ان کی بیگم چھیری بیگم کا کرنا چاہتا ہوں کہ یہ چونکہ دواسازی کے کام کے لئے وقف ہیں ان پر میرا کوئی شکوہ نہیں- انہوں نے بہت ہی اچھا دواسازی کا کام کیا ہے اور اس کے علاوہ اسلم خالد صاحب ہیں ہمارے دفتر میں جنہوں نے دواؤں کی تقسیم کا اور ڈبے بنوا بنوا کر ان کو جماعتوں میں بھجوانے کا ذمہ سنبھالا- یہ دو فوائد ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر قسم کی تنقید سے بالا ہیں- کمزوریاں تو ہیں اور ابھی پوری طرح پھیلے نہیں مگر میری نظر ان پر ہے اور میرا دونوں سے رابطہ ہے اور میں چاہتا ہوں کہ بالآخر ساری دنیا کو ہومیوپیتھی ادویہ مفت مہیا ہو جائیں اور ہومیوپیتھی ادویہ بنانے کا طریقہ بھی آجائے- جب یہ کام مکمل ہوگا تو انشاء اللہ تعالیٰ ہومیوپیتھی کا فیض جو سارے عالم پر محیط ہوگا اس سے بنی نوع انسان کی بڑی خدمت ہوگی اور غریب احمدی گھروں کے اوپر ایک احسان ہوگا کہ وہ مغرب میں بستے ہوں یا مشرق میں بستے ہوں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اپنے علاج میں خود کفیل ہو جائیں گے- اس لئے یہ آخری بات ہے جو مجھے آپ سے کہنی تھی-

اب خطبے کا وقت ختم ہونے میں صرف پانچ منٹ باقی ہیں- اس میں میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ گزشتہ خطبے میں میں نے جو گیمبیا کے متعلق جماعت کو خوشخبری دی تھی اگرچہ وہ بعینہ درست تھی، لفظاً لفظاً وہ اعلان جو حکومت گیمبیا کی طرف سے ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخباروں کو دیا گیا تھا وہ میں نے جماعت کے سامنے رکھ دیا تھا- اس کا وہ حصہ جو اس بدبخت مولوی کی ذلت و رسوائی سے تعلق رکھتا تھا وہ جیسا اس وقت درست تھا ویسا اب بھی درست ہے اور گیمبیا کی حکومت کو یہ جرأت نہیں ہے کہ اگر وہ مولوی بکواس کرے بھی تو اس کو شائع کروا کے خود اپنی ذلت کا سامان کرے- اس مولوی کو صدر کی طرف سے اور اس وزیر کی طرف سے جس نے ساری شرارت میں بنیادی کردار ادا کیا ہے ایسی گندی گالیاں پڑ چکی ہیں کہ جو مباہلہ اس پر ٹوٹنا تھا وہ ٹوٹ گیا ہے بلکہ ٹوٹ پڑا ہے اور اب جو کچھ ہو کوئی اس تقدیر کو بدل نہیں سکتا- جو تبدیلی ہے وہ اور قسم کی ہے- تبدیلی یہ واقع ہوئی ہے کہ دنیا کو دکھانے کے لئے انہوں نے جماعت احمدیہ کے متعلق ایسے ایسے اعلان کئے جن پر عمل کرنے کی ہرگز ان کی نیت نہیں تھی- حکومت صرف یہ چاہتی تھی کہ بڑی تشہیر ہو ان باتوں کی گیمبیا میں اندر بھی اور باہر بھی جس سے ساری دنیا کے احمدی جو مشتعل ہو کر ہمارے پیچھے پڑ گئے ہیں وہ اپنے ہاتھ اٹھا لیں اور کہیں سب کچھ ٹھیک ہو گیا- اور وہ حکومتیں جو گیمبیا کی حیثیت کے متعلق متفکر تھیں اور افریقہ کی حکومتیں خاص طور پر جو گیمبیا کو بتا رہی تھیں کہ تم اب درست ہو جاؤ ورنہ تم افریقہ کا حصہ نہیں رہو گے یا تمہیں لازماً انصاف کی حکومت کو قبول کرنا ہوگا اور یہ انصاف کا معاملہ اپنے تمام شہریوں سے برابر کرنا ہوگا یا پھر ان حکومتوں کی پیروی میں جو مذہبی انتہا پسند اور جنونی ہیں اپنا تعلق افریقہ کے ملکوں سے کاٹو اور جہاں جانا ہے چلے جاؤ- یہ دباؤ تھا جو بڑے زور اور شدت کے ساتھ افریقن ممالک اور ان کی حکومتوں نے گیمبیا کی حکومت پہ ڈالا تھا اور بعض بیرونی مغربی ممالک بھی اس میں شامل تھے- ان کو دکھانے کی خاطر انہوں نے ٹیلی ویژن پہ وہ ساری باتیں بیان کیں کہ ہم تو سو فیصدی سیکولر ہو چکے ہیں اور دیکھ لو ہم صرف جماعت احمدیہ کی تائید میں ہی بڑے عظیم مضبوط ارادے نہیں رکھتے بلکہ جماعت احمدیہ کے مخالفین کو ذلیل کرنے اور کچل دینے کے لئے ہم نے ایک عزم کر رکھا ہے اور یہ حکومت کا فیصلہ ہے، یہ ہماری کیبنٹ کا فیصلہ ہے- یہ اعلان ہو گیا اور وہاں کے امیر صاحب کو یہ اطلاع دی کہ کیبنٹ کا جو اصل فیصلہ ہے وہ تحریری طور پر آپ کو پہنچے گا- وہ فیصلہ جو پہنچا ہے وہ فیصلہ ہی اور ہے- یعنی ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور، اور کھانے کے اور ہیں- یہ محاورہ اگر کسی حکومت پر استعمال ہو سکتا ہے تو گیمبیا کی حکومت پہ استعمال ہو سکتا ہے- مگر ہم یہ نہیں ہونے دیں گے- یہ سلسلہ پھر جاری ہو گیا ہے- تمام دنیا کی جماعتوں کو ان کے اس پرانے فیصلے سے، جو اعلان ہوا تھا اس سے، اور نئے فیصلے جس کی تحریری اطلاع ہمارے امیر کو دی گئی ہے اس سے ہم مطلع کریں گے- ابھی چند دن کی مہلت میں نے دی ہے کہ اگر گیمبیا کی حکومت اپنے رویے کو درست کرتی ہے اور یقین دہانی کراتی ہے کہ ہم سے کوئی ایسا معاملہ نہیں ہوگا جو پہلے کبھی نہیں ہوا- سینتیس سالہ تاریخ میں جماعت سے جو تعلق گیمبیا کی حکومت نے رکھا تھا اگر سو فیصدی یقین ہو جائے کہ وہی تعلق برقرار رکھے گی، وہی سہولتیں ہمارے سارے ڈاکٹروں کو دے گی، وہی سہولتیں ہمارے سارے اساتذہ کو دے گی اس یقین دہانی کے بعد ہم واپس جائیں گے- لیکن اب اگر انہوں نے دوبارہ یہ کام نہ کیا تو پھر گیمبیا سے بیرون گیمبیا احمدی خدمت کرنے والوں کا تعلق ہمیشہ کے لئے کٹ جائے گا- پھر اللہ کی تقدیر جو چاہے ان سے سلوک کرے- جو انہوں نے کرنا ہے کریں ہمیں پھر اس کی کوڑی کی بھی پرواہ نہیں- جب وہ شرافت اور حیاء کی کوئی قدر نہیں کرتے، شرافت اور صبر اور برداشت کی کوئی قدر نہیں کرتے، جب کہ سینتیس (۳۷) سالہ خدمات کو انہوں نے خاک کی طرح یا جوتی کی نوک پر لیا ہے، اٹھا کے ایک طرف پھینک دیا ہے پھر جتنی چالاکیاں کر لیں وہ کسی اور سے کر سکتے ہوں گے ہم سے چالاکی نہیں کر سکتے- جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک بالغ، باشعور قیادت بخشی ہے ہرگز وہ کسی صورت میں بھی ہمیں دھوکہ نہیں دے سکتے- اب اگر انہوں نے فوراً اس شرارت کا ازالہ نہ کیا تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ڈاکٹر جن کے میں نے وعدے کئے تھے کہ واپس جائیں گے، وہ بھی اب واپس نہیں جائیں گے- اس کی وجہ یہ ہے کہ واپس جانے کا جب میں نے وعدہ کیا عوام کی خاطر کیا تھا اور انہی عوام کی حکومت نے ان کے رستے میں روکیں ڈالیں اور اب ایسی شرطیں لگا رہے ہیں جس کے بعد ان کا جانا عزت کا جانا نہیں ہو سکتا- یہ وقت چاہتے ہیں تاکہ اس عرصے میں امیر عرب ممالک اور پاکستان سے بے شمار مالی امداد حاصل کر لیں اور پھر جس قیمت پر ہم یہ خدمت کر رہے ہیں اس سے سینکڑوں گنا زیادہ خرچ کر کے یہ گیمبین عوام کے لئے کوئی انتظام کر سکیں- شرارت ساری یہ ہے-

پس اب میں جماعت کو اتنا بتاتا ہوں باقی انشاء اللہ اگلے ہفتے تک جو خبریں آئیں گی وہ میں دوں گا کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو ذلیل و رسوا کر دیا جس نے مباہلے کی برسرعام حامی بھری لیکن میں نے اس وقت بھی اشارہ کیا تھا کہ کچھ اور لوگ بھی اس کی پشت پر ہو سکتے ہیں اللہ ان کو جانتا ہے ان کو ہم حوالہ بخدا کرتے ہیں- یہ جو اشارہ تھا اسی غرض سے تھا کہ مجھے پتہ تھا کہ کچھ شریر لوگ پیچھے ہٹ گئے ہیں مگر ہیں شریر- پس یہ آخری موقع ہے- اگر وہ شرارت سے باز نہیں آئیں گے تو اپنے ملک کی خدمت میں جو چاہیں کریں- گیمبین احمدی ہمیشہ قانون کا فرمانبردار رہے گا سوائے اس کے کہ اللہ کے قانون سے ان کا قانون واضح طور پر ٹکرائے- پس گیمبین احمدیوں کے لئے آج کے بعد یعنی اگلے ہفتے تک یہ صورت واضح ہو جائے گی- یا تو گیمبین احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ کی پوری فتح کو دیکھیں گے یا ان کے مقدر میں پاکستانی احمدیوں کی طرح ایک انتظار ہوگا- اور جس طرح پاکستانی احمدی ملک کی خدمت کر رہے ہیں بلکہ دوسروں سے بڑھ کر کر رہے ہیں، ملک کے وفادار ہیں بلکہ دوسروں سے بڑھ کر وفادار ہیں، گیمبین احمدیوں کو بھی یہی کرنا ہوگا- لیکن ان کو خدا اور خدا کے حکم سے ٹکرانے کا یا ان حکموں کو نظر انداز کرنے کا کوئی قانون جاری کیا گیا تو وہ اس کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہوں گے- مجھے یقین ہے کہ گیمبیا کے احمدی پوری طرح قربانیاں دیں گے اور پاکستان کے احمدیوں سے کسی قیمت پہ بھی پیچھے نہیں رہیں گے-

اس اعلان کے بعد باقی باتیں انشاء اللہ اگلے خطبے میں پیش کروں گا- اب میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں اور ایک دفعہ پھر ان غلطیوں کی معذرت ہے جو ہومیوپیتھی کے سلسلے میں مجھ سے سرزد ہوئیں-

السلام علیکم ورحمۃ اللہ-

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۷ء انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر (بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ) منعقد ہوگا-
احباب سے جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے-

VELTEX INDUSTRIES INC.

.... the worldclass fabric manufacturers

Specializing
in
velvet, twill, denim, jacquard, pinpoint
at competitive pricing with best quality.
BUYING FACTORY DIRECT IS THE ANSWER

Wholsaler,
readymade garments producers
& converters are welcome

Please contact:
Corporate Office,
VELTEX INDUSTRIES INC.
4th Floor, 14726 Ramona Avenue
Chino Hills, California 91710, USA
Phone: (909) 393-9935
Fax: (909) 393-8117
Web site: www.veltex.com
e-mail: veltex@veltex.com

جستہ جستہ

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ اپنی کتاب "حیات قدسی" میں تحریر فرماتے ہیں:

سری کرشن جی

۱۹۴۱ء میں خاکسار مع عزیز مکرم مولوی محمد الدین صاحب مبلغ البانیہ سرینگر گیا۔ ان دنوں کشمیری پنڈتوں نے سرینگر میں سری کرشن جی کے متعلق ایک جلسہ کا انعقاد کیا۔ جس میں علاوہ ہندوؤں کے دوسرے مذاہب کے علماء کو بھی تقریر کرنے کی دعوت دی۔ احمدیہ جماعت کی طرف سے خاکسار تقریر کے لئے مقرر ہوا۔ لیکن غیر احمدی علماء کی طرف سے کوئی تقریر نہ ہوئی۔

جلسہ کے منتظمین نے پروگرام اس طرح وضع کیا کہ غیر مذاہب کے مقررین کی تقاریر پہلے رکھی گئیں۔ تاکہ ان تقاریر میں اگر کوئی حصہ قابل اعتراض یا لائق جواب ہو تو بعد میں سناتنی ہندوؤں کی طرف سے اس کا جواب دیا جاسکے۔

میری تقریر سب سے پہلے رکھی گئی۔ جب میں اپنی نشست گاہ سے اٹھ کر سٹیج کی طرف گیا تو میری سادگی لباس کو دیکھ کر منتظمین جلسہ نے فکر محسوس کیا۔ کیونکہ مسلمانوں میں سے صرف میری ہی تقریر تھی۔ اور میری وضع قطع سے بظاہر جلسہ کی کامیابی نظر نہ آتی تھی۔

میں نے سٹیج پر پہنچ کر کلمہ شہادت اور سورہ فاتحہ پڑھ کر اپنی تقریر شروع کی۔ شروع میں بعض تمہیدی باتیں بیان کیں۔ اور پھر کرشن جی مہاراج کے سوانح حیات کے ظاہری واقعات کے متعلق جو اعتراض کی صورت پیدا ہوتی ہے اس کے جواب دئے۔ مثلاً یہ بتایا کہ کرشن جی ایشور کے مقدس اوتار اور مقدس ہستی تھے۔ ان کی طرف بعض باتیں منسوب کر کے جو اعتراض ان کی ذات اور اخلاق پر کئے جاتے ہیں وہ حقیقتاً قابل اعتراض نہیں۔ محجوب نگاہیں ان کو قابل اعتراض سمجھتی ہیں۔ دراصل ایسے واقعات اپنے اندر معرفت اور حکمت رکھتے ہیں۔ کرشن جی مہاراج کا گائیوں کو چرانا اور بنسری بجانے کا یہ مطلب ہے کہ گائیوں سے مراد مفید اور کار آمد اور غریب طبع لوگ ہیں۔ اور کرشن جی ایسے لوگوں کی رکھشا کیا کرتے تھے۔ اور ان کی پرورش کی وجہ سے گوپال کہلاتے ہیں۔

کرشن جی کی بنسری سے مراد ان کی الہامی کتاب گیتا ہے۔ اور بنسری بجانے سے مراد اللہ تعالیٰ کا کلام معرفت لوگوں کو سنانا ہے۔ گیتا کا لفظ گیت سے ہی ہے۔ یعنی ایسا کلام جو سریلی آواز سے گایا جاتا ہے۔ جیسے حضرت داؤد علیہ السلام کی الہامی کتاب کا نام زبور رکھا گیا ہے اور زبور اور گیتا کا ایک ہی مفہوم ہے اور قرآن کریم میں آیت "مَایَنطِقُ عَنِ الھَوٰی اِنۡ ھُوَ اِلاَّ وَحیٌ یُوحیٰ" میں اسی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ جس طرح بنسری میں سے وہی سر نکلتی ہے جو بنسری بجانے والا نکالتا ہے اسی طرح خدا کے نبی وہی کلام کرتے ہیں جو خدا تعالیٰ ان کی زبان پر جاری کرتا ہے اور اپنی وحی سے ان کو تعلیم کرتا ہے۔ اسی مضمون کو حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مثنوی میں اس طرح ادا کیا ہے کہ ؎

بشنو از نے چوں حکایت مے کند
واز جدائیہا شکایت مے کند

یعنی خدا کے اوتار اس کی بنسری ہوتے ہیں جن میں خدا تعالیٰ اپنی آواز پھونکتا ہے تا جو لوگ خدا کے وصال کے طالب ہیں اس کی آواز سن کر اس کی طرف چلے آئیں اور ہجر اور جدائی کی تکلیف سے بچ جائیں۔

کرشن جی مہاراج کی گوپیوں کے متعلق میں نے یہ بیان کیا کہ یہ اعتراض بھی سطحی خیال کے لوگ کرتے ہیں کہ کرشن جی مہاراج نے بڑی تعداد میں گوپیاں رکھی ہوئی تھیں۔ حالانکہ یہ استعارہ کی زبان ہے۔ ہر نبی اور پیشوا اپنے ماننے والوں پر اثر ڈالتا ہے اور اس کی جماعت کے افراد اس کا اثر قبول کرتے ہیں اور اس افاضہ اور استفاضہ کو استعارہ کی زبان میں مختلف الفاظ میں ادا کیا جاتا ہے۔

چنانچہ قرآن کریم میں حضرت داؤد علیہ السلام کی جماعت کو دنبیاں قرار دیا گیا ہے اور حضرت مسیح کو انجیل میں خدا کا برہ اور قوم اسرائیل کو اس کی بھیڑیں کہا گیا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم میں حضرت نبی کریم ﷺ کو سورہ تحریم میں استعارۃً شوہر کی مثال سے اور تمام مومنوں کو عورتوں کی مثال سے ذکر کیا گیا ہے۔ پس گوپیاں آپ کے مخلص مومنین ہی تھے جو ہر دم آپ کے نور و برکت سے استفادہ کر رہے تھے۔

اور یہ واقعہ جو سری کرشن جی کے سوانح میں مذکور ہے کہ آپ گوپیوں کے نہاتے وقت ان کے کپڑے اٹھا کر درخت پر چڑھ گئے اس میں بھی ایک عارفانہ حقیقت بیان کی گئی ہے۔ کرشن جی نے اپنے مریدوں کو یہ سمجھایا کہ تمہارا اصل لباس جس سے گناہوں کو ڈھانپا جاسکتا ہے وہ تقویٰ اور نیکی کا لباس ہے جو آسمان سے خدا تعالیٰ کے اوتار کے ذریعہ سے نازل ہوتا ہے۔ خود بخود تمہارے لئے ممکن نہیں کہ تم اس کو حاصل اختیار کر سکو۔

قرآن کریم میں بھی "لباس التقوی" کا محاورہ استعمال کیا گیا ہے اور "ذٰلك خیر" کے الفاظ میں اس کی خوبی کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور اس واقعہ میں پانی میں نہانے کا جو ذکر ہے اس میں یہ حقیقت ہے کہ جس طرح پانی بدن کی ظاہری میل کچیل کو صاف کرتا ہے اس طرح روحانی پانی یعنی کلام الٰہی اور وحی آسمانی قلوب اور باطنی کدورت کو پاک و صاف کرتی ہے۔ اور یہ پانی خدا کے اوتار یعنی نبی کے ذریعہ سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ گویا اس واقعہ کے ذریعہ سے یہ بتانا مقصود ہے کہ گناہوں کو ڈھانکنے والا لباس تقویٰ اور گناہوں سے پاک کرنے والا آب حیات دونوں خدا تعالیٰ کے اوتاروں کے ذریعہ سے ملتے ہیں۔

یہ الزام جو سری کرشن جی پر لگایا جاتا ہے کہ گویا آپ نے مکھن چرا لیا۔ یہ آپ کے مخالفین کی طرف سے جو ویدوں کے ماننے والے تھے لگایا گیا ہے۔ اور یہ بھی ایک مذہبی استعارہ ہے جس کی رو سے اس علم کو جو خدا تعالیٰ کی کتاب شریعت سے ملتا ہے دودھ سے تشبیہ دیتے ہیں اور "طریقت" کی مثال دہی سے دیتے ہیں۔ اسی طرح "حقیقت" مکھن اور "معرفت" خالص گھی کہلاتی ہے۔ اور یہ سب دودھ سے ہی حاصل ہوتے ہیں۔ جس طرح طریقت، حقیقت اور معرفت سب شریعت سے ہی ملتی ہیں۔

جب کرشن جی مہاراج نے ویدوں کی تعلیم کا خلاصہ گیتا کی شکل میں پیش کیا تو وید کے پنڈتوں نے کہا کہ گیتا کا اعلیٰ عرفانی کلام جو لوگوں کو دلپسند اور دلکش معلوم ہوتا ہے اور لوگ ویدوں کو چھوڑ کر گیتا کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں یہ دراصل ویدوں کا مکھن ہی ہے۔ جو ویدوں سے چرا کر لوگوں کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ اس طرح کرشن جی پر مکھن چرانے کا الزام عاید کیا گیا۔ لیکن اس سے مراد ظاہری مکھن کی چوری نہ تھی بلکہ ویدوں کی تعلیم کو اخذ کر کے گیتا میں شامل کرنا تھا۔

کرشن جی کو رذر گوپال کے صفاتی نام بھی دیئے گئے ہیں۔ رذر کے معنے سؤروں کو قتل کرنے والا اور گوپال کے معنے گؤوں کو پالنا اور رکھشا کرنے والا ہے۔ ان الفاظ سے بدوں اور برے لوگوں کا نشٹ کرنے والا اور نیک اور فائدہ مند وجودوں کی حفاظت اور پرورش کرنے والا مراد ہے۔ اور گیتا میں کرشن جی نے ایک پیشگوئی بھی فرمائی ہے کہ جب دھرم کی نیستی اور ادھرم کا دور دورہ ہوتا ہے تو میں اوتار لیتا ہوں۔ اصل شلوک کا ترجمہ علامہ فیضی (جو بادشاہ اکبر کے درباری شاعر تھے) نے فارسی کے اس شعر میں کیا ہے ؎

چو بنیاد دیں ست گردد بسے
نمائیم خود را بشکل کسے

جس طرح کرشن جی مہاراج نے پہلی دفعہ اصالتاً اس دنیا میں آکر نیکوں کی رکھشا اور بدوں کا ناش کیا ہے اور صحیح دھرم کو قائم کیا ہے اسی طرح اس زمانہ میں جب ادھرم اور پاپ کی گھٹائیں دنیا پر چھائی ہوئی ہیں کرشن جی صفاتی طور پر حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روپ میں قادیان میں تشریف لائے اور گیتا میں مذکور وعدہ پورا ہوا۔

کرشن جی کے بروز اور مثیل بھی وہی کام کر رہے ہیں جو کرشن جی خود کیا کرتے تھے۔ اور ان کے ذریعہ سے پرماتما کا سچا دھرم دنیا میں قائم ہو رہا ہے۔ اور پاپ اور ادھرم مٹ رہے ہیں۔ یہ تقریر خدا تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت سے بہت مقبول ہوئی اور حاضرین نے دوران تقریر بار بار چیرز دیے اور مسرت کا اظہار کیا۔ اور وہ لوگ جو میری سادگی وضع اور لباس کو دیکھ کر مایوسی کا اظہار کر رہے تھے احمدیہ جماعت کے ایک حقیر خادم کی کامیاب تقریر سے حیرت میں آگئے۔ فالحمد للہ رب العالمین۔

(حیات قدسی حصہ پنجم صفحہ ۴۱،۴۲)

مختصر عالمی خبریں

(مرتبہ: ابوالمسرور چوہدری)

سگرٹ نوشی کے باعث سب سے زیادہ اموات چین میں ہونگی

(چین): تمباکو کے بارے میں بیکنگ میں منعقد ہونے والی حالیہ ورلڈ کانفرنس کو بتایا گیا کہ چین میں تمباکو نوشی کے رجحان میں اضافہ ہو رہا ہے۔

ایک اندازے کے مطابق اس سال دنیا بھر میں ۳۵ لاکھ لوگ سگرٹ نوشی سے مریں گے۔ ۲۰۲۵ء میں یہ تعداد ایک کروڑ ہو جائے گی۔ اور اندازہ ہے کہ آئندہ ۲۰ سالوں میں سگرٹ نوشی کے باعث مرنے والوں کی تعداد دس کروڑ ہو جائے گی۔

کانفرنس کو بتایا گیا کہ سگرٹ نوشی سے متعلق بیماریوں سے چین میں سات لاکھ افراد سالانہ مرتے ہیں جبکہ امریکہ میں یہ تعداد ۵ لاکھ اور یورپی یونین میں بھی ۵ لاکھ ہے۔ چین کی تمباکو انڈسٹری سرکاری تحویل میں چلتی ہے اور وہاں ۷ اکھرب سگرٹ تیار کئے جاتے ہیں۔

اس بات کا اندازہ لگایا گیا ہے کہ برطانیہ کے علاوہ دنیا بھر میں سگرٹ نوشی کے رجحان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اندازہ ہے کہ ۲۰۱۰ء تک دنیا بھر میں ۵ ٹریلین سگرٹ پھونکے جائیں گے۔

☆......☆......☆

عصمتیں لٹ رہی ہیں، مساجد لہولہان ہیں

(پاکستان): صدر پاکستان فاروق احمد خان لغاری نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اسلامی احکامات کی خلاف ورزی کی جاتی ہے۔ یہ بات انسان کو خون کے آنسو رلاتی ہے کہ آئے دن اس اسلامی مملکت کے شہروں اور دیہات میں چھپ چھپا کر نہیں بلکہ سڑکوں اور بازاروں اور بیسیوں انسانوں کی موجودگی میں جبراً عصمتوں کا خون کیا جاتا ہے۔ کسے معلوم نہیں کہ رشوت حرام ہے لیکن ملک کے اونچے ایوانوں میں سب سے زیادہ رشوت کا بازار گرم ہے۔ ایک مسلمان کا ناحق خون کرنے والا ہمیشہ جہنم کی آگ میں جلے گا لیکن دنیوی مقاصد کے لئے نہیں بلکہ دین کے نام پر، قرآن کے نام پر، اللہ و رسول کے نام پر، رسول اللہ کے صحابہ اور آپ کے اہل بیت کے نام پر ہم آئے دن ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہے ہیں اور صرف گلیوں اور بازاروں میں نہیں بلکہ اپنی مسجدوں کو بھی اپنے جیسے کلمہ گو بھائیوں کے خون سے لالہ زار بنا رہے ہیں۔

صدر مملکت نے ان خیالات کا اظہار انسٹی ٹیوٹ کی تقریب اسناد کے موقع پر اپنی تقریر میں کیا جو ان کی عدم موجودگی میں گورنر پنجاب شاہد حامد نے پڑھی۔

(ہفت روزہ نیشن لندن، ۵ ستمبر ۱۹۹۷ء)

کیا کمپیوٹر دل کے ماہر سے بازی لے جائے گا؟

سویڈن میں ڈاکٹروں نے ایک خاص طرح کی ای سی جی (ECG) مشین بنائی ہے جو کہ نہ صرف دل کے دھڑکنے کو کاغذ پر صحیح طریقے سے نوٹ کرے گی بلکہ وہ ای سی جی کو پڑھ کر یہ فیصلہ بھی دے گی کہ کیا دل ٹھیک سے کام کر رہا ہے یا مریض کو دل کا دورہ پڑنے والا ہے۔

دل کا دورہ پڑنے سے یورپ، امریکہ اور اب ایشیا میں بہت سے لوگ لقمۂ اجل بن جاتے ہیں۔ جب ایسے مریضوں کو ہسپتال لایا جائے تو تقریباً ایک چوتھائی لوگوں میں ڈاکٹر ای سی جی کی مکمل تشخیص نہیں کر پاتے اور یا تو مریض کو غلط گھر بھیج دیا جاتا ہے اور یا غلط طور پر دل کے وارڈ میں داخل کر دیا جاتا ہے۔ سویڈن کے ڈاکٹروں نے ای سی جی پڑھنے والی مشین بنائی اور تقریباً بارہ ہزار مریضوں کے ای سی جی پہلے دل کے ماہرین سے تشخیص کرائے اور پھر مشین سے پڑھوائے۔ آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ مشین کی کارکردگی دل کے ماہر ڈاکٹروں کے مقابلے میں ۱۵ فیصد بہتر تھی اور مشین نے ای سی جی بہت ہی اعلیٰ طریقے سے تشخیص کئے۔

اس ریسرچ سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ ڈاکٹروں کی مدد کے لئے اس قسم کی مشینوں کا استعمال عام بنانا چاہئے۔

(مرسلہ: امتہ الرزاق سمیع)

اُمّتِ مُسلِمہ کے مختلف فرقے

(از قلم: مکرم ملک سیف الرحمان صاحب مرحوم)

قسط نمبر ۹

خوارج

اور ان کے بڑے ضمنی فرقے

خوارج وہ لوگ ہیں جو جنگ جمل اور صفین کے بعد اس لئے حضرت علیؓ کے خلاف ہو گئے کہ حضرت علیؓ نے جنگ جمل میں انہیں غلام بنانے کی اجازت نہیں دی اور معاویہ کے مطالبہ پر "حکم" مقرر کرنے کی تجویز مان لی۔ اس طرح ان کے خیال میں حضرت علیؓ نے حق کی خلاف ورزی کی اور مسلمانوں کو نقصان پہنچایا۔ یہ اختلاف اس قدر بڑھا کہ اس نے بغاوت کی شکل اختیار کر لی اور حضرت علیؓ کو ان باغیوں کے خلاف متعدد لڑائیاں لڑنی پڑیں۔ یہ لوگ دراصل ان عناصر کا حصہ تھے جنہوں نے حضرت عثمانؓ کے خلاف شورش برپا کر کے ان کو شہید کر دیا تھا۔ ان لوگوں کو ڈر تھا کہ اگر مسلمانوں کے دونوں فریقوں کے درمیان صلح ہو گئی تو پھر ان کی خیر نہیں۔ انہیں خلیفہ وقت کو شہید کرنے کی سزا ملے گی۔ اسی خلاف کی بناء پر یہ لوگ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ دونوں کو کافر کہتے تھے۔ علامہ کعبی خوارج کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں: انّ الذی یجمع الخوارج علی افتراق مذاھبھما اکفار علی و عثمان والحکمین و اصحاب الجمل و کل من رضی بالتحکیم و الاکفار بارتکاب الذنوب و وجوب الخروج علی الامام الجائر. (الفرق بین الفرق صفحہ ۵۰)۔ یعنی خوارج باوجود باہمی اختلاف کے مندرجہ ذیل باتوں پر متفق ہیں۔ علی، عثمان اور دونوں حکم اور جنگ جمل میں شامل ہو کر علی کے خلاف لڑنے والے اور وہ جو حکم مقرر کرنے کے فیصلہ کو درست مانتے ہیں یہ سب کافر ہیں۔ اسی طرح جو گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے وہ بھی کافر ہے ظالم حاکم کے خلاف اٹھ کھڑے ہونا اور اس سے لڑنا بھی واجب ہے۔ یہ تھا خوارج کا آغاز بعد ازاں آہستہ آہستہ یہ باغی گروہ کئی ضمنی فرقوں میں بٹ گیا جن میں سے چند بڑے بڑے فرقے مندرجہ ذیل تھے۔ المحکمة الاولیٰ، الازارقه، النجدات ، الصفریه، العجارده، اباضیه، العجارده کے ذیلی فرقے یہ تھے الخازمیه، الشعیبیه، المعلومیه، المجهولیه، المعبدیه، الرشیدیه، الکرمة، الحمزیة الشیبانیه، الابراهیمیة، الواقفیة، المیمونیة.

الاباضیة کے ذیلی فرقے یہ تھے الشبیبیه، الحارثیة، الیزیدیة، المیمونیه. ان مندرجہ بالا فرقوں میں سے بعض کا مختصر بیان آئندہ صفحات میں پیش کیا جارہا ہے۔

خوارج کے مختلف ضمنی فرقے

۱......المُحَکَّمَةُ الأُولیٰ: خوارج کا یہ پہلا گروہ ہے جو بحیثیت فرقہ تاریخ کے صفحات میں ریکارڈ ہوا ہے۔ قبیلہ ربیعہ کی ایک شاخ بنویتکر کے ایک آدمی نے تحکیم کے فیصلہ کے خلفاف بطور احتجاج نعرہ لگایا کہ "انی قد خلعت علیا و معاویة برئت من حکمیهما" کہ میں علی معاویہ اور ان کے مقرر کردہ حکموں سے بیزار اور الگ ہو گیا ہوں۔ اس قسم کے خیال کے بہت سے لوگ صفین کے مقام سے واپس آکر حروراء نامی علاقہ میں جمع ہو گئے۔ ان کی تعداد قریباً بارہ ہزار تھی۔ حروراء مقام کی وجہ سے ہی خوارج کو حروریہ کہا جاتا ہے۔ یہ لوگ حروراء سے نہروان کے علاقے میں پہنچے۔ حضرت علیؓ کو جب ان کے اس اجتماع کی خبر ملی تو آپ چار ہزار کا لشکر لے کر ان کے استیصال کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ نے وہاں پہنچ کر ان سے پوچھا کہ وہ کیوں مخالفت پر آمادہ ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ جنگ جمل میں فتح حاصل کرنے کے بعد آپ نے شکست خوردہ لوگوں کو غلام بنانے کی کیوں اجازت نہ دی۔ آپ نے اس کے جواب میں فرمایا یہ لوگ مسلمان تھے اور مسلمان کو غلام بنانا جائز نہیں۔ آپ نے ان کو شرمندہ کرنے کے لئے فرمایا اگر میں غلام بنانے کی اجازت دیتا تو عائشہؓ کو کس کے سپرد کرتا۔ ای لو ابحت لکم النساء .ایکم یأخذ عائشةؓ.

(.الفرق بین الفرق صفحہ ۵۳)

ان خارجیوں نے اس موقع پر حضرت علیؓ سے اور بھی بہت سے سوال کئے۔ تحکیم کے فیصلہ پر اعتراض کیا۔ حضرت علیؓ نے سب کے تسلی بخش جواب دئے جس کی وجہ سے آٹھ ہزار کے قریب خارجی واپس حضرت علیؓ کے لشکر میں شامل ہو گئے لیکن چار ہزار مقابلہ کے لئے اڑنے رہے اور آخر سارے کے سارے جنگ میں مارے گئے۔ صرف نو افراد بچ سکے۔ دوسری طرف اس جنگ میں حضرت علیؓ کے لشکر کے بھی نو سپاہی شہید ہوئے۔ جو نو خارجی بچ گئے تھے وہ بھاگ کر سجستان، یمن، الجزیرہ اور تل موزن وغیرہ علاقوں کی طرف بکھر گئے اور وہاں جاکر خارجی فتنہ کے بیج بوئے۔

۲......الازارقه : یہ نافع بن الازرق کے پیرو تھے۔ انہیں ایک وقت میں بڑی شان و شوکت حاصل ہوئی اور خاصے بڑے علاقے پر ایک لمبا عرصہ قابض رہے۔ یہ فرقہ گناہ کے مرتکب کو مشرک قرار دیتا تھا۔ مخالفین کی عورتوں اور بچوں کے قتل کو جائز سمجھتا تھا۔ یہ لوگ رجم کے بھی منکر تھے اور صرف عورت پر تہمت لگانے والے کو قذف کی سزا دینے کے قائل تھے۔ ان کا یہ بھی نظریہ تھا کہ چور جیسا بھی ہو اس نے تھوڑا مال چرایا ہو یا زیادہ اس کے ہاتھ کاٹ دینے چاہئیں گویا یہ نصاب سرقہ کے قائل نہ تھے۔ اس فرقہ کی فوج بیس ہزار سے زیادہ تھی۔ یمامہ کے خارجی بھی ان میں شامل ہو گئے تھے۔ انہوں نے اہواز اور کرمان کے علاقوں میں غلبہ حاصل کیا۔ عبداللہ بن زبیرؓ کے لشکروں کو انہوں نے کئی بار شکست دی۔ آخر کار عبداللہ بن زبیرؓ نے مہلب بن ابی صفرہ کو ان کے مقابلہ کے لئے تیار کیا۔ وہ بیس ہزار کا لشکر لے کر حملہ آور ہوئے۔ مہلب قریباً بیس سال تک ان سے برسرپیکار رہا۔ انہی جنگوں میں نافع بن الازرق مارا گیا اور اس کا جانشین مشہور شاعر قطری بن الفجاة بھی کام آیا۔ اس طرح بڑی مشکلوں کے بعد ازارقہ کے فتنہ کا استیصال ہوا۔ اس فرقہ کے بے اثر ہو جانے کی ایک وجہ ان کا باہمی انتشار بھی تھا۔

۳......النجدات : خوارج کا یہ فرقہ نجدہ بن عامر الحنفی کا پیرو تھا۔ اس فرقہ کی فوجیں ایک دفعہ مدینہ منورہ پر حملہ آور ہوئیں۔ وہاں لوگوں کو قتل کیا اور عورتوں کو لونڈیاں بنا کر لے گئے۔ ان عورتوں میں حضرت عثمانؓ کی ایک نواسی بھی تھی۔ اموی خلیفہ عبدالملک بن مروان کے مطالبہ پر ان کے لیڈر نجدہ نے اس لڑکی کو واپس عبدالملک کے پاس بھجوا دیا۔ اس وجہ سے نجدہ کے پیرو اس سے ناراض ہو گئے اور کہا 'انك رددت جارية لنا علی عدونا'۔

ایک اور جنگ میں فتح حاصل کرنے کے بعد انہوں نے مال غنیمت میں سے خمس نکالے بغیر کچھ خرچ کر لیا اور جنگ میں پکڑی ہوئی عورتوں سے مباشرت کی۔ بعد میں پریشان ہوئے کیونکہ ان کا نظریہ یہ تھا کہ گناہ کا مرتکب دائمی جہنمی ہوتا ہے۔ اس پر ان کے لیڈر نجدہ نے کہا تم سے گناہ تو ضرور سرزد ہوا ہے لیکن یہ ایک اجتہادی غلطی تھی اس لئے مغفرت کی امید ہے۔ اس کے بعد خوارج کے اس فرقہ نے یہ اصول تسلیم کر لیا کہ خدا اور رسول کی معرفت اور خارجی مسلمانوں کے خون کی حرمت یہ ضروری احکام ہیں ان کی خلاف ورزی گناہ کبیرہ ہے جو کسی صورت معاف نہیں ہو سکتا۔ باقی امور میں اگر اجتہادی غلطی ہو جائے تو معذرت اور توبہ قبول ہو گی۔ یہ فرقہ حد خمر کا قائل نہ تھا۔ اس کا یہ بھی نظریہ تھا کہ جس جرم کی سزا حد ہو اور یہ سزا نافذ ہو گئی ہو تو ایسے سزا یافتہ مجرم کو دائمی عذاب نہیں ہو گا۔ یہ فرقہ بھی کئی مزید فرقوں میں بٹ گیا اور اس کا یہی باہمی اختلاف اس کی تباہی کا موجب بنا۔

۴......الصفریه : خارجیوں کا یہ فرقہ زیاد بن الاصفر کا پیرو تھا۔ اس فرقہ کے عقائد الازارقہ سے ملتے جلتے تھے البتہ یہ اپنے مخالفین کے بچوں کے قتل کا قائل نہ تھا۔ اس کا یہ نظریہ بھی تھا کہ جس جرم کی سزا بصورت حد نہیں اس کا ارتکاب کفر ہے اور جن جرائم کے مرتکب کو حد کی سزا ملی ہو اسے کافر کہنے کی بجائے اس جرم کے نام کی مناسبت سے پکارا جائے گا مثلاً زنا کرنے والے کو زانی، چوری کرنے والے کو سارق کہا جائے گا اسے کافر یا مشرک کہنا درست نہیں ہو گا۔ صفریہ کا ایک لیڈر عمران بن حطان بڑا عابد زاہد اور مشہور شاعر تھا لیکن حضرت علیؓ سے اس کو شدید بغض تھا۔ اس نے حضرت علیؓ کے قاتل عبدالرحمٰن بن ملجم کا مرثیہ لکھا جس کا ایک شعر یہ ہے۔

یا ضربة من منیب ما ا راد بها
الا لیبلغ من ذی العرش رضوا نا

۵...... العجارده : یہ فرقہ عبدالکریم بن عجرد کا پیرو تھا۔ یہ دس ضمنی فرقوں میں بٹ گیا۔ عقائد میں یہ ازارقہ سے متفق تھا۔ البتہ ان کا ایک نظریہ یہ تھا کہ بالغ ہونے کے بعد ہر انسان کو نئے سرے سے کلمہ پڑھنے کی دعوت دینی چاہئے خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر۔ اگر وہ یہ بات نہ مانے تو کافر ہو گا اور اگر مان لے تو مومن۔ اس فرقہ کے نزدیک مخالف مسلمانوں کے اموال بطور غنیمت لوٹ لینا جائز نہیں تھا۔

۶...... الخازمیه : یہ فرقہ عام عقائد میں اہل السنت والجماعت سے متفق تھا البتہ عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ اور زبیرؓ وغیرہ کی تکفیر کرتا تھا۔

۷...... الحمزیه : یہ فرقہ حمزہ بن اکرک کا پیرو تھا۔ حمزہ کا اصل تعلق عجاردہ خازمیہ سے تھا لیکن بعد میں اس نے بعض معتزلی نظریات اپنا لئے بایں ہمہ خوارج اور معتزلہ دونوں اس کو کافر کہتے تھے۔

ہارون الرشید کے زمانہ (۱۷۹ھ) میں حمزہ نے بغاوت کی اور مامون الرشید کے عہد میں اس کے فتنہ نے خطرناک صورت اختیار کر لی۔ اس نے خارجیوں کے دوسرے فرقوں کو بھی تہ تیغ کیا اور ہرات کے گردونواح میں تباہی مچائی۔ وہاں متعدد عباسی لشکروں سے اس کی مڈھ بھیڑ ہوئی اور انہیں پے درپے شکستیں دیں۔ اسی دوران میں اس نے خراسان، کرمان، سجستان اور کوہستان کے علاقوں پر غلبہ حاصل کر لیا۔ مامون الرشید نے اس کے مقابلہ کے لئے اپنے فوجی سردار طاہر بن الحسین کو بھیجا۔ متعدد جنگوں میں طرفین کے قریباً تیس ہزار افراد مارے گئے۔ کرمان کے علاقہ میں بہت سخت جنگ ہوئی۔ اس جنگ میں حمزہ کے ہزاروں مددگار کام آئے اور وہ خود بھی زخمی ہو گیا اور بھاگتے ہوئے راستہ میں ہی مر گیا۔ بہر حال ایک لمبے عرصہ تک حمزہ اور اس کا گروہ خلافت عباسیہ کے لئے دردسر بنا رہا۔

۸...... الشیبانیه : یہ فرقہ شیبان بن سلمہ الخارجی کا پیرو تھا۔ دوسرے خارجی فرقے شیبان کو اس لئے کافر کہتے تھے کہ اس نے ابو مسلم خراسانی کی مدد کی تھی۔ ابو مسلم نے بنوامیہ اور کئی خارجی گروہوں کے ساتھ جنگیں لڑیں اور شیبان اس کے ساتھ ان جنگوں میں برابر شامل رہا۔

۹...... الاباضیه : یہ فرقہ عبداللہ بن اباض کا پیرو تھا۔ اس فرقہ کا نظریہ یہ تھا کہ دوسرے مسلمان جو ان کے مخالف ہیں وہ نہ مومن ہیں نہ مشرک بلکہ کافر ہیں تاہم باوجود کافر ہونے کے ان کی شہادت مقبول ہے اور ان کے خون حرام ہیں نیز ان سے نکاح جائز ہے اور باہمی توارث بھی درست ہے اور ان کے اموال لوٹنا جائز نہیں۔ تاہم ان کے گھوڑے اور ہتھیار اپنے قبضہ میں لئے جا سکتے ہیں۔ "فقہ اباضیہ" کو ایک قابل مطالعہ علمی سرمایہ تسلیم کیا گیا ہے۔

اباضیہ کئی ذیلی فرقوں میں بٹ گئے۔ ان میں باہمی تکفیر اور تفرقہ بازی کا کس قدر زور اور شوق تھا اس کی ایک دلچسپ مثال یہ ملتی ہے کہ ایک اباضی خارجی نے جس کا نام ابراہیم تھا کچھ لوگوں کو اپنے گھر دعوت پر بلایا۔ اس دوران اس نے کسی کام کے لئے اپنی لونڈی کو کہیں بھیجا لیکن اس نے واپس آنے میں کچھ دیر کر دی۔ اس وجہ سے ابراہیم غصہ سے لال پیلا ہو گیا اور قسم کھائی کہ وہ اس لونڈیا کو اعراب یعنی بدوؤں کے پاس بیچ دے گا۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے جس کا نام میمون تھا اعتراض کیا کہ ایک مومن لڑکی کو کافروں کے ہاتھ بیچنا کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ ابراہیم نے اصرار کیا کہ یہ جائز ہے۔ کچھ لوگ ابراہیم کے طرفدار بن گئے اور کچھ نے میمون کی حمایت کی اور بعض غیر جانبدار رہے۔ ابراہیم کے حمایتی "ابرا هیمیه" کہلائے اور میمون کے حمایتی "میمونیہ" کہلائے۔ (یه میمونیه فرقه اس میمونیه فرقے سے الگ ہے جس کا ذکر شعیبیه کے بالمقابل گزر چکا ہے۔ اسی طرح باطنی تحریک کے بانی میمون بن ویصان سے بھی اس کا کوئی تعلق نہیں)۔ اور غیر جانبدار "واقفیہ" کے نام سے مشہور ہوئے۔ اس طرح اس معمولی سی بات کی وجہ سے تین فرقے بن گئے جو ایک دوسرے کو کافر کہتے تھے۔

اباضیہ کا یہ نظریہ بھی تھا کہ اگر فرقے کا قائد گناہ کا مرتکب ہو اور لوگ اسے قیادت سے برطرف نہ کریں تو وہ قائد اور اس کے متبع سب کے سب کافر ہو جائیں گے۔

۱۰...... الشبیبیه : یہ بھی اباضی خوارج کا ہی ایک ذیلی فرقہ ہے۔ اس فرقہ کو بھی خاصی شان و شوکت حاصل ہوئی۔ اس فرقہ کا قائد شبیب بن یزید الشیبانی تھا۔ شبیب نے بنوامیہ کی کئی فوجوں کو شکست فاش دی اور حجاج بن یوسف کی بھیجی ہوئی بیس فوجی مہموں کو ناکام بنایا۔ ایک دفعہ شبیب حجاج کے دارالحکومت کوفہ میں آگھسا اور جامع مسجد کے

باقی صفحہ ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

مسیحی احباب کی نجات اخروی کے لئے

خدا کا الہامی نسخہ

(سید احمد علی۔ نائب ناظر اصلاح وارشاد)

مسیحی احباب ٹھنڈے دل سے درج ذیل امور پر غور کریں اگر وہ "کتاب مقدس" کے مطابق درست اور صحیح ہیں تو اپنی اخروی نجات کی خاطر انہیں قبول کریں۔

اول

(۱)...... تورات میں لکھا ہے کہ جب قوم موسیٰ نے خدا کی آواز سننے سے انکار کر دیا تو خدا نے حضرت موسیٰؑ کو فرمایا کہ "وہ جو کچھ کہتے ہیں سو ٹھیک کہتے ہیں میں ان کے لئے انہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہ وہ ان سے کہے گا اور جو کوئی میری ان باتوں کو جن کو وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنے گا تو میں اس کا حساب اس سے لوں گا"۔ (استثناء باب ۱۸ آیت ۱۶ تا ۱۹)

اس پیشگوئی کے حسب ذیل سات امور پر یہود و نصاریٰ کو بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ (۱) خدا کا کلام اور اس کی آواز سننے سے بنی اسرائیل نے انکار کیا۔ اس لئے اب ان کے بھائیوں سے مراد بنی اسماعیل ہیں کہ (۲) اب ان میں موسیٰ کی مانند صاحب شریعت (۳) نبی بھیجا جائے گا (۴) خدا اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالے گا یعنی وہ سب وحی والہام (کلام اللہ) ہوگا (۵) وہ خدا کے الہامی لفظوں میں خدا کا حکم سنائے گا (۶) وہ خدا کی باتیں خدا کا نام لے لے کر (یعنی ہر سورہ قرآنی سے پہلے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھ کر سنائے گا)۔ (۷) اس نبی کی ان خدائی باتوں کو جو لوگ خواہ وہ حضرت موسیٰؑ اور دوسرے نبیوں کے ماننے والے ہوں نہ سنیں گے تو وہ خدا کے غضب کے نیچے آئیں گے۔

اب یہودی اور مسیحی اصحاب غور کریں کہ اس موسوی پیشگوئی کی تمام شقوں اور شرائط کے مطابق سوائے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اور کون سا نبی آیا ہے؟

دوم

حضرت موسیٰؑ نے اس آنے والے صاحب شریعت نبی کا آنا تکرار سے یوں بیان فرمایا کہ "خداوند سیناء سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنے ہاتھ میں ان کے لئے ایک آتشی شریعت تھی"۔

(استثنا، بات ۳۳ آیت ۲۔ بائبل ۱۹۲۲ء طبع لاہور)

اس میں درج ذیل امور قابل توجہ ہیں:

(۱) خداوند سے مراد عظیم الشان اور قابل احترام وجود ہے جیسے حضرت ہاجرہؓ اپنے خاوند حضرت ابراہیمؑ کو "خداوند" کہہ کر پکارتی تھیں اور بائبل میں اس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ مثلاً (پیدائش باب ۲۳ آیت ۱، ۶، ۱۱، ۱۵۔ باب ۱۸ آیت ۲، باب ۴۲ آیت ۱۰، باب ۴۴ آیات ۷، ۸، ۹، ۱۶، ۱۷، ۱۹، ۲۰۔ ملاکی نبی باب ۳ آیت۔ اور متی باب ۲۳ آیت ۳۹)۔

(۲) "سیناء" سے عرب کا علاقہ مراد ہے جیسا کہ لکھا ہے "ہاجرہ عرب کا کوہ سینا ہے" (گلتی باب ۴ آیت ۲۵) گویا وہ صاحب شریعت نبی عرب میں ہوگا۔

(۳) "شعیر" سے بھی عرب کا ملک مراد ہے۔ یسعیاہ باب ۲۱ آیت ۱۱، ۱۲ میں بھی اس عربی نبی کا شعیر سے تعلق بتایا ہے جہاں ہجرت کا اشارہ ہے۔

(۴) "کوہ فاران" میں بھی عرب کے اس علاقہ کی طرف اشارہ ہے جہاں حضرت اسماعیلؑ آباد رہے۔ لکھا ہے "اسماعیل...... فاران کے بیابان میں رہا" (پیدائش باب ۲۱ آیت ۲۱)

(۵) "دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا"، میں زبردست پیشگوئی ہے کہ وہ عظیم الشان صاحب شریعت نبی مثیل موسیٰ اتنا پاک و مطہر وجود ہوگا کہ اس کے ماننے والے بے شمار لوگ مقدس ہو جائیں گے۔ اور کسی اہم موقع پر اس کے ہمراہ دس ہزار مقدسین کا گروہ ہوگا۔ چنانچہ فتح مکہ کے وقت آنحضرت ﷺ کے ہمراہ دس ہزار صحابہ موجود تھے۔

(دیکھیں بخاری باب غزوة الفتح)

یہ پیشگوئی اپنی تمام شقوں کے ساتھ آنحضرت ﷺ کے ذریعہ پوری ہوگئی اور آپ کے سوا کسی اور نبی کے ساتھ دس ہزار مقدس لوگ جمع نہیں ہوئے اس لئے عیسائیوں نے ۱۹۳۱ء میں اردو بائبلوں میں لفظ "دس ہزار" کا بدل کر "لاکھوں" کر دیا ہے تاکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت نہ ماننی پڑے۔ یہ تحریف بائبل کی بین دلیل ہے۔ مگر اس سے پہلے کی اردو بائبلوں میں اور انگریزی کی پہلی اور بعد کی سب بائبلوں میں "دس ہزار" کے الفاظ موجود ہیں۔

(۶) "آتشی شریعت" کہہ کر بتایا گیا کہ اس نبی موعود کے منکرین اور مقابلہ کرنے والے لوگوں پر خدا کا غضب نازل ہوگا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے خلفاء کرام کے زمانہ میں جنگوں میں یہود و نصاریٰ کے بیشمار فوجی مارے گئے اور پیشگوئی پوری ہوئی۔

علاوہ ازیں حضرت موسیٰؑ کے بعد آنحضرت ﷺ کے سوا کوئی اور نبی "شریعت" لے کر نہیں آیا اور عیسائی تو "شریعت" کو "لعنت" قرار دیتے ہیں۔ لکھا ہے کہ "مسیح...... نے ہمیں شریعت کی لعنت سے چھڑایا"

(گلتی باب ۳ آیت ۱۳)

سو ان تمام موسوی پیشگوئیوں کا مصداق آنحضرت ﷺ کو ماننے کے بغیر کوئی چارہ نہیں ورنہ حضرت موسیٰ کو جھوٹا ماننا پڑے گا کہ ان کی یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی۔

سوم

حضرت موسیٰؑ کے بعد "یسعیاہ نبی" نے بھی اس صاحب شریعت نبی کی آمد کی یاددہانی یہ کہہ کر کرائی اور بتایا کہ وہ شریعت تمام اقوام عالم کی روشنی کا موجب ہوگی:

"میری طرف متوجہ ہو اے میرے لوگو! میری طرف کان لگا اے میری امت کیونکہ شریعت مجھ سے صادر ہوگی۔ میں اپنی شرع کو قوموں کی روشنی کے لئے قائم کروں گا۔ (یسعیاہ باب ۵۱ آیت ۴)۔

چہارم

ان نبیوں کے بعد "ملاکی نبی" بھی اس موعود نبی اور عہد کے رسول کی طرف یوں متوجہ کرتے ہیں کہ:

"دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجوں گا اور وہ میرے آگے راہ درست کرے گا اور خداوند جس کے تم طالب ہو ناگہاں اپنی ہیکل میں آ موجود ہوگا۔ ہاں عہد کا رسول جس کے تم آرزو مند ہو آئے گا۔ (ملاکی باب ۳ آیت ۱)

گویا ملاکی نبی تک بھی وہ نبی نہ آیا تھا۔

پنجم

"انجیل" سے ظاہر ہے کہ یوحنا اور حضرت مسیح ناصریؑ تک بھی اس نبی کی انتظار رہی جیسا کہ یوحنا نے لوگوں کو کہا کہ "میں تو مسیح نہیں ہوں۔ انہوں نے اس سے پوچھا پھر کون ہے؟ کیا تو ایلیاہ ہے؟ اس نے کہا میں نہیں ہوں۔ کیا تو وہ نبی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں"۔

(یوحنا باب ۱ آیت ۲۰، ۲۱)

ششم

جناب یسوع مسیح تو اس موعود نبی کے اپنے بعد آنے کی پیشگوئی کرتے ہیں کہ: "مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنی ہیں مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح (حاشیہ بائبل ۱۹۲۲ء طبع لاہور)" وکیل یا شفیع آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا"۔

(یوحنا باب ۱۶ آیت ۱۲، ۱۳)

"میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہوگا کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا"۔

(یوحنا باب ۱۶ آیت ۷، ۸)

یعنی وہ نبی مسیح کے بعد آئے گا۔

میرے پیارے حق کے طلب گار عیسائیو! ان مذکورہ بالا تمام پیشگوئیوں کے عین مطابق قرآن کریم نے آ کر تمام دنیا کے لئے یہ اعلان کیا کہ ﴿ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم﴾۔ یہ قرآن وہ الہامی کتاب ہے جو یقیناً سچائی کی تمام ان راہوں کی طرف راہنمائی کرتی ہے جو سب سے زیادہ درست ہے۔ گویا حضرت مسیح ناصریؑ کی فرمودہ انجیل یوحنا باب ۱۶ آیت ۱۲، ۱۳ کی پیشگوئی کا موعود مصداق آگیا ہے۔

جب کھل گئی سچائی پھر اس کو مان لینا
نیکوں کی ہے یہ خصلت راہ حیا یہی ہے

ہفتم

جناب مسیح ناصریؑ کے بعد انجیل نویسوں کے زمانہ میں بھی حضرت موسیٰؑ وغیرہ کی مذکورہ پیش خبریوں کا شدت سے پورا ہونے کا انتظار تھا۔ جیسا کہ پطرس کے اس بیان سے ظاہر ہے کہ:

(الف): ...... "ضرور ہے کہ وہ آسمان میں اس وقت تک رہے جب تک کہ وہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں جن کا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے۔ چنانچہ موسیٰ نے کہا کہ خداوند تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے مجھ سا ایک نبی برپا کرے گا جو کچھ وہ تم سے کہے اس کی سننا"۔

(اعمال باب ۳ آیت ۲۱، ۲۲)

یہ عبارت بڑی غور طلب ہے اور ہدایت کا ذریعہ ہے۔ اس میں حضرت مسیح کے تمثیلی طور پر "آسمان میں" اس وقت تک رہنے کا ذکر ہے جب تک وہ موعود نبی آنہ جائے۔ ان کے آجانے کے بعد حضرت مسیح ناصری ایلیاہ نبی کی طرح "نئی پیدائش" میں کسی اور نام سے دنیا میں آئیں گے جو آپ کا مثیل ہوگا۔

(ب): ...... پھر لکھا ہے کہ "یہ وہی موسیٰ ہے جس نے بنی اسرائیل سے کہا کہ خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے مجھ سا ایک نبی پیدا کرے گا"۔

(اعمال باب ۷ آیت ۳۷)

ہشتم

پھر ان سب کے بعد "پولوس" نے تمام مسیحیوں کو اس موعود اور عظیم الشان نبی کی برتری اور فضیلت کا ذکر کر کے یہ خوشخبری دی کہ: "ہمارا علم ناقص ہے اور ہماری نبوت ناتمام۔ لیکن جب کامل آئے گا تو ناقص جاتا رہے گا"

(۱، کرنتھیوں باب ۱۳ آیات ۹، ۱۰)

عیسائی حضرات "پولوس" کے ان الفاظ کو بار بار غور سے پڑھ کر سمجھیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جب وہ موعود شریعت لے کر موسیٰ کی مانند نبی عرب میں آئے گا تو پھر تورات وانجیل وغیرہ سب "ناقص" بے کار ہو جائیں گی۔ سو عیسائی حضرات سن لیں کہ ان مذکورہ تمام پیشگوئیوں کا مصداق عربی نبی اسلام مذہب اور قرآن کریم کامل کتاب لے کر آگئے اور خدا کا کھلا یہ اعلان آپ تک پہنچایا جا رہا ہے۔ قرآن کہتا ہے:

﴿الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دیناً﴾ (المائدہ: ۴) یعنی آج تمہارے فائدہ اور نجات کے لئے میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت اور احسان کو پورا کر دیا ہے اور تمہارے لئے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا ہے۔ بلکہ تمام مذاہب اور ادیان عالم کے ماننے والوں کو یہ کہہ کر متنبہ اور خبردار کر دیا کہ: ﴿و من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ﴾ (آل عمران: ۸۶) کہ اب دین اسلام کے بعد جو شخص بھی اسلام کو جو کامل اور قائم رہنے والا دین ہے چھوڑ کر کسی بھی اور دین کو اختیار کرے گا تو وہ یاد رکھے کہ وہ دین خدا کی جناب میں ہرگز مقبول نہ ہوگا۔ پس غور کرو اور خوب سوچ لو کہ۔

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اس پہ قرباں ہے

Earlsfield Properties
Landlords & landladies
Guaranteed rent
your properties are urgently required
Tel: 0181-265-6000

Watch Huzur everyday on Intelsat
Zee Cards & Dec.
Rec. LNB Dish
are available
Zee TV Authorised Agent
MTV AHMADIYYA
>SUPER OFFER<
ZEE TV
SKY
Wanted: if you are interested to work with us just call or fax
Saeed A.Khan
TEL: 0049 8257 1694
FAX: 0049 8257 928828

بقیہ: امت مسلمہ کے مختلف فرقے از صفحہ ۱۱

اقہ پر قبضہ کر لیا اور اپنی ماں غزالہ کو ممبر پر کھڑا کر کے اس سے تقریر کروائی۔ یہ خاتون بڑی فصیح البیان مقررہ تھی۔ ان کے متعلق ہی ایک شاعر نے کچھ شعر کہے جو عربی نظم کی مشہور کتاب الحماسہ میں درج ہیں ان میں سے ایک شعر یہ ہے ۔

اقامت غزالۃ سوق الضراب
لاھل العراقین حولاً قمیطاً

شبیب نے اس رات کی صبح فجر کی نماز پڑھائی پہلی رکعت میں سورہ بقرہ اور دوسری رکعت میں سورہ آل عمران ختم کی۔ حجاج رات بھر اپنے محل میں دبکا بیٹھا رہا اور فوجوں کے جمع ہونے کا انتظام کرتا رہا۔ صبح چار ہزار کی نفری لے کر شبیب کے مقابلہ میں آیا۔ سخت جنگ ہوئی اور شبیب انبار کی طرف نکل بھاگا۔ اس کے تعاقب میں حجاج نے سفیان بن الابرد کو تین ہزار کا لشکر دے کر بھیجا۔ اس نے شبیب کو دُجیل ندی کے کنارے جالیا۔ شبیب اس وقت پل عبور کر رہا تھا سفیان نے پل کی رسیاں کٹوا دیں اس وجہ سے شبیب گھوڑے سمیت ندی میں ڈوب مرا۔ اس کے بعد اس کے لشکر نے جو ندی کے دوسرے کنارے پر پہنچ چکا تھا شبیب کی والدہ غزالہ کو اپنا لیڈر چن لیا اور اس کی بیعت کی۔ دونوں فوجوں میں سخت جنگ ہوئی لیکن بالآخر شبیب کی والدہ اور اس کی بیوی میدان جنگ میں ہلاک ہو گئیں اور بھی بہت سے لوگ مارے گئے۔ سفیان نے شبیب کی نعش کو دریا سے نکلوا کر اس کا سر حجاج کے پاس بھجوا دیا۔ حجاج نے شبیب کی فوجوں کے اکثر افراد کو معاف کر دیا۔ شبیبہ فرقہ پر یہ اعتراض بھی کیا گیا ہے کہ حضرت عائشہؓ پر تو ان کا یہ اعتراض تھا کہ انہوں نے جنگ جمل میں فوجوں کی قیادت کر کے قرآن کے احکام کی خلاف ورزی کی ہے لیکن خود اس فرقہ نے شبیب کی والدہ کو اپنا لیڈر چنا اور اس کی قیادت میں لڑے۔

غلو پسند خارجی فرقے

۱۱...... الحفصیہ: اباضی خوارج کا یہ ایک ذیلی فرقہ تھا۔ حضرت علیؓ کے بغض میں دیوانگی کی حد تک بڑھا ہوا تھا۔ اس کا دعویٰ تھا 'ومن الناس من یعجبک قولہ فی الحیاۃ الدنیا و یشھداللہ علی ما فی قلبہ و ھو الدالخصام' کی آیت علیؓ کے بارہ میں نازل ہوئی تھی اور آیت 'ومن الناس من یشتری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ' (بقرہ : ۲۰۸) علیؓ کے قاتل ابن ملجم کی شان میں اتری۔ اس فرقہ کا یہ نظریہ تھا کہ جسے معرفت الٰہی حاصل نہیں وہ مشرک ہے اور جسے معرفت الٰہی تو حاصل ہو لیکن وہ آنحضرت ﷺ اور آپ کی لائی ہوئی شریعت کو نہیں مانتا وہ کافر ہے۔

۱۲...... المیمونیہ: میمون خارجی کے پیرو یہ میمون اس میمون اور اس کے فرقہ سے الگ ہے جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ اور جس کا ابراہیم خارجی کے ساتھ ایک لونڈی کی فروخت کے ضمن میں جھگڑا ہوا تھا اور جس کی وجہ سے اباضیوں کے تین فرقے ابراھیمیہ، میمونیہ، اور واقفیہ بن گئے تھے۔ یہ میمون وہ ہے جس کا جھگڑا شعیب خارجی سے قرض کی ادائیگی کے سلسلہ میں ہوا تھا اور جس کی وجہ سے دو فرقے شعیبیہ اور میمونیہ بن گئے۔ بہر حال اس میمونیہ فرقہ کا نظریہ یہ ہے کہ پوتیوں اور نواسیوں وغیرہ سے نکاح جائز ہے کیونکہ ان سے نکاح کی حرمت کا ذکر قرآن کریم میں نہیں ہے۔ اس فرقہ کا ایک نظریہ یہ بھی تھا کہ مشرکین کے بچے جنت میں جائیں گے۔ نیز یہ فرقہ اس بات کا بھی قائل تھا کہ سورہ یوسف قرآن کریم کا حصہ نہیں کیونکہ یہ ایک عشقیہ داستان ہے جس کا قرآن کریم میں شامل ہونا اس کتاب الٰہی کی شان کے خلاف ہے۔

خوارج اور قبائلی عصبیت

شیعہ اور خارجی فرقوں کے عربی عنصر کا زیادہ تر تعلق بنو ربیعہ سے تھا۔ بنو ربیعہ نے اسلام کو نقصان پہنچانے کی ایک کوشش مسیلمہ کذاب کی شورش کی صورت میں کی تھی جس کا خاتمہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ہاتھوں ہوا اس کے بعد دوسری کوشش حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے خلاف بغاوتوں کی صورت میں ظاہر ہوئی جو تاریخ میں خوارج کے نام سے مشہور ہے اور جس کا مختصر ذکر گزر چکا ہے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

آپ کے ملک میں ایسے ہونہار احمدی طلباء و طالبات یا ایسے احمدی مرد و خواتین جو علم کے میدان میں، کھیل کے میدان میں یا خدمت انسانیت کے مختلف میدانوں میں ملکی یا بین الاقوامی سطح پر نمایاں کامیابی حاصل کر کے شہرت پا چکے ہیں ان کے تعارف اور انٹرویوز پر مشتمل مضامین ہمیں بھجوائیں۔ (ادارہ)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ : پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ : چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک : ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

مکتوب آسٹریلیا

(چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل آسٹریلیا)

کافی کا ایک پیالہ نیند، سستی اور تھکاوٹ دور کر کے تر و تازہ کیسے کرتا ہے

چوہے بے چارے دنیا کی کئی لیبارٹریوں میں تختہ مشق بنے ہوئے ہیں اور ان پر کئے گئے تجربات کے نتائج انسانوں پر منطبق کئے جاتے ہیں۔ رسالہ "نیچر" میں شائع شدہ ایک تحقیق کے مطابق بلجیم کے کچھ چوہوں کو کچھ عرصہ سے کافی پلائی جا رہی تھی اور ان پر جو اثرات مرتب ہوتے تھے ان کا مشاہدہ کیا جا رہا تھا۔ یہ تو پتہ ہی تھا کہ "کافی" جسمانی و ذہنی طور پر چست بناتی ہے لیکن یہ کس طرح ہوتا ہے اس کا راز اب معلوم کر لیا گیا ہے۔ بلکہ تجربات سے یہ بھی پتہ لگا ہے کہ کافی کئی بیماریوں کے علاج میں ممد ثابت ہو سکتی ہے جیسے غشی، درد، دمہ اور رعشہ وغیرہ۔

ہوتا یہ ہے کہ جب انسان کام کر کے تھک جاتا ہے تو اس کے جسم کے ہر خلیہ میں ایک چیز پیدا ہوتی ہے جسے Adenosine کہا جاتا ہے۔ اس کا تعلق بالخصوص دل اور اس سے متعلقہ شریانوں کے نظام (Cardio Vascular) اور اعصاب کے مرکزی نظام سے ہوتا ہے۔ اس چیز کے پیدا ہونے سے انسان کا جسم ڈھیلا اور سست پڑ جاتا ہے اور اسے نیند آنے لگتی ہے یعنی جسم ابھی مزید آرام کا مطالبہ کر رہا ہوتا ہے۔ کافی اس چیز (Substance) یعنی A2Q - Adinocine کے ساتھ چمٹ کر اس کے آرام کرنے کے مطالبہ کو ایک حد تک ہلکا اور دھیما کر دیتی ہے اور انسان چست ہو کر بہتر انداز میں سوچنا شروع کر دیتا ہے۔ لیکن طبیعت لاپرواہی سے فکر کی طرف مائل ہوتی ہے۔ بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے۔ شریانیں زیادہ جارحیت (Aggression) کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ (پتہ نہیں چوہیاں جارح کیوں نہیں ہوتیں)۔

سڈنی یونیورسٹی کی پروفیسر ڈاکٹر ہلاری لائیڈ (Hilary Lloyed) کہتی ہیں کہ میں اس انکشاف پر بہت پرجوش ہوں۔ مجھے اپنے Adenosine Receptors کا بہت خیال رہتا ہے۔ اس لئے میں تین پیالیوں سے زیادہ کافی روزانہ نہیں پیتی۔

اس سے پہلے بھی چائے اور کافی کے فوائد و نقصانات پر کچھ تحقیقات اخباروں میں شائع ہوئی تھیں۔ جن کا ذکر میں نے اپنے ایک مکتوب آسٹریلیا میں کیا تھا۔ اور دونوں کے موازنہ سے یہ نتیجہ نکالا تھا کہ ہمارے لئے چائے ہی "کافی" ہے۔ اب کافی کے بھی فوائد سامنے آئے ہیں جن کا اوپر ذکر کر دیا گیا ہے۔ بات اصل میں یہ ہے کہ ہم نہ چائے کے نوکر ہیں نہ کافی کے۔ بلکہ صرف اپنے قارئین الفضل کے خادم ہیں جو چیز مطالعہ کے دوران مفید و دلچسپ لگتی ہے اسے بلا تکلف قارئین کی خدمت میں پیش کر دیتے ہیں۔ اور اس کے قبول ہو جانے کو اپنی عزت افزائی سمجھتے ہیں۔ گویا ہم بادشاہ کے غلام ہیں نہ کہ بینگن کے۔

☆......☆......☆

گزشتہ سال لاکھوں برطانویوں نے آسٹریلیا میں آباد ہونے کی درخواست دی۔ لیکن صرف دس ہزار کامیاب ہو سکے

آسٹریلوی ہائی کمیشن لندن کے نمائندہ Mr. Bretty Young نے کہا ہے کہ گزشتہ سال لاکھوں لوگوں نے آسٹریلیا کی مستقل رہائش کے حصول کے لئے ان سے رابطہ قائم کیا لیکن ان میں سے صرف دس ہزار کی درخواستیں منظور کی جا سکیں۔ ایک وقت تھا کہ انگریزوں کو آسٹریلیا میں آباد ہونے کے لئے دس پونڈ بطور ترغیب کے دئے جاتے تھے اور ستر ہزار انگریز ہر سال برطانیہ سے آسٹریلیا میں آباد ہوتے تھے۔ بس وقت وقت کی بات ہے۔

برطانیہ میں اس امر کا جائزہ لینے کے لئے کہ آخر لوگ آسٹریلیا آنے کے اتنے خواہش مند کیوں ہیں ایک ادارہ Ourbounds News Papers نے ایک سروے کیا جس کی رپورٹ اخباروں میں شائع ہوئی ہے اس کے مطابق ۶۳ فیصد برطانیہ کی اقتصادی درجہ بندی (Class System) سے تنگ ہیں۔ کچھ لوگ برطانیہ کی تنگ سڑکوں، کونسل ٹیکسوں یا شہنشاہیت سے زیادہ خوش نہیں ہیں۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ کے نزدیک آسٹریلیا میں برطانیہ کے مقابلہ میں سب سے اچھی بات کونسی ہے تو انہوں نے جواب دیا وہاں کا موسم۔

سوالنامہ میں یہ بھی پوچھا گیا کہ اگر آپ کی مائیگریشن کی درخواست منظور ہو جائے تو آپ برطانیہ کی کونسی چیز یاد کیا کریں گے تو ۴۲ فیصد نے کہا کہ برطانوی تاریخ و روایات۔ ۳۲ فیصد نے کہا کہ یہاں کی پرانی یادگار عمارتیں۔ ۲۷ فیصد نے کہا کہ وہاں کے شراب خانے اور کچھ نے کہا کہ لندن کی Coronation Street ۔

(سڈنی ہیرلڈ، ۹۷-۴-۲۸)

اس میں کوئی شک نہیں کہ اہالیان آسٹریلیا کو اللہ نے جن نعمتوں سے نوازا ہے ان میں اس کا عمدہ موسم بھی شامل ہے۔

☆......☆......☆

آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کر لیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔

واقفین نو کی تربیت سے متعلق اہم ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"بچوں کی یہ جو تازہ کھیپ آنے والی ہے اس میں ہمارے پاس خدا کے فضل سے بہت سا وقت ہے۔ اور اگر ہم ان کی پرورش اور تربیت سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے اور پھر ہرگز یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اتفاقاً یہ واقعات ہو گئے۔ اس لئے والدین کو چاہئے کہ ان بچوں کے اوپر سب سے پہلے خود گہری نظر رکھیں اور جیسا کہ میں بیان کروں گا بعض تربیتی امور کی طرف خصوصیت سے توجہ دیں۔ اور اگر خدانخواستہ وہ سمجھتے ہوں کہ بچہ اپنی افتاد طبع کے لحاظ سے وقف کا اہل نہیں تو ان کو دیانت داری اور تقویٰ کے ساتھ جماعت کو مطلع کرنا چاہئے کہ میں نے تو اپنی صاف نیت سے خدا کے حضور تحفہ پیش کرنا چاہا تھا مگر بدقسمتی سے بچے میں یہ یہ باتیں ہیں۔ اگر ان کے باوجود جماعت اس کو لینے کے لئے تیار ہے تو میں حاضر ہوں ورنہ اس وقف کو منسوخ کر دیا جائے۔ پس اس طریق پر بڑی سنجیدگی کے ساتھ اب ہمیں آئندہ ان واقفین نو کی تربیت کرنی ہے"۔

(اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰/ فروری ۱۹۸۹ء)
(مرسلہ : وکالت وقف نو)

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

پاکستان کے ہونہار احمدی فرزند

ماہنامہ "خالد" کی گولڈن جوبلی اشاعت میں مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب نے اپنے مضمون میں بہت سے احمدیوں کی وطن کی خدمات پر مختصر روشنی ڈالی ہے جن میں حضرت چودھری سر محمد ظفراللہ خان صاحب، محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب، حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب، جنرل ڈاکٹر محمود الحسن صاحب (ہلال امتیاز، ستارہ امتیاز، تمغہ امتیاز ملٹری)، ڈاکٹر قاضی محمد بشیر صاحب (ستارہ امتیاز)، میجر جنرل نسیم احمد صاحب (جنہوں نے شاہ فیصل کی آنکھوں کا بھی آپریشن کیا) اور پاکستان کے سینئر ماہر تعلیم محترم قاضی محمد اسلم صاحب شامل ہیں- ذیل میں چند ایسے احمدیوں کا ذکر کیا جارہا ہے جن کے بارے میں قبل ازیں "الفضل ڈائجسٹ" میں تفصیلی مضمون پیش نہیں کیا گیا-

شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی

ادب و تحقیق میں تمغہ حسنِ کارکردگی پانے والے پہلے احمدی اردو زبان کے نامور محقق اور کثیر کتب کے مصنف و مترجم مکرم شیخ محمد اسماعیل صاحب ۴ر اپریل ۱۸۹۳ء کو دہلی کے قریب پانی پت کے مقام پر پیدا ہوئے- ۱۹۱۴ء میں آپ نے سب سے پہلی کتاب بچوں کیلئے لوریوں اور پہیلوں کی لکھی جو انعام کی مستحق ٹھہری- پھر مختلف اخبارات و جرائد میں ہزاروں مضامین لکھے اور قریباً ۶۰ کتب تحریر کیں- آٹھ نو اخبارات و جرائد کے ایڈیٹر بھی رہے- ۷۰ء میں حکومتِ پاکستان نے آپ کو تمغہ حسنِ کارکردگی سے نوازا-

قلندر مومند

پشتو زبان کے ماہر اور پشتو کی لغات کے مصنف، ماہر تعلیم، ماہر قانون، شاعر، افسانہ نگار اور نامور صحافی قلندر مومند کا اصل نام صاحبزادہ حبیب الرحمٰن ہے جو بازید خیل میں پیدا ہوئے، خالصہ سکول پشاور سے میٹرک میں فرسٹ آئے اور اسلامیہ کالج میں داخلہ لے کر مسلم سٹوڈنٹ یونین کے سرگرم رکن بن گئے اور صوبہ سرحد میں ریفرنڈم کے سلسلہ میں نمایاں کام کی توفیق پائی- ایم-اے انگریزی میں فرسٹ آئے اور بطور استاد ملازمت کے ساتھ ساتھ قانون کا امتحان بھی پاس کرلیا- گومل یونیورسٹی کے لاء ڈیپارٹمنٹ کے پہلے چیئرمین بنائے گئے- آپ کی پشتو زبان میں تنقید کی ایک کتاب ایم-اے پشتو کے کورس میں شامل ہے- کئی رسالوں کے مدیر رہے- افسانوں کے ایک مجموعہ کا روسی زبان میں ترجمہ بھی ہوا- ۷۹ء میں آپ کو تمغہ حسن کارکردگی سے نوازا گیا اور ۱۹۹۱ء میں آپ کو ستارہ پاکستان کا اعزاز عطا کیا گیا-

ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب

۱۰ر جولائی ۹۴ء کو صدرِ پاکستان نے پاکستان انجینیر کانگریس کے سابق صدر ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب کو ۹۴ء کے سمپوزیم کیلئے بہترین ٹیکنیکل پیپر تحریر کرنے پر بعد از وفات مبشر حسن گولڈ میڈل سے نوازا- قبل ازیں بھی آپ بہترین مقالہ جات لکھنے پر ۵ گولڈ میڈل حاصل کرچکے تھے- اس کے علاوہ ۹۰ء میں پاکستان اکیڈمی آف سائنس نے واٹر مینجمنٹ کے موضوع پر آپ کی خدمات کو سراہتے ہوئے گولڈ میڈل پیش کیا تھا اور حکومت پاکستان نے ۶۵ء میں آپ کو ستارہ خدمت سے بھی نوازا تھا-

پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خانصاحب

محترم ڈاکٹر نصیر احمد خانصاحب یکم جنوری ۲۵ء کو دیروال ضلع امرتسر میں پیدا ہوئے- میٹرک تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے کیا- FC کالج لاہور سے BSc اور ۴۷ء میں علی گڑھ یونیورسٹی سے MSc فزکس کی ڈگری حاصل کی- ۵۱ء میں تعلیم الاسلام کالج سے وابستہ ہوئے-

۶۵ء میں ڈرہم یونیورسٹی انگلستان سے نیوکلیر فزکس میں Ph.D کی اور پھر تعلیم الاسلام کالج کے شعبہ فزکس کے سربراہ مقرر ہوئے- ۶۷ء میں پنجاب یونیورسٹی کے بورڈ آف سٹڈیز فزکس کے رکن مقرر ہوئے- ۶۹ء میں نئی تعلیمی پالیسی کے بارے میں حکومتی تجاویز پر نظر ثانی کے سیکرٹری رہے- ۷۱ء میں برٹش کونسل نے آپکو ڈرہم یونیورسٹی کی کامن ویلتھ اکیڈیمک سٹاف فیلوشپ پیش کی- ۷۳ء میں انٹرنیشنل سنٹر برائے تھیوریٹکل فزکس ٹریسٹے اٹلی نے فیلوشپ پیش کی- آپ کو متعدد بیرونی ممالک کے دورے اور عالمی کانفرنسوں میں شرکت کا موقع بھی ملا- فزکس کے موضوعات پر محترم ڈاکٹر صاحب کے کئی تحقیقی مقالے عالمی معیار کے سائنسی جریدوں میں شائع ہوئے-

آپ ادبی حلقوں میں بھی معروف تھے- "رود چناب" کے نام سے ایک شعری مجموعہ بھی شائع شدہ ہے-

قمر اجنالوی

برصغیر کے منفرد اور ممتاز شاعر، صاحب طرز ادیب، ناول نگار، صحافی جناب عبدالستار المعروف قمر اجنالوی جولائی ۱۹۱۹ء میں اجنالہ میں پیدا ہوئے- آپ نے ۳۰ سے زیادہ ضخیم اور معرکہ الآراء ناول تخلیق کئے- تاریخی ناول نگاری میں ممتاز مقام پایا- کئی روزناموں کے مدیر رہے- ۸۰ء میں آپکے نعتیہ قصیدے بنام "خیر الانام" نے بیحد شہرت حاصل کی- ۳۰ر مئی ۹۳ء کو جرمنی میں وفات پائی جہاں آپ ایک کتاب کی تیاری کے سلسلے میں مقیم تھے-

-......☆......☆......☆......-

قومی ہیرو میدانِ جہاد میں

ماہنامہ "خالد" گولڈن جوبلی نمبر میں مکرم فخر الحق شمس صاحب نے اپنے مضمون میں میدانِ جہاد میں عسکری خدمات بجالانے والے بعض احمدیوں کا تفصیلی ذکر کیا ہے :

جنرل اختر حسین ملک

آپ یکم اگست ۱۹۱۷ء کو پنڈوری ضلع اٹک میں پیدا ہوئے- پنجاب یونیورسٹی سے گریجویشن کیا- ۱۹۴۰ء میں مسلح افواج میں کمیشن حاصل کیا اور دوسری جنگ عظیم میں برما کے محاذ پر آپکی خدمات پر "برما سٹار" کا اعزاز ملا- قیام پاکستان کے بعد سٹاف کالج کوئٹہ کے ڈپٹی کمانڈنٹ، انفنٹری سکول کوئٹہ کے کمانڈنٹ اور پھر انفنٹری بریگیڈ کے کمانڈر مقرر ہوئے- پھر GHQ میں ڈائریکٹر انفنٹری مقرر ہوئے- ۶۵ء کی جنگ میں آپ کا سب سے بڑا کارنامہ چھمب اور جوڑیاں (کشمیر) کی فتح تھا- آپ پاکستان کے پہلے جنرل تھے جنہیں ۶۵ء کی جنگ میں "ہلال جرأت" دیا گیا-

محترم جنرل اختر حسین ملک صاحب اپنی اہلیہ کے ہمراہ اگست ۶۹ء میں ترکی میں ایک سفر کے حادثہ میں شہید ہوگئے- میتیں پورے اعزاز کے ساتھ پاکستان لائی گئیں اور پھر بذریعہ ہیلی کاپٹر ربوہ پہنچائی گئیں- حضرت مولوی ابو العطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا کروائی- حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے کراچی میں نماز جنازہ غائب پڑھائی-

محترم جنرل صاحب کی وفات پر آپ کو صدر پاکستان، افواج کے سربراہوں اور قومی راہنماؤں کے علاوہ اخبارات و رسائل نے خوب خراج عقیدت پیش کیا اور آپ کو Super Intelligent جنرل کے طور پر سراہا-

میجر جنرل افتخار جنجوعہ

فاتح رن کچھ جنرل افتخار جنجوعہ ہلال جرأت پاکستانی فوج کے ان جانبازوں میں سے تھے جن کا نام تاریخ پاکستان میں امر ہوچکا ہے- ۶۵ء میں آپ ہیرو آف رن کچھ کے لقب سے معروف ہوئے- ۷۱ء میں مغربی پاکستان کے محاذ پر لڑی جانے والی دو بڑی لڑائیوں میں سے ایک چھمب کی لڑائی تھی- جنرل افتخار جنجوعہ نے شاندار حربی صلاحیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے دشمن کے چھینے ہوئے علاقے کو واپس لے لیا اور دشمن کے اسلحہ کے بھاری ڈھیر اور ٹینکوں پر بھی قبضہ کرلیا- ۱۰ر دسمبر کو جب آپ ہیلی کاپٹر کے ذریعے اگلے مورچوں کی طرف جارہے تھے تو ایک ناخوشگوار واقعہ پیش آیا اور جنرل صاحب ہسپتال جاتے ہوئے شہید ہوگئے- آپ کی انہی خدمات کی وجہ سے چھمب کا نام افتخار آباد رکھا گیا اور کھاریاں میں ایک چھاؤنی بھی آپ کے نام سے معنون ہے-

جن دیگر احمدی مجاہدین کا ذکر اس مضمون میں کیا گیا ہے ان میں درج ذیل شامل ہیں :-

☆ دنیا کی دوسری بڑی ٹینکوں کی جنگ کے فاتح ہیرو آف چونڈہ جنرل عبدالعلی ملک (ہلال جرأت)،

☆ ۶۵ء کی جنگ میں سرگودھا بیس کے کمانڈر سٹاف آفیسر ونگ کمانڈر سید محمد احمد صاحب (ابن حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ) جن کی حکمت عملی سے دشمن کے طیاروں کا تین گنا زیادہ نقصان ہوا-

☆ بریگیڈیر وقیع الزمان خان صاحب نے جنرل اختر حسین صاحب کے زیر قیادت انٹیلی جنس اور فوجی آپریشنز میں اہم خدمات انجام دیں-

☆ میجر قاضی بشیر صاحب آف مردان جنہوں نے جوڑیاں کے محاذ پر دادِ شجاعت دیتے ہوئے جان قربان کی،

☆ خلیفہ منیر الدین شہید (ستارہ جرأت) جنہوں نے امرتسر میں نصب راڈار کو تباہ کرکے اپنے وطن کی فتح میں اہم کردار ادا کیا-

☆ فضائیہ کے فلائنگ آفیسر محمد شمس الحق شہید (ستارہ جرأت) نے جو اپنے سکواڈرن کے سب سے کم عمر ہواباز تھے ڈھاکہ بیس پر حملہ آور دشمن کے کئی طیارے مار گرانے کا اعزاز حاصل کیا-

☆ لیفٹیننٹ ممتاز انور شہید (ستارہ جرأت) بحریہ کے انجینئر تھے - ایک مرحلہ پر تین دن رات مسلسل کھڑے رہ کر بحری جہاز "بدر" کو خطرے سے نکالا-

☆ لیفٹیننٹ کرنل بشارت احمد (تمغہ امتیاز) اپنی بٹالین لے کر تیزی سے دشمن کے علاقے میں بڑھ رہے تھے کہ اپنے ہیڈکوارٹر سے رابطہ منقطع ہو جانے کے باعث دشمن کے نرغے میں پھنس گئے اور زخمی ہو کر قید ہوئے-

-......☆......☆......☆......-

سابق چیف آف ایئر سٹاف کا انٹرویو

محترم ایئر مارشل (ریٹائرڈ) ظفر چودھری صاحب کو پاک فضائیہ میں نہایت اہم خدمات بجالانے کا موقع ملا- آپ ۱۹۲۶ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے- والد صاحب جج تھے- دلی سے میٹرک کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور سے BA کیا اور ۴۴ء میں انڈین ایئر فورس میں شامل ہوئے- آپ کا مختصر انٹرویو ماہنامہ "خالد" جوبلی نمبر میں (مکرم شمشاد احمد قمر و مکرم مبشر مجید باجوہ صاحبان کے قلم سے) شائع ہوا ہے- ۷۴ء میں اپنی ریٹائرمنٹ کے بارے میں بتاتے ہوئے محترم ظفر چودھری صاحب نے کہا کہ بھٹو صاحب کے دور میں ایک سازش ہوئی تھی جس کے نتیجے میں حکومت نے بعض فوجیوں کا کورٹ مارشل کرکے ریٹائر کردیا- چنانچہ ایئر فورس کی سفارش کے بعد حکومت کے فیصلے پر عملدرآمد ہوگیا- ۷۴ء میں اسلامی سربراہی کانفرنس کے بعد بھٹو صاحب نے محترم چودھری صاحب سے کہا کہ ان ریٹائرڈ شدہ افسران میں سے بعض کو سیاسی وجوہات کی بناء پر واپس لینا ہے- آپ نے کہا کہ اگر واپس لینا ہے تو سب کو لیں- بھٹو یہ بات نہیں مانے اور یہی اختلاف آپکے استعفیٰ کا باعث بنا- بعد میں آپ پر الزامات بھی لگائے گئے جن کا مقصد صرف یہ تھا کہ ستمبر ۷۴ء میں کئے جانے والے اپنے فیصلے کو درست ثابت کرنے میں بھٹو صاحب کو مدد مل جائے-

-......☆......☆......☆......-

ادب کا ایک اہم نام

"نصیر الدین شیخ کو قریب قریب تمام فنونِ لطیفہ سے جو شغف ہے اس نے ان کی شاعری کو مثبت انداز میں متاثر کیا ہے- ......" یہ تبصرہ جناب احمد ندیم قاسمی کے حوالے سے جناب نصیر الدین شیخ کے شاعری مجموعے "شاخِ نمو" کے فلیپ پر دیگر اہل قلم کے تبصروں کے ساتھ شامل اشاعت ہے- مکرم ناصر احمد خالد صاحب اپنے مضمون مطبوعہ روزنامہ "الفضل" ربوہ ۳۰ر ستمبر ۹۷ء میں رقمطراز ہیں کہ جناب نصیر الدین شیخ صاحب نہایت اعلیٰ پایہ کے مصور بھی تھے اور ان کی مصوری کی نمائش ۹۵ء میں الحمرا آرٹ گیلری لاہور میں ہوئی جس کا افتتاح پنجاب اسمبلی کے سپیکر جناب محمد حنیف رامے نے کیا-

جناب نصیر الدین شیخ پوسٹ ماسٹر جنرل کے عہدۂ جلیلہ پر فائز رہے- ۳۰ر اگست ۱۹۹۷ء کو آپ کی وفات ہوئی اور احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور میں تدفین ہوئی- وفات سے قبل آپ اپنے دوسرے مجموعہ کلام کی اشاعت کا اہتمام کر رہے تھے- آپ کے اشعار سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں :

بامِ ازل سے دیکھئے تو جانئے نصیر
قوسِ زماں کا عکس ہے قوسِ مکاں بھی
سوچ کی انجمن آرائی کا عالم ہے عجب
حضرتِ دل کا بھری دنیا میں تنہا ہونا
رموزِ زیست کا قائم حجاب رہنے دو
اگر سراب ہے ہستی، سراب رہنے دو
سرابِ زیست کو موجِ رواں سمجھ بیٹھا
مرے سفر میں یہی اک مقام مشکل تھا
رہِ وصال میں دیوار قد آدم تھی
مرا وجود میری آگہی میں حائل تھا

-......☆......☆......☆......-

"الفضل ڈائجسٹ" کیلئے رسائل بھجوانے کا پتہ :

AL-FAZL DIGEST, 6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

14/11/97 - 20/11/97

Please Note that programme and timings may Change without prior notice.
Details of Programmes are Announced After Every Six Hours.
All times are given in British Standard Time. For more information please phone or fax +44 181 874 8344

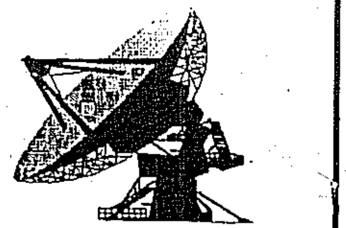

Friday 14th November 1997
13 Rajab

00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner : Yassarnal Quran
01.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00 Quiz Programme. - History of Ahmadiyyat (Part 21) (R)
02.30 A Page from the History of Islam by B.A.Rafiq
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning Dutch (R)
05.00 Homoeopathy Class with Huzoor(R)
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner : Yassarnal Quran
07.00 Pushto Programme
08.00 Bazm-e-Moshaira: An Evening with Chaudhry Mohammed Ali - 21.8.95 - Part 1
09.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00 Urdu Class
11.00 Computers For Everyone -Part 33
12.05 Tilawat, News
12.30 Darood Shareef and Nazm
13.00 Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque' London, UK
14.00 Bengali Programme
15.00 Rencontre Avec Les Francophones- Huzoor's Mulaqat with French Speaking Friends
16.00 Friday Sermon By Huzoor (R)
17.00 Liqaa Ma'al Arab (N)
18.05 Tilawat, Hadith
18.35 Children's Corner -Mulaqat With Huzoor
19.00 German Service: 1) Ihre Fragen 2) Willkommen in Deutschland 'Glasmuseum II' 3) Gute Nacht Geschichten
20.00 Urdu Class
21.00 Medical Matters with Dr Mujeeb-ul-Haq Khan - "First Aid"
21.30 Friday Sermon by Huzoor (R)
22.45 Rencontre Avec Les Francophones- Huzoor's Mulaqat with French Speaking Friends

Saturday 15th November 1997
14 Rajab

00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner -Mulaqat With Huzoor (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00 MTA USA Production: Question & Answer Session with Huzoor, Milwaukee, Wisconsin - 24/10/94 - Part 1
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Computers For Everyone -Part 33
05.00 Rencontre Avec Les Francophones, Huzoor's Mulaqat with French Speaking Friends
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner -Mulaqat With Huzoor (R)
07.00 Saraiki Programme
08.00 Medical Matters with Dr Mujeeb-ul-Haq Khan - "First Aid" (R)
09.00 Liqaa Ma'al Arab
10.00 Urdu Class
11.00 MTA Variety: Seerat-un-Nabi(s.a.w) - (Battle of Badr)
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Chinese
13.00 Indonesian Hour:
14.00 Bengali Programme
15.00 Children's Mulaqat with Huzoor
16.00 Liqaa Ma'al Arab
17.00 Arabic Programme
18.05 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner: Nasirat Speech Competition on the occassion of Pakistan's Golden Jubilee
19.00 German Service: 1) Hadith 2) Sport 'Fußball' 3) Der Diskussionskreis 'Islam I' 4) Nazm
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Question & Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV - with Germans held in Germany (19.8.97) - Part 2
22.30 Children's Mulaqat with Huzoor(R)
23.30 Learning Chinese

Sunday 16th November 1997
15 Rajab

00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner: Nasirat Speech Competition on the occassion of Pakistan's Golden Jubilee
01.00 Liqaa Ma'al Arab
02.00 Canadian Desk -'Tech Talk' No 10
02.30 Seerat-un-Nabi, Part 3
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning Chinese
05.00 Children's Mulaqat with Huzoor -(R)
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner: Nasirat Speech Competition on the occassion of Pakistan's Golden Jubilee
07.00 Friday Sermon By Huzoor - Rec.14.11.97
08.00 Question & Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV- with Germans - 19.8.97 - Part 2 (R)
09.00 Liqaa Ma'al Arab -(R)
10.00 Urdu Class (R)
11.00 Around The Globe: 'Exhibition by Nusrat Jehan Academy'
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Chinese
13.00 Indonesian Hour: Q/A Session with Huzoor with Indonesian Translation -(Germany) - 10.9.95
14.00 Bengali Programme
15.00 Huzoor's Mulaqat with English speaking friends
16.00 Liqaa Ma'al Arab
17.00 Albanian Programme - 'Hyrje Ne Islam' - Introduction to Islam - Part 10
18.05 Tilawat ,Hadith
18.35 Children's Corner - Quiz, Tehrik-e-Pakistan (Part 3)
19.00 German Service: 1)Physik 'Wiederholung + Krafte' 2) Ein Treff in Koln
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Quiz : on The Holy Quran
21.30 Dars-ul-Quran (No. 22) (1996) By Huzoor- Fazl Mosque , London
23.30 Learning Chinese

Monday 17th November 1997
16 Rajab

00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner: Quiz, Tehrik-e-Pakistan (Part 3)
01.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00 Around The Globe: 'Exhibition by Nusrat Jehan Academy'
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning Chinese (R)
05.00 Huzoor's Mulaqat With English
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner: Quiz, Tehrik-e-Pakistan (Part 3)
07.00 Dars-ul-Quran (No. 22) (1996) By Huzoor, Fazl Mosque, London (R)
08.30 Quiz: on The Holy Quran
09.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00 Urdu Class (R)
11.00 Sports: Kabaddi Match - Tahir Block VS Rehmat Block
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Norwegian
13.00 Indonesian Hour: Indonesia 50 Years
14.00 Bengali Programme
15.00 Homoeopathy Class With Huzoor
16.00 Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00 Turkish Programme
18.05 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor
19.00 Service: 1)Begegnung mit Huzoor IV 2) Mach Mit "Warzenfrüchte mit Schalen und halbierte Kichererbsen"
20.00 Urdu Class
21.00 Islamic Teachings-Rohani Khazaine
22.00 Homoeopathy Class With Huzoor
23.00 Learning Norwegian

Tuesday 18th November 1997
17 Rajab

00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00 Sports: Kabaddi Match - Tahir Block VS Rehmat Block
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning Norwegian (R)
05.00 Homoeopathy Class With Huzoor
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor (R)
07.00 Pushto Programme
08.00 Islamic Teachings-Rohani Khazaine
09.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00 Urdu Class (R)
11.00 Medical Matters: 'Blood Transfusion' (Programme 2) Guest: Dr Akram Waqar Sb, Host Dr Sohail Ahmad
11.30 Prophecies on Lekh Raam by Daud A Munawar
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning French
13.00 Indonesian Hour: Friday Sermon (24.3.95)
14.00 Bengali Programme
15.00 Tarjumatul Quran Class (N)
16.00 Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00 Norwegian Programme
18.05 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner :Yassarnal Quran
19.00 German Service: 1) Mathematik 2) Lies Mal ! 3) Gute-Nacht-Macht 4) Nazm
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Around The Globe - Hamari Kaenat
22.00 Tarjumatul Quran Class (R)
23.00 Learning French
23.30 Hikayat-e-Shereen (N)

Wednesday 19th November 1997
18 Rajab

00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner :Yassarnal Quran
01.00 Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00 Medical Matters: 'Blood Transfusion' (Programme 2) - Guest: Dr Akram Waqar Sb, Host Dr Sohail Ahmad
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning French
05.00 Tarjumatul Quran Class (R)
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner: Yassarnal Quran
07.00 Swahili Programme
07.30 MTA Variety
08.30 Around The Globe -Hamari Kaenat
09.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00 Urdu Class (R)
11.00 Seerat Sahaba Hadhrat Masih-i-Maud (A.S)
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Arabic
13.00 Indonesian Hour: 1) Dars Malfoozat 2)Sirat-un-Nabi (saw)
14.00 Bengali Programme
14.45 Tarjumatul Quran Class (R)
16.00 Liqaa Ma'al Arab
17.00 French Programme
18.05 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor
19.00 German Service: Islamische Presseschau 2) I.Q
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Al Maidah : Dudh Wala Murgh
21.45 Tarjumatul Quran Class (R)
23.00 Learning Turkish
23.30 Arabic Programme

Thursday 20th November 1997
19 Rajab

00.05 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00 Canadian Horizon : Majlis-e-Irfan -June 25th 1997 - baitul Islam - Toronto
03.00 Urdu Class (R)
04.00 Learning Turkish (R)
04.30 Arabic Programme. Qaseedah/Nazm
04.45 Tarjumatul Quran Class (R)
06.05 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor(R)
07.00 Sindhi Programme. -Translation of Friday Sermon - 8.3.96
08.00 Al Maidah: Dudh Wala Murgh
09.00 Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00 Urdu Class (R)
11.00 Quiz Programme: History of Ahmadiyyat - Part 22
11.30 A Page From The History of Islam - By B.A.Rafiq
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Dutch
13.00 Indonesian Hour: 1) Dars Malfoozat 2) Sirat-un-Nabi (saw)
14.00 Bengali Programme
15.00 Homoeopathy Class With Huzoor
16.00 Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00 Russian Programme
18.05 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner : Yassarnal Quran
19.00 German Service: 1) Kinder Quiz Show 2) MTA Variete "Hazoors Dora '97"
20.00 Urdu Class (N)
21.00 Bazm-e-Moshaira: An Evening with Chaudhry Mohammad Ali in the Presence of Huzoor- Part 2 - 21.8.95
20.00 Homoeopathy Class With Huzoor
23.0 Learning Dutch

Al Fazl International Weekly, London

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517

Fax: (0181) 870 1095

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)
Vol. 4 Friday, November 14, 1997 No. 46

بیسویں صدی کے ایک اہل حدیث عالم کی
خطابت کے چند نمونے

دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت

تیسری قسط

نام نہاد علمائے دین کا خدا اور رسولؐ سے مذاق

مولوی احسان الٰہی ظہیر صاحب نے حاضرین کو مخاطب کر کے کہا:

"میری بات کو آج توجہ سے سننا۔ جو بات اب میں کہنے لگا ہوں غور سے سننا۔ ان پر تعجب نہیں ہے، ان پر حیرت نہیں ہے۔ ان کے دل تو سیاہ ہو چکے ہیں۔ تعجب ان ملاؤں پر ہے، ان مولویوں پر، ان نام نہاد علمائے دین پر جو اپنے آپ کو محمد رسول اللہ ﷺ کا وارث کہلاتے ہیں، نبی کے نام کی روٹی کھاتے ہیں، ان پر تعجب ہے۔ اسلام پر آرے چلائے جاتے ہیں، سرور کائنات کی رسالت کا مذاق اڑایا جاتا ہے، قرآن کا استخفاء کیا جاتا ہے، قرآن کا تبسم اڑایا جاتا ہے، ان کی غیرت کو کوئی جوش نہیں آتا۔ ان کی روٹی کے بارے میں کوئی چھوٹی سی بات کرے سارے مولوی اپنے جاموں سے باہر ہو جاتے ہیں۔ رسول کے بارے میں کوئی غیرت نہیں، قرآن کے بارے میں کوئی غیرت نہیں، شریعت کے بارے میں کوئی حمیت نہیں۔ ان کی روٹی کی بات کرو، لڑنے مرنے پر تیار۔ آپ کو بات سمجھ نہیں آئی میں سمجھاتا ہوں۔

عورتوں کا جلوس لاہور کے اندر نکلا۔ انہوں نے کتبے اٹھا کے قرآن کا مذاق اڑایا، رسول کا مذاق اڑایا۔ کہا مولوی کی عقل آدھی ہے۔ مولویوں کا بھی مذاق اڑایا۔ کیوں اڑایا؟ مولوی خدا کا نام لیتا ہے۔

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

خدا کا مذاق اڑایا، رسول کا، کتبے اٹھائے۔ نماز آدھی، روزے پندرہ، حج آدھا، زکوٰۃ سو فیصدی۔ مولوی کی داڑھی میں تنکا اور مولوی کی عقل آدھی، عورت کی گواہی پوری۔ قرآن کا مذاق، رسول کی تعلیمات کا مذاق اڑایا، ہم گناہگاروں کے سوا کوئی نہیں بولا، کسی نے بیان نہیں دیا۔ بڑے عشق کا دعویٰ کرنے والے سب خاموش ہو گئے۔ جمعیت اہل حدیث کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا۔ اس میں ایک مخصوص واقعے کو پیش نظر رکھ کر ایک قرارداد منظور کی گئی کہ اس حکومت کی سرپرستی میں جس قدر شرک و بدعت کو فروغ حاصل ہوا اس کی کوئی مثال سابقہ دور میں نہیں ملتی کہ جب بھی کوئی وزیر حلف اٹھاتا ہے، سیدھا خدا کے گھر میں نہیں جاتا، کسی قبر پر جاتا ہے، وہاں پھول چڑھاتا ہے، نذر دیتا ہے، نیاز چڑھاتا ہے اور یہ تاثر دیتا ہے کہ مجھے جو کچھ ملا ہے اس کی وجہ سے ملا ہے۔ اس میں کوئی تکلیف کی بات ہے؟ وہ مولوی جو خدا، رسول کے مذاق پر نہیں بولے، قرآن کے مذاق پر نہیں بولے، نبی کی تعلیمات کے استخفاء پر نہیں بولے، اٹھارہ مولویوں نے اکٹھے بیان دئے مل کر اور نزلہ بر عضو ضعیف، میرا نام لے کے کہا کہ احسان الٰہی ظہیر نے قبروں کے خلاف بات کر کے معاشرے میں فتنہ و فساد پیدا کر دیا ہے۔ حیرانگی کی بات ہے خدا کا مذاق اڑانے سے کسی کو تکلیف نہیں ہوئی، رسول کا مذاق اڑانے سے تکلیف نہیں ہوئی، مزاروں پہ چادر چڑھانے سے فساد پیدا ہو گیا ہے۔ کیوں؟

خدا کا مذاق اڑائیں گے، رسول کا مذاق اڑائیں گے ہم کو کیا ہے۔ لیکن چادر نہ چڑھائیں گے ہمارے گھر روٹی کہاں سے آئے گی؟ یہ اسلام ہے۔ اٹھارہ مولویوں کا مشترکہ بیان چھپا اور کل تک چھپتے رہے۔ کل بھی ایک مولوی صاحب نے بیان چھاپا۔ فتنہ پیدا ہو گیا ہے، پاکستان کے عوام کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ اوپر کی سرخی یہ تھی کہ خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ میں نے کہا پتہ نہیں انڈیا نے حملہ کر دیا ہے۔ ہماری بدقسمتی ہے۔ غالب نے کہا تھا:

پیٹوں دل کو کہ روؤں جگر کو میں
مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں

اب اسلام کی حالت یہ ہو گئی ہے کہ اسلام کی اصل تعلیمات کا جو جی چاہے مذاق اڑائے۔ آج کے نوائے وقت میں میرے مخالف ایک مضمون چھپا ہے اور ہم کو تو کوئی پرواہ نہیں ہے"

(صفحہ ۳۷۶، ۳۷۷)

ٹیکس پر ٹیکس لگانے والے حکمرانوں سے

"آج حکمران یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم اندرا گاندھی سے نہیں لڑ سکتے، روس سے بھی نہیں لڑ سکتے۔ پاکستان کے دو ہی دشمن ہیں۔ ایک طرف شمال کی سرحدوں پر روس دشمن ہے، جنوب کی سرحدوں پر انڈیا دشمن ہے۔ حکمران کہتے ہیں دونوں سے لڑ نہیں سکتے تو ٹیکس کیوں لیتے ہو؟ ہم سے لڑنے کے لئے؟ پھر یہ تیاری کس کے خلاف ہے؟ اسلحہ کس کے خلاف ہے؟ انڈیا سے تم نہیں لڑ سکتے، روس سے تم نہیں لڑ سکتے تو پھر اسلحہ ہمارے ساتھ لڑنے کے لئے لے رہے ہو؟ آج ٹیکس پہ ٹیکس لگے ہوئے ہیں۔ کوئی آدمی بولنے کی جرأت نہیں کرتا۔ حق کہنے والے کہاں گئے ہیں"۔

(صفحہ ۳۹۱)

سود پر پلنے والے مسجد کے امام و متولی

ایک خطبہ میں انہوں نے مساجد کے ائمہ اور متولیان کی منافقت کا پردہ چاک کرتے ہوئے کہا:

"آج بے چارے غریب مولوی اپنی مسجد میں وہ مسئلہ بیان نہیں کر سکتے جس مسئلے کو حق سمجھتے ہیں اس لئے کہ مسجد کا متولی اس مسئلے کو بیان کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اس مسئلے کی زد اور چوٹ مسجد کے متولی پر پڑتی ہے۔ متولی سود کھاتا ہے، سودی لین دین کرتا ہے، سودی کاروبار کرتا ہے۔ مولوی ساری عمر سود کے مسئلے سے اس طرح بچ بچا کے گزر جاتا ہے جس طرح ہمارے صدر صاحب انتخاب سے گزر جاتے ہیں۔ نام ہی نہیں لیتے۔ ساری عمر سود کا مسئلہ بیان نہیں کرتے۔

مولوی سمجھتا ہے کہ وہ گھرانہ جس گھرانے میں صبح کا آغاز گانے بجانے سے ہوتا ہے اور دن کا اختتام ٹی وی کی فلم پر ہوتا ہے اس گھر میں رب کی رحمت کا فرشتہ کبھی داخل نہیں ہوتا۔ مولوی یہ سمجھتا ہے لیکن مسئلہ بیان نہیں کرتا۔ اس لئے کہ مسجد کے متولی حاجی صاحب، میاں صاحب، چوہدری صاحب، خان صاحب، مرزا صاحب ان سب کے گھروں میں ٹی وی بھی رکھے ہوئے ہیں، وی سی آر بھی رکھے ہوئے ہیں۔ مسئلہ کیسے بیان کریں؟

مولوی مسئلہ جانتا ہے کہ مسلمانوں کے گھر کی علامت یہ ہے کہ دن کا آغاز قرآن کی تلاوت سے اور دن کا اختتام قرآن کی تلاوت سے ہوتا ہے۔ پہلے زمانے میں جب ہندوؤں اور مسلمانوں کے محلوں کی پہچان تھی اور وہ پہچان کیا تھی؟۔ مسلمانوں کے محلوں میں صبحدم قرآن کی آواز آتی، ہندوؤں کے محلوں سے گانے بجانے کی آواز آتی۔ ہندوؤں کی عبادت گانا بجانا، مسلمانوں کی عبادت قرآن پڑھنا، قرآن پڑھانا۔ ہندوؤں کے گھروں میں صبح کا آغاز گانے بجانے سے

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں

جماعت احمدیہ کینیڈا کا جلسہ سیرت النبیؐ

۲ر نومبر ۱۹۹۷ء کو دو بجے بعد دوپہر مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں جلسہ سیرت النبی ﷺ مکرم امیر صاحب کینیڈا کی صدارت میں منعقد ہوا۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم ثناء اللہ صاحب نے سورہ احزاب کی چند آیات کی تلاوت کی جس کا انگریزی ترجمہ مکرم صبیح احمد ناصر صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ کی ایک خوبصورت نعت بحضور خاتم النبیینؐ کا ترجمہ مکرم عثمان ملک صاحب نے سنایا اور اس نعت کو عزیزم مکرم ایاز خان اور ان کے ساتھی اطفال نے گروپ کی صورت میں بہت خوبصورتی سے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم اطہر نوید ملک صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی رسول کریم ﷺ سے محبت کے مظہر دو اقتباسات پڑھ کر سنائے۔

جلسہ کی پہلی تقریر مکرم عبدالحمید عبدالرحمان صاحب سیکرٹری تبلیغ کینیڈا نے کی۔ جس میں آپ نے حاضرین کو بتایا کہ زمانے کی قید سے آزاد آنحضرت ﷺ کا اسوہ ایک ایسی مثال ہے جس سے تمام زمانے کی اقوام ہمیشہ فائدہ اٹھا کر خدا کی رضا کو حاصل کر سکتی ہیں۔ اس کے بعد مکرم ملک لال خان صاحب، جنرل سیکرٹری کینیڈا نے فتح مکہ اور اس سے متعلق حالات و واقعات پر تقریر کی۔ بعدہ مکرم نفیس احمد صاحب نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کی نظم "علیك الصلوٰة علیك السلام" حاضرین کو سنائی۔ جس کا انگریزی ترجمہ مکرم قاضی مبارک احمد صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر سلیم الرحمان صاحب نے حاضرین جلسہ کو آنحضرت ﷺ کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں عرب کے ان پڑھ اور اخلاقی اقدار سے دور لوگوں کے عظیم الشان اخلاق سے منور ہونے کا ذکر کیا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خوبصورت اور بلند پایہ تحریرات کو حاضرین کے سامنے پیش کیا اور صحابہ کرام کے خوبصورت اور عظیم الشان اسوہ سے ثابت کیا کہ کس طرح اسلام کی اعلیٰ تعلیم اور آنحضرتؐ کی صحبت نے ان کے کردار کو تبدیل کیا۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے مکرم مبارک احمد صاحب نذیر سے اجلاس کی اختتامی تقریر کرنے کے لئے کہا۔ مکرم مولانا صاحب نے فرمایا کہ آجکل نوجوان نسل اپنا زیادہ وقت دنیاوی علوم کے حاصل کرنے میں خرچ کر رہی۔ اور اس کے مقابل پر سیرۃ النبیؐ کا مطالعہ کم ہے۔ آپ نے آنحضرت ﷺ کی سیرت میں سے آپ کی شجاعت اور توکل علی اللہ کے واقعات حاضرین کے سامنے پیش کئے اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ ان اجلاسوں کے ذریعہ ہم آنحضرتؐ کے اسوہ کو اپنانے والے ہوں۔

۲ر نومبر کو ہی لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے بھی جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد کیا۔ اس جلسہ کے پہلے حصہ میں خواتین اور ناصرات نے تلاوت، نظم اور تقاریر پیش کیں جن میں آنحضورؐ کے اسوہ اور "خاتم النبیین" کے موضوع پر تقاریر شامل تھیں۔ دوسرے حصہ میں مکرم ڈاکٹر سلیم الرحمان صاحب اور مولانا مبارک احمد صاحب نذیر کی تقاریر مردانہ حصہ سے ریلے کی گئیں۔ جلسہ کا اختتام مکرم امیر صاحب نے اختتامی دعا کے ساتھ کیا۔ ☆......☆......☆

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں:-

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔